دروازہ ومکان گھیر لیا۔ اللہ جلشانہ نے بذریعہ وحی آنحضرت (صلعم) کو مطلع کردیا چنانچہ جناب موصوف حسب حکم باری علی ابن ابیطالب کو اپنے خوابگاہ مین سُولا کر مکان کے باہر آئے اللہ جلشانہ نے اون کی آنکھو پر اسوقت پردے ڈالدیئے آنحضرت (صلعم نے) ایکمشت خاک پر سورہ لسین کی اول آیات فھم لایبصرون تک پڑھ کر اون کے سرو نپر ڈالدیا اور آپ معہ ابوبکر صدیقؓ کے مکان سے باہر تشریف لائے بنو بکر بن عبدمنات سے عبداللہ بن اریقط الدولی کو راہبری کی غرض سے اجرت پر مقرر کرلیا اور اس سے یہہ کہہ دیا کہ معمولی رستہ چھوڑ کر غیر معروف راہ سے مدینہ کو لیجائے اگرچہ عبداللہ بن اریقط کافر اور عاصی بن وایل کا حلیف تھا لیکن ان دونون بزرگون نے اسپر اعتماد کرلیا تھا۔

غار ثور آلغرض آنحضرت (صلعم) اور ابوبکر صدیقؓ مکان سے نکلکر رات ہی کو ایک غار مین چھپ کر بیٹھہ رہے جو اسفل مکہ جبل ثور مین تھا عبداللہ بن ابی بکرؓ روزانہ غار پر آتے اور اہل مکہ کے مشورہ اور حالات سے آگاہ کرجاتے تھے اور عامرؓ بن فہیرہ (مولیٰ ابوبکر صدیقؓ) اونکی بکریونکو عبداللہ بن ابی بکرؓ کے پیچھے پیچھے نشان پا مٹانے کو چراتے ہوئے لاتے اور شب کو وہین رہجاتے تھے اس غرض سے کہ بقدر حاجت۔ دودھ وغیرہ آپکو دیدیا جائے اور اسماء بنت ابی بکر روزانہ مکہ سے کھانا لاکر کھلایا جاتی تھین باوجود کمال احتیاط کے قریش بھی ڈھونڈھتے ہوئے غار تک پہونچ گئے چونکہ دہن غار پر مکڑیون نے پہلے ہی سے جالہ لگا رکھا تھا اس وجہ سے مطمئن ہوکر واپس آئے اور سَو سَو اونٹون کے انعام کا آنحضرت (صلعم) و ابوبکرؓ کے گرفتاری کا اعلان کردیا۔

جب غار ثور مین تین[۳] روز آنحضرت (صلعم) و ابو بکر صدیق رضہ کو گزر گئے اور
قریش کا زور و شور تجسس کم ہو گیا تب عبد اللہ بن اریقط (جسکو باجرت رہبری
کے لئے ٹہرا لیا تہا) اون دونون بزرگون کے لئے سواری لیکر آیا اور ایک
اونٹنی اپنے لئے بہی لایا اور اسماء بنت ابی بکرؓ سفرہ (ناشتہ یا زاد راہ از قسم
طعام) تیار کر لائین لیکن عجلت مین رسی لانا بہول آئین جس سے باندہکر ناشتہ
لٹکا دیا جاتا اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنا نطاق[۵۱] (کمر بند) پہاڑ کر ناشتہ کو
باندہکر لٹکا دیا اسی روز سے اسماء بنت[۵۲] ابی بکرؓ ذات النطاقین کے نام سے
موسوم ہو گئین۔

سفر مدینہ آنحضرت (صلعم) ایک ناقہ پر سوار ہوئے اور دوسرے پر
ابو بکر صدیقؓ اور اون کے پیچہے عامرؓ بن فہیرہ سوار ہوئے اور عبد اللہ بن
اریقط ایک تیسرے اونٹ پر سوار ہوا شاہراہ معروف و متعارف چہوڑ کر
ایک غیر مشہور رستہ کو اختیار کر لیا۔ ابو بکر صدیقؓ نے وقت روانگی

---

۵۱ النطاق ککتاب نطاق رو زن کتاب ہے پہلے عرب کی عورتین اسکو پہنا کرتی تہین یہہ
ایک کپڑا ہوتا تہا جسکا وسط باندہا جاتا تہا اور اوپر کا حصہ نیچے کی طرف زمین تک لٹکا دیا
جاتا تہا اور نیچے کا حصہ زمین پر لوٹتا ہوا رہتا تہا اس مین پاجامہ کیطرح پائچے نہین ہوتے
تہے۔ (اقرب الموارد) شمس اللغات مین نطاق کے معنی کمر بند لکہے ہین بہر کیف اسماء بنت ابی بکرؓ
نے اپنے نطاق کو طول مین پہاڑ کر ایک حصہ مین ناشتہ باندہ دیا تہا اور ایک حصہ پہن لیا تہا۔
۵۲ اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہین کہ جب آنحضرت (صلعم) کی روانگی کے بعد چند نفر قریش کے میرے
والد کے مکان پر آئے جنمین ابو جہل بہی تہا اسنے مجہہ سے کہا این ابوک (تیرا باپ کہان ہے)
مین نے کہا لا ادری (مین نہین جانتی) ابو جہل نے یہہ سنتے ہی مجہکو ایک طمانچہ مارا
مین رو کر اندر چلی گئی اور وہ بہی اپنا سا منہہ لیکر چلا گیا۔

اپنا کل مال (جو تخمیناً چھہ ہزار درہم کا تھا) اپنے ہمراہ لیلیا اول شب سے دوسرے دن کے ظہر تک برابر سفر کرتے رہے ظہر کے وقت ایک میدان مین تھوڑی دیر کیلیئے ٹھہر گئے اس اثناء مین سراقہ بن مالک بن جعشم (جو قریش سے آپ کے گرفتار کرنیکا وعدہ کرچکا تھا) آپہونچا آنحضرت (صلعم) نے اس کے حق مین بد دعا کی اُسیوقت اس کے گھوڑے کے چارون پاؤن زمین مین دھنس گئے سراقہ مجبور ہوکر آنحضرت (صلعم) سے امان کا خواستگار ہوا آنحضرت (صلعم) نے اسکو امان دی اور اسکے کہنے سے ابوبکر صدیقؓ نے حسب اجازت آنحضرت (صلعم) اسکو امان نامہ لکھہ کر دیدیا سراقہ تو اس مقام سے واپس ہوا پھر جو جو آنحضرت (صلعم) کے تعاقب مین اُسکو ملتے جاتے تھے اُنکو وہ واپس کرتا جاتا تھا اور عبد اللہ بن اریقط آنحضرت (صلعم) و ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لئے ہوئے اسفل مکہ سے نکلکر ساحل کیطرف جھکا اور اسفل عسفان سے گزرتا ہوا امج مین پہونچا پھر وہان سے اُس کے اسفل کو طے کرتا ہوا قدید مین آیا پھر قدید سے نکلکر عرج ہوتے ہوئے عوالی مدینہ سے قبا مین داخل ہوا۔

آنحضرت صلعم مدینہ مین

جس روز آنحضرت (صلعم) رونق افروز مدینہ ہوئے تھے وہ دن دوشنبہ کا تھا[1] بارہ تاریخین ربیع الاول کی گذر چکین تھین آفتاب قریب زوال پہونچگیا تھا اہل مدینہ خبر تشریف آوری سُنکر بغرض استقبال اس روز بھی آئے تھے لیکن آفتاب کے قریب زوال ہوجانے سے اپنے اپنے مکانکو واپس آرہے تھے اس اثناء مین آنحضرت (صلعم) کو معہ ابوبکر صدیقؓ کے ایک

[1] ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت (صلعم) دوشنبہ کے دن پیدا ہوئے اور حجراسود کو دوشنبہ کے دن اوٹھاکر رکھا ہجرت بھی دوشنبہ کے دن کی اور انتقال بھی آپ کا دوشنبہ ہی کے دن ہوا۔

کہجور کی باغ کیطرف سے تشریف لاتے ہوئے دیکہہ کر اس طرف دَوڑ پڑے۔

آنحضرت (صلعم) مدینہ مین پہونچکر قبا مین سعدؓ بن خیثمہ کے مکان پر یا بروایت بعض کلثومؓ بن الہدم کے یہان رونق افروز ہوئے اور ابو بکر صدیقؓ سنخ مین بنو الحرث بن الخزرج مین حبیب بن اسافؓ یا بخیال بعض خارجہ بن زیدؓ کے مکان پر مقیم ہوئے۔

علی (کرم اللہ وجہ) بعد روانگی آنحضرت (صلعم) لوگون کی امانات جو آنحضرت (صلعم) کے پاس تہین اور جنکو جو کچہہ آپ نے دینے کو فرمایا تہا دیکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے شب کو قریب دوپہر تک سفر کرتے تہے اور دوپہر سے کسی محفوظ مقام مین چہپ جاتے تہے رفتہ رفتہ چند دنون کے بعد آنحضرت (صلعم) کے پاس قبا مین پہونچگئے۔

دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہارشنبہ پنجشنبہ تک آنحضرت (صلعم) قبا مین مقیم رہے اور اس اثنا مین اہل قبا کی مسجد تیار کرائی جمعہ کے دن نماز آپ نے بنو سالم بن عوف مین ادا فرمائی۔ یہہ مدینہ کا پہلا جمعہ تہا جسکو آپنے لبطن وادی مین ادا کیا بنو سالم بن عوف نے آپ کو ٹہرانا چاہا لوگون مین اسبات کی بحث ہونے لگی تب آپ نے یہہ فرمایا کہ میرے ناقہ کو نہ روکو جہان وہ بیٹھہ جائے وہین مین ٹہرونگا کیونکہ وہ منجانب اللہ مامور ہے چنانچہ آپ ناقہ پر سوار ہو کر چلے اور انصار (رضی اللہ عنہم) آپ کے پس و پیش۔ یمین یسار چلے ہر شخص کے دل مین یہی آرہا تہا کہ کاش ناقہ ہمارے قبیلہ مین ہمارے ہی مکان پر بیٹھہ جائے ہر متنفس امید کی آنکہون سے ناقہ کو دیکہہ رہا تہا اور ناقہ آہستہ آہستہ چلا جا رہا تہا تا آنکہ ناقہ بنو بیاضہ کے محلہ مین پہونچا اور ان لوگون نے ناقہ کا مُہار پکڑنا چاہا آپنے فرمایا دعوھا فانھا مامورۃ

(اسکو چہوڑ دو بے شک یہہ منجانب اللہ مامور ہے) پہر آپ کا بنو ساعدہ کے محلہ مین
گزر ہوا ان لوگون نے بہی ناقہ کا مہار پکڑنے کا قصد کیا انمین سعد بن عبادہؓ
و منذر بن عمروؓ بہی تہے آپ نے انلوگون سے بہی یہی فرمایا اور یہہ لوگ بہی خاموش ہو
اور اسید کی نظرون سے ناقہ کو دیکہنے لگے بعد اس کے بنو حارثہ بن الخزرج کے
طرف گزر ہوا یہان سعد بن الربیعؓ و خارجہ بن زیدؓ و عبد اللہؓ بن رواحہ نے
نیاز حاصل کیا پہر ناقہ بنو حارثہ بن الخزرج سے نکلکر بنو عدی بن النجار (عبد المطلب
کے ماینہال) مین پہونچا ان لوگون سے بہی آپ نے وہی کلمات ارشاد فرمائے یہہ
لوگ بہی خاموش ہو رہے تا آنکہ ناقہ بنو مالک بن النجار کے محلہ مین بیٹہہ گیا
جہانتک اسوقت مسجد نبوی کا دروازہ ہے اس کے مالک اون دلون دو لڑکے
سہل و سہیل تہے جو معاذ بن عفراؓ کے رشتہ دارون مین سے تہے یہہ مقام کوئی
معمور نہ تہا بلکہ کچہہ کہنڈل اور چند درخت کہجور کے تہے اور مشرکین کی قبرین تہین
اور مربد (چارپایون کے قید کرنیکا مکان) تہا آپ ناقہ پر سے نہ اوترے تہوڑی
دیر کے بعد ناقہ اوٹہا اور تہوڑی دور چلکر لوٹا اور اسی مقام پر آکر پہر بیٹہہ گیا
جہان پہلے بیٹہا تہا آنحضرت (صلعم) ناقہ سے اوترے ابو ایوبؓ آپکا اسباب
جو کچہہ تہا اپنے گہر اوٹہا لے گئے اور آنحضرت (صلعم) بہی اونہین کے مکان پر مقیم
ہوئے اس زمین کو مالکان مربد و زمین نے آپکو ہبہ کرنا چاہا لیکن آپ نے
قبول نفرمایا اور اسکو بہ قیمت خرید فرمالیا بعد ازان آپ نے قبور مشرکین اور
کہجور کے درختون اور کہنڈرون کے صاف کرنے کا حکم دیا اور بنفس نفیس مسجد
بنانے مین مصروف ہوئے انصار و مہاجرین (رضی اللہ عنہم) بہی بنانے مین
شریک تہے مسجد کی دیوارین پتہرون کے ٹکڑے اور کہگل سے بنائی گئین اور
چہت کہجور کی لکڑی اور پتون سے درست کی گئی۔ اِس کے بعد آپ نے

یہود سے معاہدہ کیا اور ایک عہد نامہ لکھہ کر دیدیا جس مین انصار و مہاجرین اور یہود کے حقوق کے شرائط تحریر کئے گئے تہے۔

(مترجم) اس مقام پر بنظر دلچسپی مضامین ہم اُس عہد نامہ کو جسکو آپ نے بموجودگی انصار و مہاجرین و یہود مرتب فرمایا تہا سیرۃ ابن ہشام سے نقل کرتے ہین وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا الکتاب من محمد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بین المؤمنین والمسلمین من قریش و یثرب ومن تبعهم ولحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس المهاجرون من قریش علی ربعتهم یتعاقلون بینهم وهم یفدون عانیهم بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عوف علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو ساعدة علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الحرث علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الجشم علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو النجار علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عمرو بن عوف علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طایفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو النبیت،

على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طايفة تفدي
عانيها بالمعروف والقسط بالمؤمنين وبنو الاوس على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طايفة منهم تفدي عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين لا يتركون
مفرحا بينهم وان يعطوه بالمعروف في فداء او عقل
ولا يحالف مومن مولى مومن دونه وان المؤمنين المتقين على
من بغى منهم او ابتغى وسيعة ظلم او اثم او عدوان
او فساد بين المؤمنين وان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مومن مومنا في كافر ولا ينصر كافر
على مومن وان ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالي بعض دون الناس وانه
من تبعنا من يهود فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين واحدة لا يسالم
مؤمن دون مومن في قتال في سبيل الله الا على سواء
وعدل بينهم وان كل غازية غزت معنا تعقب بعضها
بعضا وان المؤمنين يبي بعضهم على بعض بما نال دماءهم
في سبيل الله وان المؤمنين المتقين على احسن هدى
واقومه وانه لا يجير مشرك مالا لقريش ولا نفسا ولا
يحول دونه على مومن وانه من اعتبط مومنا قتلا عن
بينة فانه فود به الا ان يرضى ولي المقتول وان المؤمنين
عليه كافة ولا يحل لهم الا قيام عليه وانه لا يحل

لمؤمن أقر بما في هذه الصحيفة وآمن بالله واليوم
الآخر أن ينصر محدثاً ولا يؤويه وأنه من نصره أو آواه
فإن عليه لعنة الله وغضبه يوم القيامة ولا يؤخذ منه
صرف ولا عدل وأنكم مهما اختلفتم فيه من شيء فإن
مرده إلى الله عز وجل وإلى محمد صلى الله عليه وسلم
وأن اليهود ينفقون مع المؤمنين ما داموا محاربين
وأن يهود بني عوف أمة مع المؤمنين لليهود دينهم
وللمسلمين دينهم مواليهم وأنفسهم إلا من ظلم وأثم
فإنه لا يوتغ إلا نفسه وأهل بيته وأن يهود بني النجار
مثل ما ليهود بني عوف وأن يهود بني الحارث مثل ما ليهود
بني عوف وأن ليهود بني ساعدة مثل ما ليهود بني عوف
وأن ليهود بني جشم مثل ما ليهود بني عوف، وأن ليهود
بني الأوس مثل ما ليهود بني عوف وأن ليهود بني ثعلبة
مثل ما ليهود بني عوف إلا من ظلم وأثم فإنه لا يوتغ
إلا نفسه وأهل بيته وأن جفنة بطن من ثعلبة
كأنفسهم وأن لبني الشطنة مثل ما ليهود بني عوف
وأن البر دون الإثم وأن موالي ثعلبة كأنفسهم
وأن بطانة يهود كأنفسهم وأنه لا يخرج منهم أحد
إلا بإذن محمد صلى الله عليه وسلم وأنه لا ينحجز على
ثار جرح وأنه من فتك فبنفسه فتك وأهل بيته
إلا من ظلم وأن الله على أبر هذا وأن على اليهود

نفقتهم على المومنين نفقتهم وان بينهم النصر على من
حارب اهل هذه الصحيفة وان بينهم النصح والنصيحة
والبر دون الاثم وانه لا ياثم امرء بحليفه وان النصر
للمظلوم وان اليهود ينفقون ما داموا محاربين وان
يثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحيفة وان الجار
كالنفس غير مضار ولا اثم وانه لا تجار حرمة الا
باذن اهلها وانه ما كان بين اهل هذه الصحيفة
من حدث او اشتجار يخاف فساده فان مرده الى الله
عز وجل والى محمد (صلى الله عليه وسلم) وان الله على
على اتقى ما فى هذه الصحيفة وابره وانه لا تجار قريش
ولا من نصرها وان بينهم النصر على من دهم يثرب واذا
دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه فانهم يصالحونه
ويلبسونه وانهم اذا دعوا الى مثل ذلك فانه لهم ما
على المومنين الا من حارب فى الدين على كل اناس حصتهم
من جانبهم الذي قبلهم وان يهود الاوس مواليهم
وانفسهم على مثل ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة وان الله على اصدق
ما فى هذه الصحيفة وابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم واثم وانه من خرج امن ومن قعد
امن بالمدينة الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمه

شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو رحمن۔ رحیم ہے۔ یہہ منجانب محمد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک حکم ہے مومنین ومسلمین قریش ویثرب کے لئے اور جو انکے تابع ہون
اور اُن مین آملین اور اُن کے ساتھہ جہاد کرین بے شک باستثنا اور لوگونکے
یہہ سب ایک امت ہین۔ مہاجرین قریش اپنے حالت حسنہ پر باہم موازنہ کیجاینگے
اور وہ ازراہ احسان اپنی جماعت کا فدیہ دینگے اور عدل و انصاف مومنین کے
درمیان مین ہوگا اور بنو عوف اپنی حالت حسنہ پر رکھے جائین گے وہی دیات
(خونبہا) اون مین قایم رہین گے جو ایام جاہلیت مین تھے اور ہر گروہ اپنی جماعت کا
ازراہ احسان فدیہ دیگا اور عدل و انصاف مسلمانون کے درمیان مین ہوگا اور
بنو ساعدہ اپنی حالت حسنہ پر رکھے جائین گے وہی دیات (خونبہا) اون مین
قایم رہین گے جو ایام جاہلیت مین تھے اور اون کا ہر گروہ اپنی جماعت کا ازراہ
احسان فدیہ دیگا اور عدل و انصاف فیمابین مسلمانون کے ہوگا اور بنو حرث
اپنی حالت حسنہ پر رہین گے وہی دیات (خونبہا) اُن مین قایم رہین گے جو ایام
جاہلیت مین تھے اور ہر گروہ اون کا اپنی جماعت کا ازراہ احسان فدیہ دیگا
اور بنو جشم اپنی حالت حسنہ پر رکھے جائین گے وہی دیات (خونبہا) اُنمین
قایم رہین گے جو ایام جاہلیت مین تھے اور انکا ہر گروہ اپنی جماعت کا ازراہ
احسان فدیہ دیگا اور عدل و انصاف مسلمانون کے درمیان ہوگا اور
بنو نجار اپنی حالت حسنہ پر رہین گے وہی دیات (خونبہا) اون مین قایم
رہین گے جو ایام جاہلیت مین تھی اور اونکا ہر گروہ اپنی جماعت کا ازراہ
احسان فدیہ دیگا اور عدل و انصاف مسلمانون کے درمیان ہوگا اور
بنو عمرو بن عوف اپنی حالت حسنہ پر رہین گے انمین وہی دیات (خونبہا)
قایم رہین گے جو ایام جاہلیت مین تھے اور ہر گروہ اپنی جماعت کا ازراہ

احسان فدیہ دیگا اور عدل و انصاف مسلمانون کے درمیان ہوگا اور
بنو نبیت اپنی حالت حسنہ پر رہین وہی دیات (خونبہا) انھین قایم رہین گے
جو ایام جاہلیت مین تہے اور بنو الاوس بحالت حسنہ اُسی دیات پر قایم رہین گے
جسپر ایام جاہلیت مین تہے اور انکا ہر گروہ اپنی جماعت کا براہ احسان فدیہ
ادا کرے گا اور عدل مسلمانون مین ہوگا اور بیشک مومنین ان مین ایسا
کثیر دین نہ چہوڑین گے جسکو براہ نیکی فدا و دیت مین دین اور کوئی مومن
جو مولی مومن کا ہو سوا اس کے دوسرے کا حلیف نہوگا اور بے شک مومنین
پرہیزگار کو اون لوگون پر ترجیح دیجائے گی جو اون سے باغی ہون یا قومی ظلم یا
گناہ یا دشمنی یا مسلمانون مین فساد ڈالنے کیطرف مایل ہون اور بلاشبہہ اونکی
حکومت و قدرت اُسپر من کل الوجوہ ہوگی اگرچہ وہ اُن مین سے ایک کا لڑکا ہو
اور کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کافر مین نہ قتل کریگا اور نہ کسی کافر کی مدد بمقابلہ
کسی مسلمان کے کیجائیگی اور بے شک اللہ کی کفالت ایک ہے اونکے ادنیٰ کی
اون کے مقابلہ مین اعانت کیجائیگی اور بے شک مومنین ایک دوسرے کے
سوائے اور لوگون کے باہم یار و دوست ہون گے اور بلاشبہہ جو یہود ہمارے
تابع ہونگے اونکی مدد کیجائیگی اور بحالت غیر مظلوم ہونے کے انکی تنبیہہ کیجائیگی اور
نہ کسی دوسرے کی اونپر معاونت کیجائیگی اور اگر نجات دید یا کسی ایک کو
مسلمانون نے تو نہ مطیع ہوگا مسلمان کسی کا سوائے مسلمان کے ایسی لڑائی
مین جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین ہو مگر بر سبیل مساوات و عدل اور بیشک جو جماعت
غازیون کی ہمارے ساتھہ غزا کریگی وہ بعض کی بعض نایب ہونگی اور بے شک
مومنین انکی بعض کی دوسرے بعض پر مدد کرینگے اسوجہ سے کہ اون کا خون اللہ
کی راہ مین گرا ہے اور بے شک مومنین متقین عمدہ اور مضبوط ہدایت پر ہین

اور بے شک کوئی مشرک قریش کے کسی مال۔ اور نہ نفس کا اجارہ لے سکیگا اور
نہ کسی مسلمان پر اوسکی مدد کیجائیگی اور جو شخص کسی مسلمان کو بلا کسی سبب کے براہ حجت
قتل کرے گا اوس سے فدیہ لیا جائیگا بشرطیکہ مقتول کے ولی راضی ہوجائیں اور
کل مومنین کا ایک گروہ ہے اور نہین جایز ہے اونکو مگر اسپر قیام کرنا اور بے شک
کسی مسلمان کو جس نے اس صحیفہ کا اقرار کیا اور اللہ و روز قیامت پر ایمان لایا
نہین جایز ہے کہ وہ کسی مُحْدِثْ (بدعت) کی مدد کرے اور نہ اوسکی اعانت
کرے اور بے شک جس شخص نے اوسکی مدد کی یا اعانت کی تو بے شک اوس پر
اللہ کی لعنت اور اسکا غضب روز قیامت ہوگا اور نہ قبول کیا جاےگا اس سے
توبہ اور نہ فدیہ اور بے شک جب تملوگون نے اس مین سے کسی شے مین اختلاف کیا
تو اوسکا مرجع اللہ عزوجل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے اور یہود مومنین
کے ساتھ صرف کرینگے جب تک وہ محاربہ کرتے رہین اور بنو عوف کے یہود بذاتہ
مسلمانون کے ساتھ ایک گروہ ہین یہود کے لئے اونکا دین اور مسلمانون کیلئے
اونکا دین ہے اوس کے موالی اور جانون کے مسلمان محافظ ہین لیکن جو شخص ظلم
کرے یا خطا کرے گا تو سواے اوس کے نفس اور اوس کے اہل بیت کے اور کوئی
نہ ہلاک کیا جائیگا اور یہود بنو نجار کے حقوق وہی ہین جو یہود بنو عوف کے ہین
اور یہود بنو الحرث کے حقوق مثل حقوق بنو عوف کے ہین اور یہود بنو ساعدہ کے
حقوق مثل حقوق یہود بنو عوف کے ہین اور یہود بنو جشم کے حقوق مثل حقوق
یہود بنو عوف کے ہین اور یہود بنو اوس کے حقوق مثل حقوق یہود بنو عوف
کے ہین اور یہود بنو ثعلبہ کے حقوق مثل حقوق یہود بنو عوف کے ہین مگر جس نے
ظلم کیا اور خطا کیا تو سواے اوسکے نفس اور اوس کے اہل بیت کے کوئی
ہلاک نہ کیا جائیگا اور بے شک جفنہ۔ ثعلبہ کا ایک خاندان ہے اونہین کی

ذاتون کی طرح ۔ اور بنو شطنہ کے حقوق مثل حقوق یہود بنو عوف کے ہین اور بیشک
سچائی ضد ہے دروغگوئی کی اور بے شک ثعلبہ کے موالی اون کے ذاتون کی طرح
سے ہین اور یہود کے احباب اونہین کیطرح ہین اور بے شک امن سے کوئی نکل سکیگا
لیکن بہ اجازت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور کوئی شخص نہ روکا جائے گا اپنے
غالب مخالف سے اور بے شک جس شخص نے کسیکو دفعۃً قتل کیا تو اوس نے اپنے
نفس اور اپنے اہل بیت کو قتل کیا مگر ظلم سے اور بے شک اللہ تعالیٰ کی اس پر
حجت ہے اور بے شک یہود پر اپنا نفقہ ہے اور مسلمانون پر اپنا نفقہ ہے اور اپسمین
باہم مدد کرنے کا عہد ہے جو شخص اس عہد نامہ والے سے محاربہ کرے اور باہم انمین
پندگیری اور نصیحت ہے اور سچائی خلاف ہے دروغگوئی کی اور بے شک کوئی
شخص اپنے حلیف سے دروغگوئی نہ کرے گا اور مدد مظلوم کی کیجائے گی اور یہود
صرف کرتے رہین گے جب تک مومنین محاربہ مین رہین اور اہل صحیفہ ہذا کے لئے
جوف یثرب حرام ہے اور اسکے ہمسایہ کو اسکے اہل کیطرح نقصان نہ پہونچایا
جائیگا اور اسکی حرمت سے عدول نہ کیا جاے مگر اس کے اہل کی اجازت سے
اور بے شک اہل صحیفہ ہذا سے جو امر جدید پیدا ہو جس سے خوف فساد کا ہو تو
اسکا مرجع اللہ عزوجل اور محمدؐ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیطرف ہے
اور بے شک اللہ تعالیٰ اسپر جو کچھ اس صحیفہ مین ہے گواہ اور دلیل ہے اور
بلاشبہہ قریش کی اور نہ اسکی جو انکی مدد کرے گا اعانت کیجائیگی اور بے شک
انمین باہم امداد کا عہد ہے اسپر جو یثرب پر غلبہ کرے اور جب وہ (مومنین)
بلائے جائین کسی صلح کیطرف جسمین وہ مصالحت کرائین اور ملادین اسکو بس
بے شک وہ مصالحت کرادین اور اسکو ملادین اور بے شک وہ لوگ (یہود)
جب بلائے جائین انہین کامون کیطرف تو ان کے لئے بھی وہی ہے جو مومنین

کے لئے ہے مگر جو شخص دین کے بارے مین لڑے ہر شخص کے لئے اوسکا وہی حصہ ہے
جو اسکے جانب سے ہے اور بے شک یہود اوس اور اون کے موالی اور ان کے
نفوس کے لئے وہی حقوق ہین جو اہل صحیفہ ہذا کے لئے ہے سچائی و نیکی کے ساتھہ
اور بے شک اللہ تعالی جو اس صحیفہ مین ہے اسپر شاہد اور دلیل ہے اور بے شک
یہہ حکم ظالم اور خطاکار کیطرف نہو گا اور بیشک جو نکلا وہ مامون ہوا اور جو بیٹھہ گیا
مدینہ مین مامون ہوا اگر ظلم و خطا سے۔ اور بے شک اللہ تعالی دوست ہے اس کا
جس نے نیکی کی اور بچا اور محمد اللہ کے رسول ہین اللہ کا صلواۃ و سلام اونپر ہو (انتہی)

اسعد بن زرارہ بنو النجار کے نقیب تھے جب ان معاملات کے اثنا مین وہ انتقال
کر گئے تو بنو النجار آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آئے اور بجائے رضی اللہ عنہ کے
کسی دوسرے نقیب کے مقرر کئے جانیکی درخواست کی آنحضرت (صلعم) نے انمین
سے کسی کو نقیب بنانے کے لئے منتخب نہ فرمایا اور یہہ ارشاد کیا ۲ انا نقیبکم
(مین تمہارا نقیب ہون) یہہ امر بنو النجار کے مناقب مین ہے اور اکثر یہہ لوگ اسپر
فخر کیا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن اریقط (جو آنحضرت صلعم و ابو بکر صدیق کے ہمراہ بغرض رہبری
گیا تھا) مدینہ سے واپس ہو کر مکہ مین آیا اور ان دونون بزرگون کی بخیریت مدینہ
پہونچ جانیکی عبد اللہ بن ابی بکر کو اطلاع دی اسوقت عبد اللہ بن ابی بکر معہ اپنی
بہن عائیشہ اور اونکی مان ام رومان اور طلحہ بن عبد اللہ کے مکہ سے ہجرت کر کے
مدینہ مین پہونچے۔ آنحضرت (صلعم) نے ام المومنین عائیشہ[1] (رضی اللہ عنہا) کے

[1] تین برس قبل ہجرت بعد انتقال ام المومنین خدیجہ حضرت صلعم نے عائیشہ ام المومنین کے
ساتھہ اپنا عقد کیا اسوقت انکی عمر چھہ برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ۱۰ برس کی تھی۔

ساتھ نزدیج کیا اور جناب موصوفہ سے سنح مین ابوبکرؓ کے مکان پر خلوت[۱] کیا بعد اسکے
آپ کے حکم سے ابورافع مکہ کو گئے اور آپ کی بی بی (ام المومنین) سودہ بنت زمعہؓ
اور آپ کی لڑکیون کو مدینہ مین لے آئے انہین دنون مین رؤسا قریش ابو احیحہ
اور ولید بن المغیرہ اور عاصی بن وایل مر گئے اور ان کے مرنے کی اطلاع
آنحضرت (صلعم) کو ہوئی۔

مواخات مہاجرین وانصار رضہ

پہر آپ نے بالہام الہی مہاجرین وانصار مین (مواخات) بہائی بندی کرائی اس طرح پر کہ جعفر بن ابی طالب (یہہ حبشہ مین تہے) ومعاذ بن جبل مین اور ابوبکر صدیق وخارجہ بن زید مین اور عمر ابن الخطاب وعتبان بن مالک (بنوسالم) مین اور ابوعبیدۃ بن الجراح و سعد بن معاذ مین اور عبدالرحمن بن عوف وسعد بن الربیع مین اور زبیر بن العوام وسلمہ بن سلامہ بن وقش مین اور طلحہ بن عبیداللہ وکعب بن مالک مین اور عثمان بن عفان واوس بن ثابت (برادر حسان) مین اور سعید بن زید وابی بن کعب مین اور مصعب بن عمیر وابوایوب مین اور ابوحذیفہ بن عتبہ وعباد بن بشر بن وقش عبداشہلی مین اور عمار بن یاسر وحذیفہ بن الیمان عنسی حلیف بنوعبدالاشہل مین (بعضے کہتے ہین کہ ثابت بن قیس ابن شماس مین) اور ابوذر غفاری ومنذر بن عمرو ساعدی مین اور حاطب بن ابی بلتعہ (حلیف بنو اسد بن عبدالعزےٰ) وعویم بن ساعدہ (بنوعمرو بن عوف) مین اور سلمان فارسی وابوالدرداء عمیر بن بلتعہ (بنوالحرث بن الخزرج) مین اور بلال ابن

[۱] مدینہ مین پہونچنے کے آٹھ مہینے بعد ماہ ذی قعدہ مین اور بعضے کہتے ہین کہ سات مہینہ بعد قدوم مدینہ شوال مین جس وقت عایشہؓ کی عمر نو برس کی تہی آنحضرت (صلعم) نے خلوت کیا۔ واللہ اعلم۔

حمامہ (موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وابو رویحہ خثعمی (رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین) مین برادریت قایم کی گئی اور جیسا کہ اوپر مسطور ہوا ایک دوسرے کے بہائی بنائے گئے۔

زکواۃ و اذان

جسوقت آنحضرت (صلعم) کو مدینہ مین جمعیت و اطمینان حاصل ہوگیا اور آپکے پاس مہاجرین و انصار (رضی اللہ عنہم) مجتمع ہو گئے اور اسلام کو ایک گونہ استحکام ہوا اُسوقت زکوۃ فرض کی گئی اور حالتِ مقیم کی نماز[1] مین

---

[1] نماز کی فرضیت مکہ ہی مین ہوئی تہی لیکن باستثناء مغرب کہ اسکی تین رکعتین تہین اور باقی سب نمازین دو دو وپڑہی جاتی تہین ہجرت مدینہ کے ایک مہینہ کے بعد ظہر و عصر و عشا مین دو رکعتین بڑہائی گئین جب اوقات نماز کے مقرر کئے گئے تو آپ کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی علامت ایسی مقرر کرنی چاہئے کہ جس سے مسلمان بغیر بلائے ہوئے نماز کو مسجد مین آیا کرین پہلے جی ین یہہ گذرا کہ یہودیون کی طرح ایک بوق (   ) رکہہ دیا جائے جو نماز کے وقت بجا دیا جائے لیکن آپکو یہہ امر مطبوع نہوا پہر آپ نے ناقوس رکہنے کو ارشاد کیا مگر یہہ بہی کچہہ مرغوب طبع اقدس نہوا اسی اثناء مین عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد اللہ برادر بنوالحرث بن الخزرج نے شب کو یہہ خواب دیکہا کہ ایک شخص سبز پوش ہاتہہ مین ناقوس لئے ہوئے میرے طرف سے گزرا عبد اللہ بن زید نے اس سے کہا کہ کیا تم اس ناقوس کو فروخت کروگے ؟ اس سبز پوش نے کہا کہ تم اسکو خرید کرکے کیا کروگے ؟ عبد اللہ بن زید نے جواب دیا کہ مین اسکو مسجد مین رکہہ دونگا نماز کے وقت نماز پڑہنے کے لئے یہہ بجایا جائے گا اوس سبز پوش نے کہا کہ مین تمکو نماز کے بلانے کیواسطے اس سے اچہی تدبیر بتلائے دیتا ہون" اوس شخص نے یہہ کہکر کلمات اذان کے بتلائے صبح ہوتے ہی عبد اللہ بن زیدؓ آنحضرت (صلعم) کے خدمت مین آئے اور یہہ خواب بیان کیا آنحضرت (صلعم) بہت خوش ہوئے (باقی صفحہ ۶۵ مین)

دو رکعتین بڑہائی گئین جس سے چار رکعتین پوری ہوئین اس سے پیشتر دوہی رکعتین نماز مسافر و مقیم کے لئے ہتین پہر عبد اللہ بن سلام[۱] اسلام لائے یہودیون نے انکا ساتہہ چہوڑ دیا اور اوس و خزرج کے چند لوگون کو بہکا کر منافق بنا لیا جنکا یہہ کام تہا کہ وہ مسلمانون سے لڑتے تہے اور کفر و کفریات پر اصرار کئے ہوتے تہے ان منافقین کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۴ کا) اور یہہ ارشاد کیا کہ یہہ خواب تمہارا سچا ہے اور بلال کی چونکہ بلند آواز تہی اُنکو اس کام کے لئے منتخب فرمایا الغرض جب بلال نے اذان دی۔ عمر بن الخطاب رض سُنکر حاضر حضرت ہوئے اور یہہ گزارش کیا کہ اے نبی اللہ بخدا مین نے ایسا ہی خواب دیکہا ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا للہ الحمد علی ذالک۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اس حدیث کی محمد بن ابراہیم بن الحرث نے محمد بن عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ سے روایت کی ہے۔ امام نووی کہتے ہین کہ اذان بحکم جدید الہی یا باجتہاد آنحضرت (صلعم) شروع ہوئی ہے محض عبد اللہ بن زید کے خواب دیکہنے پر عملدر آمد نہین ہوا اسمین کوئی شک اور کسیکو اختلاف نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

[۱] ابن اسحاق بعض اہل علم سے روایت کرتا ہے کہ عبد اللہ بن سلام یہود کے بہت بڑے عالم تہے انکا خود یہہ بیان ہے کہ جب مین نے آنحضرت (صلعم) کا تذکرہ سُنا اور آپ کے صفت و نام و زمانہ بعثت کو دریافت کیا اُسوقت سے آپ سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ تا آنکہ آپ تشریف لائے اور قبا مین بنو عمرو بن عوف مین مقیم ہوئے ایک روز مین باغ مین کہجور کے درخت پر چڑہا ہوا تہا اور میری پہوپہی خالدہ بنت الحرث نیچے بیٹہی ہوئی تہین اتنے مین ایک شخص آیا اور اوس نے آپکی تشریف آوری کی خبر سُنائی مین نے سُنتے ہی تکبیر کہا میری پہوپہی نے سُنکر کہا خدا تجہکو خایب کرے واللہ اگر مین موسی بن عمران کے آنیکی خبر سنتی تو بہی مین کوئی بات جدید نکرتی" مین نے جواب دیا "اے پہوپہی یہہ واللہ موسی بن عمران کا بہائی ہے اور اُسیکے دین پر مبعوث ہوا ہے" میری پہوپہی نے کہا (باقی صفحہ ۶۶ مین)

سردار بنو الخزرج سے عبد اللہ بن اُبی ابن سلول وجد بن قیس اور قبیلہ اوس سے حرث بن سہیل بن الصامت وعباد بن حنیف ومربع ابن قیظی اور اسکا بہائی اوس (از اہل مسجد ضرار) تہے اور یہودیون مین سے جو لظاہر اسلام کے پناہ اور خفیہ طور سے کفر وکفریات مین ڈوبے ہوئے تہے سعد بن حنیس وزید بن اللصیت ورافع بن خزیمہ ورفاعہ ابن زید بن التابوت وکنانہ بن خیورا وغیرہم تہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۵) "اے میرے برادرزادہ کیا یہہ وہی نبی ہین جسکے مبعوث ہونیکا انتظار ہم کرتے تہے"، مین نے کہا ہان اس کے بعد مین آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا پہر لوٹ کر اپنے مکان پر آیا اور میرے کل متعلقین میرے کہنے سے مسلمان ہو گئے مین نے مصلحتاً اپنے اسلام کو اپنی قوم سے چہپایا اور آنحضرت سے عرض کیا کہ قوم یہود نہایت حاسد ہے مین یہہ چاہتا ہون کہ آپ مجہے کسی گوشہ مکان مین چہپا دین اور یہود کو جمع کرکے اون سے میری کیفیت دریافت فرماوین اس سے قبل کہ وہ میرے اسلام لانے سے واقف ہون کیونکہ بعد اسلام وہ مجہپر بہتان لگائینگے اور میرے معائب بیان کرین گے آنحضرت (صلعم) نے میرے کہنے سے ایسا ہی کیا اور یہود کو جمع کرکے فرمایا اے رجل الحصین بن سلام فیکم (حصین (عبد اللہ) بن سلام تم مین کیسا شخص ہے) یہود نے کہا سیدنا وابن سیدنا وحبرنا وعالمنا (ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہمارا علامہ اور ہمارا عالم ہے) عبد اللہ بن سلام یہہ سنتے ہی نکل آئے اور یہود سے مخاطب ہو کر کہا یا معشر الیہود اتقوا اللہ واقبلوا ما جاءکم بہ فواللہ انکم لتعلمون انہ لرسول اللہ تجدونہ مکتوبا عندکم فی التوراۃ باسمہ وصفتہ فانی اشہد انہ رسول اللہ وامن بہ واصدقہ واعرفہ (اے یہود کے گروہ اللہ سے بچو (باقی صفحہ ۶۷ مین)

غزوہ ابوار

آنحضرت (صلعم) کی تشریف آوری مدینہ کے بعد جب صفر کا مہینہ[۵۱] آیا اسوقت آپ بحکم الٰہی جہاد پر کمر بستہ ہوکر دوسو[۲۰۰] اصحاب کو اپنے ہمراہ لیکر قریش و بنو ضمرہ پر حملہ کرنے کو نکلے اور مدینہ مین سعد بن عبادہؓ کو اپنا نایب مقرر فرما گئے جسوقت آپ ودّان دابواء مین پہونچے قریش تو نہ ملے البتہ مخشی بن عمرو سردار بنو ضمرہ بن عبد مناف بن کنانہ سے مڈبھیڑ ہوگئی آپ نے اوس سے اوسکی قوم کی طرف سے عہد دینے کو فرمایا اوس نے بموجب ارشاد والا آپ سے عہد و اقرار کیا اور آپ واپس ہوکر مدینہ تشریف لائے۔ لڑائی نہین ہوئی۔ یہہ پہلا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۶) اور قبول کرو اسکو جو وہ تمہارے پاس لایا ہے بخدا بے شک تملوگ جان جاؤ کہ وہ اللہ کا رسول ہے جسکو تملوگ توریت مین اس کے نام وصفت کے ساتہہ لکہا ہوا پاؤ گے بے شک مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ وہ رسول اللہ ہین اور اونپر ایمان لاتا ہون اور اونکی تصدیق کرتا ہون اور اونکو پہچانتا ہون) یہود یہہ سنتے ہی یکزبان ہوکر چلا اوٹھے کذبت (تونے جہٹلایا) اور عبد اللہ بن سلام کو سخت وسست کہہ کر چلے گئے مین نے آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا کہ کیا مین نے آپکو اس قوم کی غداری اور فجور اور کذابی کی خبر نہ دی تہی؟ اس کے بعد مین نے اپنا اور اپنے اہل بیت کا اسلام ظاہر کردیا اور میرے اہل بیت کے ساتہہ میری پہوپہی خالدہ بنت الحرث بہی مسلمان ہوگئین۔ (سیرۃ ابن ہشام)۔

[۱] اسی مہینہ مین آنحضرت (صلعم) نے اپنی لڑکی فاطمہؓ کا علی ابن ابی طالبؓ سے عقد کیا اداے مہر کے لئے اپنی زرہ فروخت کرڈالی جسکو عثمان ابن عفانؓ نے ساڑہے چارسو درہم کو خرید کرکے پہر واپس دیدیا علی ابن ابیطالبؓ ان دراہم کو ایک چادر مین باندہے آنحضرت (صلعم) کے پاس لائے آنحضرت (صلعم) نے اپنی عزیز بیٹی کا یہی مہر مقرر فرمایا اور اس سے خوشبو کی چیزین اور کپڑے خرید کرکے انصار و مہاجرین کو بلاکر نکاح کردیا۔

غزوہ تہا جس مین بنفس نفیس آپ شریک ہوئے تہے - یہہ لڑائی غزوہ ودّان و ابواء کے نام سے موسوم ہے ودّان وابواء مقام کا نام ہے جہانتک آپ اس مرتبہ پہونچے تھے یہہ دونون مقامات ایک دوسرے سے ملے ہوئے چہہ میل کے فاصلہ پر واقع ہین اس غزوہ مین اسلامی جہنڈا حمزۃ ابن عبدالمطلب رض کے ہاتہہ مین تہا -

غزوہ بواط پہر آپکو بالہام الٰہی یہہ معلوم ہوا کہ قریش کا قافلہ ڈہائی ہزار قریب جسمین امیہ بن خلف اور سو آدمی قریش کے ہین مکہ کیطرف جارہا ہے لہذا آنحضرت (صلعم) بحکم باری عزاسمہ اس کے روکنے اور اس سے معارضہ کرنیکو ماہ ربیع الثانی مین مدینہ سے خروج فرمایا اس مرتبہ مدینہ مین سایب رض بن عثمان بن مظعون کو حکمران فرماگئے اور طبری کہتا ہے کہ سعدؓ بن معاذ کو آپنے اس غزوہ مین مدینہ کا حاکم مقرر فرمایا تہا بہرکیف آپ مقام بواط تک پہونچ گئے آپ کے پہونچنے سے پہلے قریش کا قافلہ نکل گیا تہا اسوجہ سے آپ بلا کسی جدال و قتال کے واپس مدینہ آئے -

غزوہ عشیرہ ماہ جمادی الاولی مین پہر آپنے قریش پر غزا کرنیکو خروج[1] فرمایا اور

[1] ابن اسحاق کا یہہ بیان ہے کہ آپ مدینہ سے نکلکر بنو دینار کے پشت پر گزر کرتے ہوئے فیفاء خبار مین پہونچے اور بطحاء ابن ازہر مین ایک درخت کے نیچے اوترے وہین آپنے نماز ادا فرمائی آپ کے لئے کہانا پکایا گیا آپ نے اور کل ہمراہیون نے کہایا پہر یہان سے آپ روانہ ہوئے اور معمولی رستہ کو بائین بازو چہوڑ کر شعبہ عبداللہ پر چلے شادو بلیل کو طے کرتے ہوئے مجتمع الضبوعہ مین جا اوترے چاہ ضبوعہ سے آپ نے پانی پیا پہر اس مقام سے چلکر صخیرات یمام مین معمولی اور مشہور رستہ کو پایا یہان سے آپ اسی رستہ سے روانہ ہوئے تا آنکہ بطن ینبع سے نکلکر مقام عشیرہ مین قیام کیا بقیہ ماہ جمادی الاولی اور چند راتین جمادی الثانی تک مقیم رہے بنو مدلج اور اون کے حلفاء بنو ضمرہ سے عہد و پیمان لیکر بلا لڑائی (باقی صفحہ ۶۹ مین)

مدینہ مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کو اپنا قایم مقام مقرر کیا مدینہ سے آپ نکلکر معمولی راستہ کو ایک طرف چہوڑ کر روانہ ہوئے تا آنکہ اوس راستہ کو لطن ینبع سے گذر کر صخیرات یمام مین عشیرہ پر پایا اور وہان پر لقبیہ جمادی الاولی اور چند راتین جمادی الثانی تک مقیم رہے اس مرتبہ آپ نے بنو مدلج سے عہد و پیمان لیا اور بلا جنگ کئے ہوئے مدینہ کیطرف مراجعت فرمایا۔

بدر اولی غزوہ عشیرہ کے بعد مدینہ مین آنحضرت (صلعم) نے تقریباً دس راتین قیام فرمایا ہوگا کہ کرز بن جابر فہری نے مضافات مدینہ پر شب خون مارا آپ اِس خبر کے سُنتے ہی مدینہ سے اُس کے تعاقب مین نکلے تا آنکہ اطراف بدر (لعینی مقام سفوان) مین پہونچے چونکہ اس مقام پر آپ کے پہونچنے سے پہلے کرز بن جابر یہان سے کوچ کر گیا تہا اسوجہ سے مدینہ کیطرف مراجعت فرمایا۔

(مترجم) اس مرتبہ بروایت ابن ہشام مدینہ مین زید بن حارثہ کو حکمرانی پر چہوڑ گئے تہے بعد مراجعت لبقیہ جمادی الآخر و رجب و شعبان تک آپ مدینہ ہی مین مقیم رہے انتہی)

بعوث ان کل ماسبق غزوات مین آپ بنفس لنفیس شریک رہے ہین اور انکے اثنا مین جو آپ نے بعوث روانہ فرمائے تہے اب انکو ہم ذکر کرتے ہین۔

(۱) بعد غزوہ ابواء[۱] کے آنحضرت (صلعم) نے مہاجرین (رضی اللہ عنہم) کے تیس[۳۰] سواروں کی جمعیت سے حمزۃ ابن عبد المطلب رضی کو سیف البحر کیطرف روانہ فرمایا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۸) مدینہ کو واپس ہوئے اسی غزوہ مین آپ نے علی ابن ابی طالب کی ابو تراب کنیت رکہی واللہ اعلم۔

[۱] بعض علماء کا یہہ زعم ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے وقت واپسی غزوۂ ابواء قبل ورود مدینہ اثناء راہ سے حمزۃ ابن عبد المطلب رضی کو سیف البحر کیطرف عیص کیجانب روانہ فرمایا تہا انمین مہاجرین کے سوا انصار مین سے کوئی نہ تہا ابو جہل ابن ہشام سے ساحل پر (باقی صفحہ ۷۰ مین)

تین سو سواران مکہ سے ابو جہل عمر ابن ہشام ملا لڑائی نہین چھڑنے پائی مجدی بن عمرو الجہنی درمیان مین آگیا۔

(۲) پھر عبیدہ ابن الحرث بن المطلبؓ کو ساٹھہ یا اسّی سواران مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سے روانہ فرمایا تا آنکہ مجاہدین مہاجرین کا یہہ گروہ ثنیۃ المرار مین پہونچا قریش کی ایک بہت بڑی جماعت سے مڈبھیڑ ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل اسکا افسر تہا اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ مکرز بن حفص ابن الاخیف تہا اس واقعہ مین بھی کچھہ ایسا اتفاق ہوا کہ لڑائی[۱] کی نوبت نہ آئی لیکن اتنی بات ضرور ہوئی کہ مقداد[۲] ابن عمروؓ اور عتبہ بن غزوانؓ کفار کے گروہ سے نکلکر مسلمانون کی جماعت مین آملے جو کہ اسی غرض کے لئے مکہ سے کفار کے ساتھہ چلے تھے۔ چونکہ حمزۃ ابن عبد المطلبؓ اور عبیدۃ ابن الحرثؓ کے روانگی نہایت قریب قریب واقع ہوئی تھی اسوجہ سے علماء نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۹) سامنا ہوا تہا مجدی بن عمرو الجہنی نے (جو فریقین کے معاہدہ مین شریک تہا) بیچ بچاؤ کردیا لڑائی نہین ہوئی ان کے جھنڈے کا رنگ سفید تہا اور اسکو ابو مرثد لئے ہوئے تھے (سیرۃ ابن ہشام و ابن اثیر)۔

[۱] کتب سیر و تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سریہ مین لڑائی نہونے پر سورخین و علماء سیر اتفاق کرتے ہین لیکن بعض کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک تیر مارا تہا اسیوجہ سے یہہ مشہور ہے کہ سب سے پہلے اسلام مین براہ خدا سعدؓ ہی نے تیر اندازی کی تھی

[۲] مقدادؓ بن عمرو بہرانی بنو زہرہ کے اور عتبہؓ بن غزوان بن جابر مازنی بنو نوفل کے حلیف تھے یہہ دونون بیچارے مسلمان تھے لیکن مجبوری سے ہجرت نکرسکتے تھے اس مرتبہ جب کفار مکہ مسلمانون سے تعرض کرنے کو چلے تو یہہ بھی یہہ سوچکر کہ بوقت مقابلہ مسلمانون مین جا ملین گے ان کے ہمراہ نکلے چنانچہ ایسا ہی کیا رضی اللہ عنہم و رضوا عنا۔

اس بارہمین اختلاف کیاہے بعضے حمزۃ ابن عبدالمطلب رض کی روانگی کو مقدم بتلاتے ہین اور بعضے برعکس اس کے۔ لیکن اصلیت یہہ ہے کہ یہہ پہلا رایت تہا جسکو آنحضرت (صلعم) نے اسلام کے لئے قایم فرمایا تہا اور طبری کہتاہے کہ حمزہ رض کی روانگی قبل غزدہ ودان ماہ شوال مین سات مہینہ بعد ہجرت کے ہوئی تہی واللہ اعلم۔

(۳) سعد[1] بن ابی وقاص بہمراہی آٹہہ مہاجرین کے بہ تعاقب کرز بن جابر کے روانہ فرمایا جسوقت اس نے اطراف مدینہ پر شبخون مارا تہا سعد بن ابی وقاص اس کے تعاقب مین مرار تک پہونچگئے تہے لیکن اس کے نہ ملنے سے واپس آئے۔

(۴) بعد مراجعت بدر اولی ماہ رجب مین عبداللہ بن جحش رض بن ریاب اسدی کو بسرگروہی آٹہہ مہاجرین ابوحذیفہ بن عتبہ۔ عکاشہ بن محصن بن اسدی بن خزیمہ۔ عتبہ بن غزوان بن مازن بن منصور۔ سعد بن ابی وقاص۔ عامر بن ربیعہ عنزی (حلیف بنو عدی) واقد بن عبداللہ بن زید منات بن تمیم۔ خالد بن البکیر از سعد بن لیث۔ سہیل بن بیضا فہری (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے روانہ فرمایا اور ایک خط لکہہ کر دیدیا اور یہہ کہہ دیا کہ جب تک دو دن کا رستہ نہ طے کرجانا اس تحریر کو ہرگز نہ دیکہنا دو دن کے رستہ طے کرنے کے بعد اس تحریر کو دیکہہ کر جو اسمین لکہا ہو اسپر عمل کرنا اور کسی اپنے ہمراہی کو بجبر واکراہ اپنے ہمراہ نہ لے جانا پس جب عبداللہ بن جحش رض دو دن کا رستہ طے کرگئے اور حسب ارشاد رسول اللہ (صلعم) اس تحریر کو دیکہا تو اس مین یہہ لکہا ہوا تہا جسکا مضمون یہہ ہے "تجہکو چاہئے کہ تو برابر چلا جائے تا آنکہ

[1] ابن اسحاق کا یہہ بیان ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے غزوہ عشیرہ ہی کے اثنا مین سعد کو روانہ فرمایا تہا اور یہہ خرار (ارض حجاز) تک چلے گئے تہے اور مدینہ پہونچکر خود بہی دوسری طرف روانہ ہوگئے تہے واللہ اعلم۔

فیمابین مکہ وطایف کے نخلہ مین پہونچکر مقیم ہو اور قریش کا منتظر رہے اور ہمکو انکے حالات سے مطلع کرتا رہے" عبداللہ بن جحش رضہ نے اس مضمون کو غور سے دیکہہ کر بسر وچشم قبول کیا اور اپنے ساتہیون سے مخاطب ہو کر کہا "اے بہایو مجہکو آنحضرت (صلعم) نے حکم دیا تہا کہ دو روز کا رستہ طے کرکے اس تحریر کو دیکہنا اور کسی اپنے ہمراہی کو بجبر و اکراہ اپنے ہمراہ نہ لے جانا چنانچہ اب مین نے دو دن کا رستہ طے کرکے رسول اللہ (صلعم) کی تحریر کو دیکہا ہے اور اب بموجب اس کے مین برابر سفر کرتا چلا جاؤنگا تا آنکہ مابین مکہ وطایف نخلہ مین پہونچ جاؤن پس جس شخص کو شہادت عزیز ہو وہ میرے ساتہہ آئے مین کسیکو بجبر و اکراہ اپنے ہمراہ نہین لیجانا چاہتا" عبداللہ بن جحش رضہ کے ہمراہیون مین سے کسی نے جانے سے انکار نہ کیا بلکہ بطیب خاطر ان کے ہمراہ چلے جا رہے تہے اتفاق سے اثناء راہ مین سعد بن ابی وقاص رضہ و عتبہ بن غزوان رضہ کا اونٹ راستہ بہول کر کسیطرف چلا گیا جسکے تلاش مین یہہ دونون بزرگ اپنے اور ہمراہیون سے علٰحدہ ہو گئے اور بقیہ اصحاب نخلہ مین جا کر ٹہر گئے۔

اسلام مین پہلی غنیمت

قریش کا ایک چہوٹا سا قافلہ اس طرف سے گزرا جس مین تجارتی اسباب تہا اور اس مین عمرو بن الحضرمی و عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ اور اسکا بہائی نوفل اور حکم بن کیسان تہا یہہ واقعہ رجب کے آخری دن کا ہے مسلمانون نے آپہمین مشورہ کرنا شروع کیا بعض کہنے لگے کہ شہر الحرام مین قتال و جدال ممنوع ہے بعضون نے کہا کہ یہہ موقع مناسب وقت ہے حملہ کردو بعد بحث و تکرار کے اسی آخر الذکر رائے پر سبہون نے اتفاق کیا واقد بن عبداللہ نے عمرو بن الحضرمی کو ایک تیر مارا جس سے وہ مر گیا اس کے مرتے ہی قافلہ والے پریشان و مضطر ہو گئے مسلمانون نے پہونچکر عثمان بن عبداللہ و حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا اور اوسکا مال و اسباب لوٹ لیا نوفل اور چند لوگ بہاگ سکے بعدا

عبداللہ بن جحش رض اور ان کے ہمراہیون نے پانچوان حصہ آنحضرت (صلعم) کے لئے
علیحدہ کرکے بقیہ جوکچہہ تہا آپس مین تقسیم کرلیا بعد مراجعت اس واقعہ سے آنحضرت
(صلعم) کو اطلاع ہوئی آپ نے شہر حرام مین قتال کرنے کی وجہ سے آزردگی
ظاہر فرمائی اور قیدیون اور خمس (پانچوان حصہ) کو بانتظار وحی روک رکہا
اس واقعہ سے عبداللہ بن جحش رض اور ان کے ہمراہیون کے ہاتہہ کے طوطے
اوڑ گئے اس وقت ان لوگون کی تسکین خاطر کے لئے آیہ[۱] یسئلونک عن
الشھر الحرام قتال فیہ۔ حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا تک
اللہ جلشانہ نے نازل فرمائی عبداللہ بن جحش رض اور اون کے ہمراہی اس
آیت کو سنکر خوش ہوگئے اور آنحضرت (صلعم) نے خمس لیلیا اور باقی مال
غنیمت کو تقسیم کردیا اور دونون قیدیون کا زرفدیہ لیکر چہوڑ دیا عثمان
بن عبداللہ تو رہا ہوتے ہی مکہ چلاگیا اور حکم بن کیسان مسلمان ہوگئے (رضی اللہ عنہ)
اور سعد و عتبہ بخیریت مدینہ مین آ پہونچے۔ یہہ پہلی غنیمت تہی جو اسلامیون
کے ہاتہہ آئی اور یہہ پہلا خمس بہی ہے جو مال غنیمت سے اسلام مین نکالا گیا
اور عمرو بن حضرمی پہلا مقتول ہے جو اسلامیون کے ہاتہہ سے مارا گیا۔
اسی سے جنگ بدر کبری کی بنیاد پڑی (واللہ اعلم)۔

---

[۱] اس آیت کے شان نزول مین لکہا ہے کہ جسوقت عبداللہ بن جحش رض مال غنیمت اور
قیدیون کو لیکر مدینہ مین آئے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ مین نے تمکو شہر حرام مین
قتال کرنے کا حکم نہین دیا تہا۔ خیر قیدیون اور مال غنیمت کو حفاظت سے رکہو اور
یہود و مشرکین مکہ یہہ کہنے لگے محمد (صلعم) اور اون کے اصحاب رض نے شہر حرام مین لڑائی اور
خونریزی کیا مال کو لوٹ کر قافلہ والون کو قید کرلیا اور جو مسلمان مکہ سے آتے تہے وہ
یہہ کہتے تہے کہ یہہ واقعات شعبان کے ہین جب لوگون نے زیادہ (باقی صفحہ ۷۴ مین)

تحویل قبلہ بعد ہجرت مدینہ سترہوین مہینہ کے شروع مین بیت المقدس سے قبلہ تبدیل ہو کر کعبہ کیطرف ہوا آنحضرت (صلعم) نے منبر پر چڑھ کر اسکا خطبہ پڑھا اور دو رکعتین نماز کعبہ کیطرف رُخ کرکے ادا فرمائی یہہ روایت ابن حزم کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعد ہجرت اٹھارہوین مہینہ کے شروع مین تحویل قبلہ کا حکم ہوا ہے اور بعضے سولہوین مہینہ کے شروع مین بتلاتے ہین سوا اس کے اور کسی نے کچھہ روایت نہین کی۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۳) چھیڑ چھاڑ شروع کی تو یہہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا (ترجمہ) سوال کرتے ہین تجھکو شہر حرام (مہینہ حرمت والے) سے اسمین لڑائی سے کہہ اوس مین لڑنا بڑا گناہ ہے اور بند کرنا ہے اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھہ اس کے اور بند کرنا مسجد حرام سے اور نکال دینا اس سے اس کے اہل کو اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اور فتنہ (شرک یا مسلمانون کو فساد مین ڈالنا) بہت بڑا گناہ ہے قتل سے اور برابر لڑتے جاینگے (اہل مکہ) تم سے یہانتک کہ پھیر دیوین تمکو تمہارے دین سے اگر وہ کرسکین (یعنے انکے اختیار مین ہو) آنحضرت (صلعم) نے خمس لیلیا اور مال غنیمت تقسیم کردیا اہل مکہ نے عثمان بن عبداللہ و حکم بن کیسان کا فدیہ بہیجا لیکن آپ نے فرمایا کہ مین اون دونون کو فدیہ لیکر نہ چہوڑونگا جب تک میرے اصحاب سعدؓ و عتبہؓ نہ آجاینگے مجھکو اندیشہ ہے کہ تم اونکو قتل کرڈالوگے پس اگر تم نے ایسا ہی کیا تو مین تمہارے اِن دونون آدمیونکو قتل کرونگا اس اثناء مین سعدؓ و عتبہؓ آگئے آپ نے عثمان و حکم کو (باقی صفحہ ۷۵ مین

صوم رمضان

(مائترجم) تحویل قبلہ شعبان کے نصف مہینہ مین ہوا ہے اس سے پیشتر آنحضرت (صلعم) بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے بعضے کہتے ہین کہ آیہ تحویل قبلہ حالت نماز مین نازل ہوئی تہی جبکہ آپ دو رکعتین پڑہ چکے تہے تیسری رکعت مین جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آپ کعبہ کیطرف پہر گئے صحابہ رضہ بہی آپ کے ساتہہ پہر گئے تہے واللہ اعلم وہ آیت جس سے تحویل قبلہ ہوا تہا یہہ ہے "قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره" (ترجمہ) بے شک ہم دیکہتے ہین پہرنا تمہارے مُنہہ آسمان کے طرف (بانتظار وحی یا جبرئیل ع بتحویل قبلہ) پس البتہ ہم متوجہ کر دینگے تجہکو اس قبلہ کیطرف جس سے تو خوش ہو جائیگا پس متوجہ کر دے اپنے مُنہہ کو مسجد الحرام کیطرف اور جہان پر ہو متوجہ کرو تم اپنے مُنہہ کو اوسکے طرف) جب شعبان کا مہینہ منقضی ہونے پر آیا تو صوم (روزہ) فرض کیا گیا اور یہہ آیت نازل ہوئی "شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه"

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۴) فدیہ لیکر چہوڑ دیا عثمان تو مکہ چلا گیا لیکن حکم مسلمان ہو گئے اور مدینہ ہی مین رہے تا آنکہ واقعہ بیر معونہ مین شہید ہوے۔ بعد نزول آیت مذکورہ عبداللہ بن جحش رضہ اور ان کے ہمراہیون نے آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا کہ کیا ہمکو اس واقعہ مین مجاہدین کا ثواب ملیگا؟ آنحضرت (صلعم) جواب دینے کو تہے کہ انکی حق مین یہہ آیت نازل ہوئی "ان الذين آمنوا والذين هاجروا وجاهدوا في سبيل الله اولئك يرجون رحمة الله والله غفور الرحيم" (ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہون نے ہجرت کی اور جہاد کیا (باقی صفحہ ۷۶ مین)

(ترجمہ) مہینہ رمضان کا وہ ہے کہ اوس مین قرآن آدمیون کے لئے راہ نما
اور روشن باتین ہدایت اور حق و باطل کے جدا کرنیکو نازل کیا گیا پس جو شخص تم مین سے
اس مہینہ کو پاوے (یعنی بقید حیات اس مہینہ مین ہو) اسکو چاہئے کہ وہ روزہ
رکھے) اسی مہینہ مین آنحضرت (صلعم) نے صدقہ فطر دینے کا حکم دیا اور بعد اختتام
ماہ صیام مصلی (عیدگاہ) کیطرف نماز عید پڑھنے کو گئے یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ آنحضرت
(صلعم) مدینہ کے باہر مصلی مین نماز پڑھنے کو تشریف لے گئے واللہ اعلم انتہی کلام المترجم۔

غزوہ بدر کبری شروع ماہ رمضان کو آنحضرت (صلعم) کو یہہ خبر پہونچی کہ
قریش کا قافلہ شام سے مکہ کو آرہا ہے تجارتی مال و اسباب سے بھرا ہوا ہے اُس کے
ساتھہ تیس ۳۰ یا چالیس ۴۰ آدمی خاص قریش کے ہین جنکا سردار ابوسفیان ہے اور
اس کے ہمراہیون مین عمرو بن العاص و مخرمۃ بن نوفل ہے۔ آپ نے
مسلمانان مہاجرین و انصار کو جمع کرکے اس قافلہ کیطرف خروج کرنے کا
حکم صادر فرمایا چونکہ آپ کو جدال و قتال کا ظن غالب نہ تھا اسوجہ سے
روانگی کیوقت کچھہ زیادہ اہتمام نہ کیا اتفاق سے یہہ خبر رفتہ رفتہ ابوسفیان
تک پہونچگئی اس نے مسلمانون سے ڈر کر ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت
دیکر مکہ کیطرف روانہ کیا اور یہہ کہلا بھیجا کہ تمہارا قافلہ محمد (صلعم) اور
اون کے تابعین کیوجہ سے معرض زوال مین ہے دوڑو اور اپنے قافلہ کو
بچاؤ چنانچہ اہل مکہ یہہ سنتے ہی سب کے سب نکل کھڑے ہوگئے الا شاذ و نادر
کسی وجہ سے نہ گئے از انجملہ ابولہب بھی تھا رمضان کی آٹھہ تاریخون کے بعد

(بقیہ نوٹ صفحہ ٧٥) اللہ کے رستہ مین یہہ لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہین اور اللہ
بخشنے والا مہربان ہے اس واقعہ کے حدیث کی روایت زہری و یزید بن رومان نے عروۃ
بن الزبیر سے کی ہے واللہ اعلم۔

جناب رسول اللہ (صلعم) مدینہ سے روانہ ہوئے عمرو ابن ام مکتومؓ کو بجاے اپنے نماز پڑہانے کے لئے چہوڑ گئے پہر مقام روحا مین پہونچکر ابو لبابہؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کرکے واپس کیا۔ اس لشکر مین تین علم تہے ایک مصعبؓ بن عمیر کے دوسرا علی ابن ابیطالبؓ کے تیسرا کسی انصاریؓ کے ہاتہہ مین تہا ان پچہلے دو کے نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ سیاہ رنگ کے تہے واللہ اعلم۔

صحابہؓ کے ساتہہ اس معرکہ مین صرف ستر[۱] اونٹ تہے جسپر باری باری سوار ہوتے تہے ساقہ پر قیس بن ابی صعصعہ نجاریؓ کو مقرر فرمایا انکے ساتہہ انصارؓ کا نشان تہا جو سعد بن معاذؓ لئے ہوئے تہے (آنحضرت صلعم) مدینہ کے پشت سے نکلکر ذی الحلیفہ کیطرف گئے۔ منیرات یمام تک پہونچکر پہر روحا کیطرف جہکے پہر معمولی و مشہور راستہ کو داہنے ہاتہہ چہوڑ کر صفرا مین پہونچے۔ اس مقام پر پہونچنے سے پہلے آنحضرت (صلعم) نے لبسبس بن عمرو الجہنیؓ حلیف بنو ساعدہ اور عدیؓ بن ابی الزغباء الجہنی حلیف بنو نجار کو بدر کیطرف ابو سفیان کے تجسس حال کے لئے روانہ کردیا اور خود معہ اپنے ہمراہیون کے صفرا کے داہنی جانب سے وادی ذفران مین پہونچے اس مقام پر آپ کو مکہ سے قریش کے نکلنے کی اطلاع ہوئی آپ نے مہاجرینؓ و انصارؓ کو جمع کرکے مشورہ کیا پہلے مہاجرینؓ نے نہایت خوبصورتی سے بسر و چشم ہر حکم کے بجالانے کو عرض کیا بعد اس کے آپ نے انصارؓ کیطرف رخ کیا اونمین سے سعد بن معاذؓ نے نکلکر عرض کیا کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپکے دست مبارک پر بیعت کی ہے اگر آپ دریا مین

[۱] اونٹ ستر تہے اور آدمی تین سو دس یا بارہ تہے اسوجہ سے آنحضرت (صلعم) و علی ابن ابیطالبؓ و مرثد بن ابی مرثد غنویؓ کے درمیان مین ایک اونٹ تہا اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عبد الرحمنؓ بن عوف مین ایک اونٹ تہا غرض اسیطرح تین تین چار چار آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا۔

جانے کو فرمائینگے تو ہم اس مین بہی غوطہ لگائینگے آپ اللہ کے نام پر ہمارے ساتہہ چلئے ہم ساتہہ چہوڑنے والون مین نہین ہین" آنحضرت (صلعم) یہہ سُنکر خوش ہو گئے اور یہہ ارشاد فرمایا کہ تملوگون کو بشارت ہو اللہ جلشانہ نے مجہہ سے فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا ہے بعدازان اس مقام سے روانہ ہوئے قریب بدر پہونچکر علیؓ ابن ابیطالب وزبیرؓ وسعدؓ کو چند آدمیون کے ہمراہ بغرض تجسس احوال روانہ کیا اتفاق سے قریش کے دو کم سن لڑکے[۵۱] ان لوگون کے ہاتہہ آگئے یہہ لوگ انکو پکڑلائے آنحضرت (صلعم) اسوقت نماز پڑہ رہے تہے استفسار پر ان لڑکون نے یہہ ظاہر کیا کہ ہم قریش کے سقا ہین انلوگون نے انکے کہنے کو سچ نہ جانکر مارنا شروع کیا اس امید سے کہ شاید مار پیٹ کے خوف سے ابوسفیان کے حالات بتلاوین دو چار ہاتہہ مار کہانے کے بعد اون دولون نے یہہ کہنا شروع کیا کہ ہم قریش کے قافلہ والون مین سے ہین اس اثناء مین آنحضرت (صلعم) نے سلام پہیرا اور نماز سے فارغ ہوکر ان لوگون کو مارنے سے منع فرمایا اور لڑکون سے ارشاد کیا تم مجہہ سے بتلادو کہ قریش کہان ہین؟ لڑکون نے جواب دیا کہ اس ٹیلہ کے اوس طرف ہین ایک روز دس اونٹ اور دوسرے روز نو اونٹ

۵۱ ایک کا نام اسلم تہا جو بنو حجاج سے تہا اور دوسرے کا نام عریض ابویسار تہا یہہ بنو عاص بن سعید سے تہا جب ان سے پہلے دریافت کیا گیا تو اونہون نے کہا کہ ہم قریش سے پانی لانیکو نکلے ہین جب مارے جانے لگے تو کہنے لگے کہ ہم ابوسفیان کے ہمراہیون مین سے ہین یہہ سنکر اون لوگون نے مارنا چہوڑ دیا آنحضرت (صلعم) جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جب انہون نے سچ کہا تو تمنے مارا اور جب جہوٹ کہا تو چہوڑ دیا واللہ یہہ قریش سے ہین آؤ لڑکو تم مجہسے بتلاؤ کہ قریش کہان ہین اونہون نے جواب دیا کہ یہہ ٹیلہ جو دکہائی دیتا ہے اس کے پیچہے ہین پہر آپ نے دریافت کیا کتنے لوگ ہین لڑکون نے جواب دیا کہ کثیر التعداد ہین (باقی صفحہ ۷۹ مین)

ذبح کرتے ہین آپ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی تعداد ہزار اور نو سو کے درمیان ہے، بسبس رضؓ و عدیؓ کا (جو جاسوسی کی غرض سے صفرا مین پہونچنے سے پہلے روانہ کئے گئے تہے) اسوقت تک کچہہ پتہ نہ تہا اور نہ یہہ معلوم تہا کہ وہ کہان ہین اور کس طرف جارہے ہین لیکن تہوڑہی دیر کے بعد بدر کے قریب ایک ٹیلہ کے نیچے پانی کے چشمہ کیطرف دو شخص اونٹ پر سوار آتے ہوئے نظر آئے رفتہ رفتہ جب وہ پانی کے قریب آگئے اور اپنے اونٹون کو ایک طرف مین پانی پلانے لگے اور مجدی بن عمرو (جہینہ سے) اون دونون کے قریب بیٹہا ہوا تہا اس اثنا مین دو عورتین آپسمین باتین کرتی ہوئی دکہائی دین ایک نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا کہ کلہہ یا پرسون قریش کا قافلہ شام سے واپس ہوگا انکے لئے کچہہ کہانا وغیرہ تیار کر رکہنا چاہئے دوسری نے جواب دیا ضرور! مین تیرا حق تجہکو دونگی اس کے بعد وہ مجدی کے پاس آئین اور اوس سے اس خبر کی تصدیق کی یہہ باتین وہ دونون شتر سوار سُنتے ہی اپنے اپنے اونٹون پر سوار ہو کر مُسکراتے ہوئے چلے گئے اس قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہہ دونون شتر سوار وہی بسبس رضؓ اور عدیؓ ہین جو جاسوسی کو روانہ ہوئے تہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۸ کا) جنکا شمار ہمکو نہین معلوم ہے تب آپ نے استفسار کیا روزانہ کسقدر اونٹ کہلانے کے لئے ذبح کئے جاتے ہین لڑکون نے کہا کبہی دس کبہی نو۔ آنحضرت (صلعم) نے کہا کہ غالبًا نو دس سو کے درمیان مین یہہ لوگ ہین۔ پہر آپ نے سرداران قریش کو دریافت کیا لڑکون نے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ۔ ابو البختری بن ہشام۔ حکیم بن حرام۔ نوفل بن خویلد۔ حرث بن عامر بن نوفل۔ طعیمہ بن عدی بن نوفل۔ منظر بن الحرث۔ زمعہ بن الاسود۔ ابو جہل۔ امیہ بن خلف۔ نبیہ و منبہ پسران حجاج۔ سہیل بن عمرو۔ عمرو بن عبدود وغیرہم کو بتلایا۔ سیرۃ ابن ہشام۔

اِن لوگون کے چلے جلانے کے بعد ابوسفیان آنحضرت (صلعم) کے نقل وحرکت کے جستجو مین آیا اور مجدی سے کہا ہل احسست احداً (کیا تونے کسی کو آتے جاتے دیکہا ہے) مجدی نے کہا راکبین اناخا بمیلان لہذا التل فاستقیا الماء ونہضا (دو سوار اس ٹیلہ کیطرف سے آئے اور اونٹون کو بیٹہا کر پانی پلایا اور چلے گئے) ابوسفیان یہہ سنتے ہی اس مقام پر آیا جہان پر اونہون نے اونٹون کو بیٹہایا تہا اور ایک مینگنی اوٹہا کر توڑ کر کہنے لگا واللہ یہہ یثرب والے تہے۔ اس کے بعد اس نے اونٹون کے نشان قدم سے ان کے جانیکا سُراغ لیا اور نہایت تیزی سے لوٹ کر قافلہ کو براہ ساحل لیچلا اتنے مین اہل مکہ بہی آگئے اُن سے اس نے خوش ہوکر کہا چلو واپس چلو ہمارا قافلہ صحیح وسالم بچ آیا" ابوجہل نے کہا" واللہ جب تک ہم اب بدر تک نہ پہونچ لینگے اور تین دن تک وہان ٹہر کر کہا پی کر مزے نہ اوڑالینگے ہرگز ہرگز نہ واپس ہونگے" اخنس بن شریق نے کہا کہ تملوگ اپنے قافلہ کے بچانے کو آئے تہے چنانچہ وہ محفوظ رہا اب واپس چلنا چاہیئے مین یہان اب ایک ساعت نہ ٹہرونگا ابوجہل نے اس کا جواب ترشروئی سے دیا جس سے اخنس معہ کل بنوزہرہ اور انکے حلیف کے لوٹ کہڑا ہوا۔ بنوعدی پہلے ہی سے اہل مکہ کے ساتہہ نہین گئے اسیوجہ سے واقعہ بدر مین نہ کوئی زہری قریش تہا اور نہ کوئی عدوی قریش تہا۔ قریش کے پہلے آنحضرت (صلعم) آپ بدر پر پہونچکر ایک چہوٹے سے کنوئین پر قیام فرمایا حباب بن المنذر بن عمرو بن الجموحؓ نے عرض کیا کہ اللہ جلشانہ نے ایسی منزل پر پہونچا دیا ہے اگر لڑائی کا قصد ہے تو ہرگز اس مقام کو نہ چہوڑیئے ہم آپ کے لئے کہجور کے پتون اور لکڑیون سے ایک مکان بنائے دیتے ہین اور ایک حوض کہود کر پانی بہرے لیتے ہین تاکہ اثناء جنگ مین پانی کہینچنے اور لانے سے بیفکر رہین آپ نے یہہ تدبیر پسند فرمائی۔ اصحابؓ نے تہوڑی دیر مین ایک حوض کہود کر پانی بہر لیا

اور مشکیزون کو بہی پُر کر کے پورے کنوئین پر قبضہ کر لیا۔ جب قریش کا گروہ آیا
اور اس کے قریب ٹہیرا تو انہون نے عمیر بن وہب جمحی کو مسلمانون کے دیکہنے کو
اور انکو شمار کرنے کو بہیجا۔ عمیر بن وہب لشکر اسلام کے ارد گرد پہر کر واپس گیا
اور مشرکین مکہ سے بیان کیا کہ اصحاب محمد (صلعم) تین سو دس یا کچہہ کم و بیش ہین
ازانجملہ دو شخص (زبیرؓ و مقدادؓ) سوارون مین ہین۔۔ حکیم بن حزام و عتبہ بن
ربیعہ نے مسلمانون کو قلیل المقدار اور حقیر سمجہکر مع قریش کے بلا جنگ لوٹنے کا
قصد کیا لیکن ابوجہل نے اس رائے سے اختلاف کیا اور مشرکین مکہ نے ابوجہل
کی موافقت کی دونون گروہ آمادہ جنگ ہوگئے آنحضرت (صلعم) صفوف لشکر
اسلام درست و مرتب کر کے اپنے فرودگاہ پر صرف ابوبکرؓ کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے
واپس ہوئے اور اللہ جلشانہ سے دعا کرنے لگے ۲ اللھم ۲ ان تھلک ھذہ
العصابۃ لا تعبد فی الارض اللھم ۲ انجزلی ما وعدتنی (اے
اللہ اگر تو اس عصابہ (گروہ) کو ہلاک کر دیگا تو زمین مین تیری پرستش نہ
کیجائیگی اے اللہ تو ہم کو دے جسکا تو نے وعدہ کیا ہے) ابوبکرؓ آمین ثم آمین
کہتے جاتے اور کسی وقت انہین کلمات کو دوہرا دیتے تہے اور سعد بن معاذؓ
دروازہ مکان پر انصارؓ کے دو چار نوجوان کو لئے ہوئے حفاظت کر رہے تہے
آنحضرت (صلعم) دعا مانگتے مانگتے تہوڑی دیر کے لئے خاموش سے ہوگئے پہر دفعۃً
چونک کر فرمایا ۲ ابشر یا ۲ با بکر فقد ۲ اتی نصر اللہ (اے ابوبکر خوشخبری دے
بے شک اللہ کی مدد آگئی) بعد اسکے آپ باہر تشریف لائے اور لوگون کو لڑائی
کی ترغیب دی اور ایک مٹھی کنکری اوٹہا کر شاہت الوجوہ پڑہ کر مشرکین کے
منہہ پر مارا مشرکین کے گروہ سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ
نکلکر میدان مین آیا اور للکار کر اپنے مقابل لڑنے والے کو طلب کیا اسطرح سے

عبیدۃ[1] بن الحرث وحمزۃ بن عبدالمطلب وعلی ابن ابیطالب (رضی اللہ عنہم) نکلے حمزۃؓ نے اپنے مقابل شیبہ کو اور علیؓ نے ولید کو ایک ہی ایک وار سے قتل کیا اور عتبہ نے عبیدۃؓ ہ پر وار کیا جس سے ان کے پاؤن کٹ گئے اتنے مین حمزۃؓ وعلیؓ عتبہ پر ٹوٹ پڑے اور اسکو بہی قتل کر ڈالا میدان جنگ مین ان بزرگون کے نکلنے سے پہلے نوجوانان انصار عوف ومعوذ پسران عفرا اور عبداللہ بن رواحہ لڑنے کو آئے تہے لیکن بوجہ غیر قوم ہونے کے عتبہ وشیبہ وولید نے ان لوگون سے لڑنے سے انکار کیا تب عبیدۃؓ ہ وحمزۃؓ وعلیؓ آئے تہے اس کے بعد قوم نے مجموعی حالت سے حملہ کیا مشرکین کو ہزیمت ہوئی اس لڑائی مین مشرکین مین سے ستر آدمی مارے گئے اون کے مشاہیر مکہ عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ۔ ولید بن عتبہ۔ حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب۔ عبیدہ وعاصی پسران سعید بن العاصی۔ حرث بن عامر بن نوفل اور اسکا چچازاد بہائی طعیمہ بن عدی۔ زمعۃ بن الاسود اور اسکا بیٹا حرث اور اسکا بہائی عقیل بن الاسود اور اسکا چچازاد بہائی ابو البختری بن ہشام۔ نوفل بن خویلد بن اسد۔ ابوجہل بن ہشام (اسکو معاذ ومعوذ پسران

[1] ان لوگون سے پہلے جیسا کہ آگے چلکر خود علامہ لکہتا ہے انصار کے تین شخص عوف ومعوذ پسران عفرا اور عبداللہ بن رواحہ مشرکین مکہ کے مقابلہ پر آئے تہے مشرکین مکہ نے کہا من انتم (تم لوگ کون ہو) ان لوگون نے جواب دیا رھط من الانصار (ہم انصار کے گروہ سے ہین) یہہ سنکر مشرکین نے چلاکر کہا مالنا بکم من حاجۃ (تم سے لڑنے کی ہمکو کوئی ضرورت نہین ہے) یہہ سنکر انصار خاموش ہو گئے اور مشرکین کیطرف سے ایک شخص نے باواز بلند کہا یا محمد اخرج الینا اکفاءنا من قومنا (اے محمد (صلعم) ہمارے طرف یعنی ہم سے لڑنے کو ہماری قوم سے ہماری ذات والون کو بہیج) تب آنحضرت (صلعم) نے عبیدۃؓ بن الحرث وحمزۃؓ وعلیؓ کو نام بنام باقی صفحہ ۸۳

عفراءؓ نے بالاشتراک قتل کیا تھا اور عبداللہ بن مسعود نے اسکا سر کاٹا تھا جسوقت اس مین تھوڑا سا دم باقی تھا) اور اوسکا بھائی عاصی بن ہشام اور ان دونون کا ابن العم مسعود ابن امیہ۔ ابو قیس بن الولیدؓ بن المغیرہ اور اسکا ابن عم۔ ابو قیس بن الفاکہ۔ نبیہ و منبہ پسران حجاج۔ عاصی بن منبہ۔ امیہ بن خلف اور اسکا لڑکا علی۔ عمیر بن عثمانؓ (طلحہ کا چچا) وغیرہم اس لڑائی مین کام آئے اور عباس بن عبد المطلبؓ و عقیل بن ابیطالبؓ و نوفل بن الحرث بن عبد المطلب و سائب بن عبد یزید (بنو مطلب سے) و عمرو بن ابی سفیان بن حرب و ابو العاصی بن الربیع و خالد بن اسید بن ابی العیص و عدی بن الخیار (بنو نوفل سے) و عثمان بن عبد شمس (برادر عم زاد عتبہ بن غزوان) و ابو عزیز (برادر مصعب بن عمیرؓ) و خالد بن ہشام بن المغیرہ اور اسکا ابن العم رفاعہ بن ابی رفاعہ و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ و ولید بن ولید (برادر خالدؓ) و عبد اللہ و عمر پسران ابی بن خلف و سہیل بن عمرو وغیرہم قید کر لئے گئے

مسلمانون کیطرف سے اس معرکہ مین مہاجرین سے چھ[6] صحابی عبیدة[1] بن الحارث بن المطلب و عمیر[2] بن ابی وقاص و ذو[3] الشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی (حلیف بنو زہرہ) و صفوان[4] بن بیضاء (بنو حرث ابن فہر سے) و مہجع[5] خادم عمر بن الخطاب (یہہ تیر کے زخم سے شہید ہوئے) و عاقل بن البکیر لیثی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۲ کا) اوٹھا کر میدان مین بھیجا جب یہہ لوگ میدان جنگ مین آئے تو پھر مشرکین نے دریافت کیا عبیدةؓ نے کہا مین عبیدةؓ ہون اور حمزةؓ نے کہا مین حمزةؓ ہون اور علیؓ نے کہا مین علیؓ ہون۔ مشرکین نے کہا ہان تم لوگ ہمارے قوم و برادری کے ہو اس کے بعد باہم لڑائی شروع ہو گئی۔

(حلیف بنو عدی) اور انصار سے آٹھ صحابی قبیلہ اوس کے سعد بن خیثمہ و مبشر بن عبد المنذر اور قبیلہ خزرج کے یزید بن الحارث بن الخزرج و عمیر بن الحمام (بنو سلمہ سے) و رافع بن معلی (بنو حبیب بن عبد حارثہ سے) و حارثہ بن سراقہ نجاری و عوف و معوذ پسران عفراء (رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین) جملہ چودہ صحابی شہید ہوئے۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد آنحضرت (صلعم) نے مشرکین کو ایک کنوئیں مین ڈالکر مٹی ڈلوادی اور شہداء صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو علیحدہ دفن کرا دیا۔ مال غنیمت کو عبد بن کعب بن مبذول بن عمرو ابن غنم بن مازن بن نجار کے سپرد کر دیا بوقت مراجعت جسوقت صفراء مین پہونچے جیسا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا اُسیطرح مال غنیمت کو تقسیم فرمایا اور نضر بن الحارث بن کلدہ (از بنو عبد الدار) کی گردن مارنے کا حکم دیا پھر یہان سے روانہ ہوکر عرق الظبیہ مین پہونچے اس مقام پر عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ کی گردن ماریگئی یہہ دونون بھی قیدیان بدر کے ساتھ قید ہوکر آئے اور آنحضرت (صلعم) سے نہایت دشمنی رکہتے تھے الغرض آنحضرت (صلعم) اور صحابی مع قیدیون و مال غنیمت کے منزل بمنزل سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ مین پہونچ گئے جبکہ

لہ بعد ترتیب صفوف آنحضرت (صلعم) جسوقت اپنے فرودگاہ مین آنے لگے اوس وقت مسلمانون کو حملہ کرنے سے منع فرما آئے تھے مشرکین تیر پر تیر مار رہے تھے اور صحابہؓ اپنے کو بچاتے جاتے تھے لیکن ایک تیر مہجع مولی عمر ابن الخطابؓ کے لگا جس سے یہہ شہید ہو گئے بعد ان کے حارثہ بن سراقہ نجاری کے تیر لگا اور یہہ بھی شہید ہو گئے اس اثناء مین آنحضرت (صلعم) مکان سے باہر آئے اور لوگون کو لڑائی پر آمادہ کرکے فرمایا جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اسکی قسم ہے کہ جو شخص آج مشرکین سے لڑے گا اور صبر و تحمل سے سینہ سپر ہوکر (باقی صفحہ ۸۵ مین)

رمضان کے گذرنے کو آٹھہ دن باقی تھے۔

(مترجم) آنحضرت (صلعم) جسوقت جنگ بدر سے مظفر و منصور ہو کر مدینہ کو
مراجعت فرمایا ہنوز مال غنیمت کے تقسیم کرنے کی نوبت نہین آنے پائی تھی کہ اصحاب رض
درباره مال غنیمت مختلف الراے ہو گئے جن لوگون نے مال و اسباب جمع کیا تہا وہ یہہ
کہہ رہے تھے کہ یہہ مال و اسباب اون کا ہے جنہون نے جمع کیا ہے اور جو لوگ
دشمنان خدا سے لڑتے اور ان سے مقابلہ کر رہے تھے وہ یہہ کہتے تہے اگر ہم نہوتے تو تمکو
یہہ مال و اسباب نہ ملتا بے شک ہم نے مشرکین کو تمہاری طرف متوجہ نہین ہونے دیا
تا آنکہ تم لوگ پا گئے جو کچھہ تم نے پایا (یعنی مال و اسباب جمع کر لیا لوٹ لیا) اور جو
لوگ آنحضرت (صلعم) کی حفاظت کر رہے تھے اونکا یہہ دعوی تہا کہ تملوگون سے ہم
زیادہ مستحق ہین ہم بخوبی لڑ بہی سکتے تھے اور مال و اسباب بہی جمع کر سکتے تھے کیونکہ
اللہ جلشانہ نے ہماری فتح و نصرت کا وعدہ کیا تہا لیکن ہم نے بخوف حملہ دشمنان دین
آنحضرت (صلعم) کی حفاظت کی اس لئے تملوگ ہم سے زیادہ مستحق نہین ہو ابن اسحاق
بچند سلسلہ عبادة بن الصامت رض سے روایت کرتا ہے کہ عبادة ابن الصامت رض کہتے
ہین کہ سورة انفال ہم لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی جبکہ ہملوگو نے انفال
(مال غنیمت) کی تقسیم مین اختلاف کیا تہا اور ہمارے اخلاق مین کسیقدر فرق آچلا تہا،
پس اللہ جلشانہ نے اسکو ہمارے قبضہ سے لیکر رسول اللہ کے اختیار مین دیدیا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۴ کا) مارا جائیگا تو اسکو اللہ تعالی جنت مین داخل کرے گا عمیر ابن الحمام
اسوقت ہاتھہ مین دو چار کہجورین لئے ہوئے کہا رہے تھے یہہ سنتے ہی بول اوٹھے واللہ ہم سے
اور جنت سے اب دوری کیا رہ گئی ہی نہ کہ یہہ لوگ مجھکو قتل کر ڈالین۔ یہہ کہکر کہجور و نکو
پہینک دیا اور تلوار لیکر میدان مین چلے گئے اور لڑ کر شہید ہوے (رضی اللہ
عنہ) سیرة ابن ہشام۔

چنانچہ آپ نے سب مسلمانون مین بحصہ مساوی تقسیم کر دیا۔ ابن اثیر تحریر کرتا ہے کہ مال غنیمت
کے تقسیم کرنے وقت آنحضرت (صلعم) نے اون آٹھ اصحاب کو بھی حصہ دیا تھا جو واقعہ
بدر مین حاضر نہ تھے (۱) عثمان بن عفان (ان کو آنحضرت (صلعم) انکی بی بی رقیہ بنت
رسول اللہ (صلعم) کی علالت کی وجہ سے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے) (۲) طلحہ بن عبید اللہ
(۳) سعید بن زید (ان دونون صاحبون کو مدینہ سے قافلہ کی جستجو کے لئے بھیجدیا تھا)
(۴) ابو لبابہ (انکو آنحضرت (صلعم) مدینہ ہی مین بغرض انتظام چھوڑ گئے تھے)۔
(۵) عاصم بن عدی (انکو عالیہ مدینہ مین چھوڑ گئے تھے) (۶) حرث بن حاطب (ان کو
بنو عمر بن عوف کیطرف کسیوجہ سے لوٹا دیا تھا) (۷) حرث بن الصمۃ (۸) خوات ابن جبیر
(رضی اللہ تعالی عنہم) یہہ اصحاب اگرچہ واقعہ بدر مین شریک نہین ہوئے لیکن
آنحضرت (صلعم) نے ان کو مال غنیمت سے حصہ دیکر بدریون مین شامل کرلیا واللہ اعلم۔
مشرکین مکہ کے ساتھہ ذیل کے پانچ آدمی بھی بدر مین لڑنے کو آئے تھے جن کو
مسلمانون کی تلوارون نے موت کا مزہ چکھا دیا اور انہین مقتولین مشرکین
مین شمار کئے بنو اسد بن عبد العزے بن قصی سے حرث بن زمعہ۔ بنو مخزوم سے
ابو قیس ابن الفاکہ بن المغیرہ و ابو قیس بن الولید بن المغیرہ۔ بنو جمح سے
علی بن امیہ بن خلف۔ بنو سہم سے عاص بن منبہ۔ یہہ لوگ قبل ہجرت جبوقت
آنحضرت (صلعم) مکہ مین تھے ایمان لاچکے تھے لیکن جب حکم ہجرت صادر ہوا
اور آنحضرت (صلعم) مدینہ کو ہجرت فرما گئے انکو انکے اعزہ و خاص خاص
اقارب نے مکہ مین روک رکھا اور ان لوگون نے انکے سمجھانے سے اسلام چھوڑ دیا۔
واقعہ بدر مین اپنی قوم کے ساتھہ آئے اور اونہین کے ساتھہ مارے گئے۔
کامیابی کے بعد آنحضرت (صلعم) نے عبد اللہ بن رواحہ کو اہل عالیہ مدینہ کی
خوشخبری سنانے کو اور اہل سافلہ مدینہ کے بشارت کو زید بن حارثہ کو

روانہ کیا اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہین کہ فتح جنگ بدر کی خبر ہمارے کانون تک اسوقت
پہونچی ہے جسوقت کہ رقیہ بنت رسول اللہ (صلعم) کو ہملوگ مٹی دے رہے تھے
مین زید بن حارثہ کے پاس آیا اور وہ مصلے پر کھڑے ہوے کہہ رہے تھے "مارا گیا
عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ و ابوجہل بن ہشام و زمعہ بن الاسود و ابوالبختری
عاص بن ہشام و امیہ خلف و نبیہ و منبہ پسران حجاج" اثنار کلام مین مین بولی
اوٹھا اے والد کیا یہہ سچ ہے؟ جواب دیا کہ ہان واللہ یہہ سب مارے گئے"
اسکے بعد آنحضرت (صلعم) تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ قیدیان بدر کا
قافلہ تہا آپ نے انکو اپنے اصحابؓ مین تقسیم کردیا اور یہہ فرمایا ۲ استوصوا
بالاسارے خیراً (قیدیون کے ساتھہ ازراہ خیر نیکی کرو) عباس بن
عبدالمطلبؓ مشکین باندہ کر در دولت پر رکھے گئے چونکہ اسکا ہاتھہ سختی سے
باندہا گیا تہا ان کے کراہنے سے تمام شب آنحضرت (صلعم) کو نیند نہ آئی
صحابہؓ نے نیند نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ عباسؓ کے
کراہنے نے مجھے سونے نہین دیا یہہ سنتے ہی ایک بزرگ نے اوٹھکر اون کی
مشکین ڈہیلی کردین الغرض قیدیون کے ساتھہ صحابہؓ (رضی اللہ عنہم) کا
برتاؤ نہایت نرمی کا تہا جو کچھہ انکو میسر ہوتا تہا آپ بہی کہاتے تھے اور انکو
بہی کہلاتے تھے ابوعزیز بن عمیر بن ہاشم برادر مصعبؓ بن عمیر کا یہہ بیان ہے
کہ جب ہملوگ قید ہوکر بدر سے آئے تو مین انصارؓ کے ایک گروہ کی حفاظت
مین رکہا گیا دونون وقت مجھے خرما اور روٹیان کہانے کو ملتی تہین علاوہ
اس کے جو شخص اس طرف سے گذرتا اور اس کے ہاتھہ کوئی چیز کہانے کی
ہوتی تو وہ ضرور اس مین سے کچھہ حصہ مجھکو دیدیتا تہا۔
بعد چند روز کے آپ نے اپنے اصحاب کرامؓ سے قیدیان بدر کے بابت مشورہ

طلب کیا کوئی کچھہ رائے دے رہا تہا کوئی کچھہ عرض کر رہا تہا اتنے مین عمر ابن الخطابؓ
بول اوٹھے نہین! اے رسول اللہ (صلعم) مصلحت تو یہہ ہے کہ ان قیدیون مین سے
جو جسکا عزیز ہو وہی اسکو قتل کرے تاکہ دوسرے مشرکین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے
دلون مین انکی عزیز داری و قرابت کے لحاظ سے اللہ و رسولؐ کی محبت بہت زیادہ ہے۔
آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنکر ابو بکر صدیقؓ کیطرف توجہ فرمایا انہون نے عرض کیا
کہ اے رسول اللہ (صلعم) یہہ سب ہمارے اور آپ کے اعزہ ہین کوئی چچا ہے
کوئی چچا کا لڑکا ہے اب چونکہ اللہ جلشانہ نے انپر ہمکو فتح و نصرت دی ہے بہتر ہوگا
کہ انلوگون سے فدیہ لیکر انکو آزاد کر دین عجب نہین کہ آیندہ ایمان لائین" آنحضرت (صلعم) کو
یہہ رائے پسند آئی آپ نے فدیہ لیکر آزاد کر دیا اور جو اداے فدیہ پر قادر نہو سکا
اُسکو آنحضرت (صلعم) نے ازراہ احسان خود آزاد کر دیا۔ مشرکین قریش کا فدیہ
اسواقعہ مین ایک شخص کا چار ہزار درہم سے ہزار درہم تک مقرر کیا گیا۔ عباسؓ ابن
عبد المطلب نے کہا کہ "اے محمدؐ کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اداے فدیہ کے لئے
گدائی کرے" آنحضرت (صلعم) نے بالہام الٰہی فرمایا کہ اون دراہم مین سے دیدیجئے
جو آپ بوقت روانگی ام فضل کے پاس رکھہ آئے تہے عباسؓ نے یہہ سُنکر تعجب سے
دریافت کیا تمکو کیسے معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا میرے اللہ نے مجھہ سے بتایا ہے اسپر
عباسؓ کا دل بہر آیا اوسیوقت مسلمان ہو گئے اور فدیہ بہی ادا کر دیا۔ انہین
قیدیون مین ابو العاصؓ بہی تہے۔ جسوقت اہل مکہ اپنے اعزہ کا فدیہ روانہ کر رہے تہے
اونکی بی بی زینبؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی نے اپنے گلے کا ہار ابو العاصؓ
کے فدیہ مین روانہ کیا (یہہ ہار خدیجہؓ کا تہا انہون نے اپنی لڑکی زینبؓ کو جہیز مین
دیا تہا) جب یہہ ہار آنحضرت (صلعم) کے روبرو آیا تو آپ کو بیحد رقت ہوئی اور آپنے
صحابہؓ سے فرمایا اگر تم مناسب سمجھو تو اس قیدی کو چھوڑ دو اور اسکا فدیہ بہی اسکو دیدو

صحابہؓ نے بخوشی خاطر اسباب کو منظور کرلیا۔ علماء سیر لکہتے ہین کہ ابو العاصؓ سے آنحضرت
(صلعم) نے اقرار لیلیا تہا یا کہ ابو العاصؓ نے خود وعدہ کیا تہا کہ بعد رہائی زینبؓ بنت
رسول اللہ (صلعم) کو مدینہ پہونچا دیگا بہرکیف جو کچہہ واقعہ ہوا ہو کسیکو کچہہ معلوم نہین ہوا
جسوقت ابو العاصؓ مکہ کو آنے لگے آنحضرت (صلعم) نے زیدؓ بن حارثہ اور ایک
انصاری کو ابو العاصؓ کے ہمراہ کر دیا اور یہہ فرمایا کہ تم لوگ بطن یاجج مین رہنا
جب زینبؓ آجائین تو اُن کے ہمراہ آنا چنانچہ ابو العاصؓ نے مکہ مین پہونچکر زینبؓ کو
اپنے بہائی کنانہ بن الربیع کے اونٹ پر سوار کراکے روانہ کردیا بطن یاجج تک زینبؓ کو
اُنکا دیور (شوہر کا بہائی) کنانہ پہونچانے آیا اور بطن یاجج سے زیدؓ بن حارثہ کے
ہمراہ روانہ ہوئین ایک مہینہ بعد واقعہ بدر مدینہ مین پہونچین۔ یہہ تو آنحضرت
(صلعم) کے پاس رہنے لگین اور ابو العاصؓ مکہ مین رہے تا آنکہ قبل فتح مکہ ابو العاصؓ
بغرض تجارت شام کو گئے تہے اور وہان سے اسباب مال تجارت لئے ہوئے
مکہ کو آتے تہے اثناء راہ مین آنحضرت (صلعم) کا سریہ ملگیا اُس نے مال و اسباب
قافلہ کا لوٹ لیا کچہہ لوگ بہاگ گئے کچہہ لوگ گرفتار ہوآئے از انجملہ ابو العاصؓ
بہی تہے۔ اس واقعہ مین یہہ مسلمان ہوئے جیسا کہ آیندہ اپنے موقع پر مفصل
بیان کیا جائے گا۔

بدر مین مسلمانون کے لشکر مین ستر اونٹ اور دو گہوڑے تہے ایک مقداد
بن عمرو کا عزجہ نامی اور دوسرا مرثد ابن مرثد کا موسوم بہ سیل تہا غازیون کی
تعداد تین سو دس سے کم نہ تہی اور نہ تین سو اٹہارہ سے زیادہ تہی ازانجملہ ستہتر ۷۷
یا تراسی ۸۳ مہاجرین تہے اور باقی سب انصار (رضی اللہ عنہم) اور تلوارین بعدد چند
تہین مشرکین کی تعداد نو اور دس سو کے مابین تہی اون کے پاس سو گہوڑے تہے
جنمین سے ستر بچکر مکہ پہونچے تیس کو مسلمانون نے غنیمت مین لیلیا اور اونٹ سات سو تہے

آٹھوین رمضان کو آپ مدینہ سے روانہ ہوئے تھے اور سترہوین رمضان یوم جمعہ صبح کیوقت لڑائی چھڑی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم۔

غزوہ کدر[۱] بعد مراجعت واقعہ بدر آنحضرت (صلعم) تک یہہ خبر پہونچی کہ غطفان اسلام کی مخالفت پر کدر پر مجتمع ہو رہے ہین اسوجہ سے مراجعت کی سات راتون کے بعد مدینہ سے بقصد جنگ بنو سلیم خروج فرمایا اور مدینہ مین بجائے اپنے سباع بن عرفطہ رضی غفاری یا ابن ام مکتوم رضی کو مقرر فرما گئے۔ اس سے پہلے کہ آپ کدر تک پہونچین دشمنان اسلام آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر منتشر ہو گئے تھے تین روز آپ وہین مقیم رہ کر بلا جدال وقتال واپس آئے بعضے کہتے ہین کہ آپ نے یہان سے ایک سریہ روانہ کیا تھا جسمین غالب بن عبداللہ لیثی کو سردار بنایا تھا چنانچہ یہہ بنو غطفان وسلیم سے مقابل ہوئے اور مال غنیمت لیکر واپس ہوئے[۲] ماہ ذی الحجہ تک آپ مدینہ مین مقیم رہے اسی اثناء مین قیدیان بدر سے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا

غزوہ سویق جسوقت بدر سے مشرکین مکہ خایب وخاسر کچھہ لوگون کو بیوند زمین کرکے اور کچھہ کو مسلمانون کے قید مین چھوڑ کر واپس ہو رہے تھے اسوقت ابوسفیان نے یہہ نذر کی تھی یا قسم کھائی تھی کہ مین مدینہ پر حملہ ضرور کرونگا اسوجہ سے ماہ ذی الحجہ مین دو سو سوارون کی جمعیت سے مدینہ کیطرف روانہ ہوا۔ رفتہ رفتہ شب کے وقت بنو نضیر مین پہونچا اور چھپکر حی ابن اخطب کے پاس گیا۔ سلام بن مشکم سے ملا اور اُس سے آنحضرت (صلعم) اور مسلمانون کا حال دریافت کرکے واپس ہوا اتفاق سے اطراف مدینہ مین ایک کھجور کے باغ مین دو شخصون کو جو اپنی کاشتکاری کی

---

[۱] یہہ غزوہ ماہ شوال سنہ ۲ھ مین ہوا ہے علی ابن ابیطالب کے ہاتھہ مین لواء اسلام تھا دس راتین شوال کی گذر چکین تھین تب آپ اس غزوہ سے واپس ہوئے تھے۔

[۲] اس مقابلہ مین مسلمانون کے تین آدمی شہید ہوئے تھے اور نصف شوال مین یہہ سریہ واپس ہوا تھا۔

کاموں مین مصروف تھے قتل[۱] کرکے واپس ہوا آنحضرت (صلعم) اور نیز مسلمانان مدینہ کو
ابوسفیان کا یہہ فعل شاق گذرا آپ نے مدینہ مین ابولبابہ بن عبدالمنذر کو اپنا
خلیفہ مقرر کرکے کدر تک ابوسفیان کا تعاقب کیا چونکہ ابوسفیان اور مشرکین مکہ
لشکر اسلام کے پہونچنے سے پہلے اس مقام سے روانہ ہوگئے تھے اور روانگی کے
وقت اپنے زاد راہ سے سویق (ستو) کو چھوڑ گئے مسلمانون نے اسکو
غنیمت جانکر لیلیا اسی اعتبار سے اس غزوہ کا نام غزوہ[۲] سویق رکھا گیا۔

غزوہ ذی امر و بحران

غزوہ سویق سے واپس آکر بقیہ ذی الحجہ کو آپ نے مدینہ
مین گذرا نا ماہ محرم (۳ھ[۳]) مین پھر غطفان پر چڑھائی کی
اس مرتبہ مدینہ مین عثمان ابن عفان رض کو اپنا نائب مقرر فرما گئے تھے۔ ماہ صفر
تک نجد مین ٹھیرے رہے جب مشرکین مین سے کوئی متنفس برسر مقابلہ نہ آیا تب آپ
بلا جدال و قتال مدینہ کو واپس ہوئے۔ پھر اواخر ماہ ربیع الاول مین بخیال
قریش مدینہ سے روانہ ہوئے اور بجائے اپنے ابن ام مکتوم رض کو چھوڑ گئے۔ بحران
(معدن حجاز) تک بڑھ گئے۔ جمادی الثانی تک وہین مقیم رہے لیکن کفار قریش
مین سے کوئی شخص مقابلہ پر نہ آیا اسوجہ سے اس مرتبہ بھی بلا جنگ و جدال واپس
تشریف لائے۔

[۱] یہ واقعہ عُرَیض مین ہوا تھا ان دو شخصون مین سے ایک معبد بن عمرو رض انصاری تھے اور دوسرا انکا حلیف تھا۔
[۲] یہی غزوہ ۲ھ کو ختم کرتا ہے اسی سنہ کے آخری مہینہ مین عثمان بن مظعون رض کا انتقال ہوا البقیع مین دفن کیے گئے
اور انکی قبر کے سرہانے ایک پتھر علامت کیلیئے کھڑا کر دیا گیا بعضے کہتے ہین کہ حسن رض ابن علی رض اسی مہینہ مین پیدا
ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ہجرت کے بائیسوین مہینہ علی رض ابن ابیطالب کا فاطمہ رض بنت رسول اللہ
(صلعم) کے ساتھ عقد ہوا اس گر یہہ صحیح ہے تو اول یقینی باطل ہے۔ واللہ اعلم۔
[۳] اسی سنہ کے ماہ ربیع الاول مین عثمان ابن عفان رض کا عقد ام کلثوم رض بنت رسول اللہ (صلعم) کے
ساتھ ہوا اور ماہ جمادی الثانی مین انکی عروسی ہوئی۔

قتل کعب ابن اشراف یہودی

کعب ابن اشراف ایک یہودی طے کا تہا اسکی مان یہود
بنونضیر سے تہی جسوقت سے آپ مدینہ مین تشریف لائے تہے
اوسیوقت سے اسکو ایک ذاتی خصومت تہی لیکن واقعہ بدر
کے بعد سے یہہ آنحضرت (صلعم) کے تصور و ذکر سے جلا جاتا تہا چنانچہ زید بن حارثہ
و عبد اللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہما) جب مدینہ مین فتح بدر کی خوشخبری لیکر آئے
اور اس نے بہی سُنا تو بیساختہ یہہ کہہ اوٹہا ویلکم احق هذا وهو لاء
اشراف العرب وملوك الناس وان کان محمد اصاب هولاء
فبطن الارض خیر من ظهرها (تجہپر تف ہو کیا یہہ سچ ہے؟ اور یہہ یعنی
جو مشرکین مکہ سے قتل کیئے گئے ہین) اشراف عرب اور ملوک الناس ہین اور
اگر محمد (صلعم) نے ان لوگون کو پا لیا ہے (یعنی درحقیقت قتل کیا ہے) تو بطن
زمین بہتر ہے اوس کے ظہر (پشت) سے یعنی ظاہری زمین سے چہپی ہوئی زمین
بہتر ہے) جب اسکو اس واقعہ کا یقین ہو گیا تو وہ مکہ چلا آیا مطلب بن ابی وداعہ
سہمی کے پاس اوترا (اوسکی زوجیت مین عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص بن
امیہ تہی) اور لوگون کو آنحضرت (صلعم) کی مخالفت پر اوبہارنے لگا اشعار
پڑہتا اور مقتولین مشرکین بدر پر روتا تہا بعد چند دنون کے مدینہ کو لوٹ آیا
پہلے عاتکہ بنت اسید کے نسبت عشقیہ مضامین لکہے بعدازان مسلمانون کی
عورتون کا اپنے غزلیات و قصاید مین ذکر اور اون کے ساتہہ تشبیب کرنے لگا
آنحضرت (صلعم) کو اوسکا یہہ فعل ناگوار گذرا آپ نے فرمایا من یقتل کعب
ابن اشراف (کون شخص ہے جو کعب ابن اشراف کو مارے گا) محمد بن مسلمہ
و ملکان بن سلامہ بن وقش یعنی ابو نائلہ (کعب کے رضاعی بہائی) بنو عبد الاشہل سے
و عباد بن بشر بن وقش و حرث بن بشر بن معاذ و ابو عبس بن جبر (حارثی)

نے عرض کیا ہملوگ اسکو مارین گے آپ نے ان لوگون کو اجازت دی اور ان کے حق مین
دعاء خیر کی۔ ان مین سے ملکان بن سلامہ پہلے اس کے پاس گئے اور باجازت
آنحضرت (صلعم) آپ سے انحراف وبیزاری ظاہر کر کے اپنی تنگی معیشت کی شکایت
کی اور یہہ کہا کہ "تم ہمکو اور ہمارے ساتہیون کو کہلاؤ اور ان کے ہاتہہ غلہ۔
کہانا فروخت کرو۔ تمہارے اطمینان کے لئے بعوض اس کے تا ادا ر قیمت ہم
اپنی سلاح حرب تمہارے پاس رہن کئے دیتے ہین" کعب ابن اشراف اس امر پر
راضی ہو گیا ملکان بن سلامہ نے کہا "کیا اچہا ہو تا کہ چاندنی رات ہے تم
ہمارے ساتہہ باتین کرتے ہوئے چلتے اور تمہارے مکان سے باہر اس ٹیلہ پر
ہمارے اور احباب ہین ان سے بہی باتین کر لیتے" کعب بن اشراف یہہ سنتے ہی
اوٹہہ کہڑا ہوا اور ان کے ساتہہ ساتہہ چلا اپنے مکان سے کچہہ زیادہ دُور
نہ گیا ہو گا کہ محمد بن مسلمہ وغیرہم بہی آملے۔ آپس مین اِدہر اُدہر کی باتین کرتے
جارہے تہے اور کعب بن اشراف مسلمانون کے عورتون کی ہجو اور ان کے
تذکرے عشق وحُسن کے کرتا جارہا تہا اس اثناء مین محمد بن مسلمہ نے موقع دیکہہ کر
ایک وار کر دیا ان کے ہاتہہ کے چہوڑتے ہی اور لوگون نے بہی تلوارین
چلائین۔ کعب ابن اشراف ایک چیخ مار کر مر گیا اس کے اِرد گِرد کے اہل حصون
نے سنتے ہی آگ روشن کر دیا لیکن یہہ لوگ دوسرے رستہ سے بچکر نکل آئے
تہوڑی چلکر بانتظار حرث عُریض مین ٹہرے جب یہہ آگئے تو پچہلی شب مین
آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے اسوقت آپ نماز پڑہ رہے تہے
جب نماز سے فارغ ہوئے ان لوگون نے کعب ابن اشراف کے مارے
جانے کی اطلاع دی۔ اس واقعہ مین حرث آپس ہی تلوار سے جس وقت
کعب کو مار رہے تہے زخمی ہو گئے تہے۔ اسیوجہ سے وہ تیزی سے چل نہ سکتے تہے۔

اور ان کے ساتہی ان کا انتظار کرتے ہوئے چلتے تہے آنحضرت (صلعم) نے ان کے زخم پر اپنا لب لگا دیا جس سے بحکم الہی اچہا ہو گیا۔ یہودیون پر اس واقعہ سے بہت بڑا خوف طاری ہو گیا۔ ہر یہودی مسلمانون سے ڈرنے لگا اور آپ نے بہی بالہام الہی یہود کے قتل کا حکم دیدیا اسی زمانہ مین حولیصہ[۱] بن مسعود مسلمان ہو گئے اور ان سے پہلے ان کے بہائی محیصہ بعض یہود کے قتل کیوجہ سے اسلام لا چکے تہے۔

غزوہ بنو قینقاع

فتح و مراجعت بدر کے بعد ایک روز آنحضرت (صلعم) بنو قینقاع کے بازار مین تشریف لے گئے اور اون کو اہنین کی کتابون سے سمجہانے لگے اثناء وعظ مین آپ[۲] نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اپنی بیدینی اور تمرد سے

[۱] حولیصہ بن مسعود کے اسلام لانے کا ماجرا یہہ ہے کہ بعد قتل کعب بن اشرف یہودی آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیدیا کہ تملوگ جہان کہین یہود پر قابو پاؤ قتل کرو اتفاق سے ایک روز محیصہ ابن مسعود (حولیصہ کے بہائی) نے ابن شبینہ یہودی پر حملہ کرکے اسکو قتل کر ڈالا (ابن شبینہ تجارت پیشہ آدمی تہا حولیصہ و محیصہ اور اہل مدینہ اس کے یہان سے داد و ستد کیا کرتے تہے) حولیصہ اسوقت مسلمان نہین ہوئے تہے اور محیصہ سے بڑے تہے انہون نے محیصہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اسکو قتل کیا ہے جسکے مال سے تیرے پیٹ مین چربی پڑی ہے محیصہ نے کہا واللہ مجہکو اس کے قتل کا ایسے شخص نے حکم دیا ہے کہ اگر وہ تیرے قتل کا حکم دیتا تو بے شک مین تجہکو بہی قتل کرتا حولیصہ نے کہا کیا یہہ تو سچ کہتا ہے کہ اگر محمد (صلعم) میرے قتل کا حکم دیتا تو مجہکو تو قتل کرتا محیصہ نے کہا واللہ اگر مجہکو تیری گردن مارنے کا حکم دیا جاتا تو بے شک مین تیری گردن مارتا اور ذرا بہی بہائی ہونے کا خیال نہ کرتا۔ حولیصہ یہہ سنکر متعجب ہو گیا اور بیساختہ یہہ کہہ اوٹہا کہ جس دین کی محبت دلون پر اسدرجہ ہو جائے وہ بلاشک حق ہے اس کے بعد حولیصہ آنحضرت (صلعم) کے پاس آئے اور سچے دل سے مسلمان ہو گئے۔

[۲] ابن اسحاق بجنسہٖ سلسلہ ابن عباسؓ سے روایت کرتا ہے کہ آیہ کریمہ (باقی صفحہ ۹۵ مین)

نہ باز آؤگے تو اللہ جلشانہ کا غضب تمپر اُسیطرح نازل ہوگا جیسا کہ قریش پر بدر مین ہوا ہے اور اُسیطرح تملوگ ذلیل وخوار جیسا کہ وہ لوگ ہوے تہے یہود بنو قینقاع یہہ سُنکر برہم ہوگئے اور یہہ کہنے لگے "تم اس غرہ مین نرہنا تمہارا ایسی قوم سے مقابلہ ہوا تہا جو لڑائی سے واقف ہی نہ تہی اسوجہ سے تمکو ملگیا جو ملا (یعنی فتح ہوئی) واللہ اگر تم ہمکو آزماؤگے تو تمکو معلوم ہو جائیگا کہ ہملوگ مرد ہین" یہود بنو قینقاع کو اس جواب پر تسکین نہین ہوئی بلکہ بوجہ شامت اعمال نہایت درشتی سے آپکو اونہون نے واپس کیا اور اُس صلحنامہ سے منحرف ہوگئے جو آنحضرت صلعم نے بعد ہجرت مکہ وقت ورود مدینہ تحریر فرمایا تہا۔ اللہ جلشانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹۴) قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جهنم وبئس المهاد قد کان لکم آیة فی فئتین التقتا فئة تقاتل فی سبیل الله واخری کافرة یرونهم مثلیهم رای العین والله یؤید بنصره من یشاء ان فی ذلک لعبرة لاولی الابصار (ترجمہ) کہدے (اے محمدؐ) ان سے جنہون نے کفر کیا ہے عنقریب تملوگ مغلوب ہوگے اور جہنم کیطرف اکٹھے کئے جاؤگے اور وہ برا ٹہکانا ہے اور بے شک تمہارے لئے یہہ نشانی تہی دو گروہون مین جو ایک دوسرے سے ملے (یعنی اصحاب بدر۔ آنحضرت صلعم کے صحابی اور قریش) ایک گروہ اللہ کی راہ مین لڑتا تہا اور دوسرا کافر تہا دیکہتے تہے مسلمان انکو دوچند اپنے آنکہون سے اور اللہ جسکی چاہتا ہے اوسکی مدد کرتا ہے بے شک اسمین صاحب بینائی کو عبرت ہے) بنو قینقاع کے بابت نازل ہوئی ہے یہی فاضل بروایت عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتا ہے کہ سب سے پہلے یہود بنو قینقاع نے عہد شکنی کی اور اثناء بدر و اُحد مین لڑے ابن ہشام کہتا ہے کہ عبد اللہ بن جعفر بن المسور بن مخرمہ نے ابو عون سے روایت کی ہے کہ بنو قینقاع پر غزا اسوجہ سے کیا گیا کہ ایک عورت مسلمان بنو قینقاع کے بازار مین گئی اور جو کچہہ اسکو بیچنا تہا اوسکو فروخت کرکے زرگر کے دکان پر جاکر بیٹھی یہود یون نے اسکے چہرہ کو کہولنا چاہا عورت نے اس سے انکار کیا زرگر نے (باقی صفحہ ۹۶ مین)

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْاؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (ترجمہ) اور اگر ڈرے تو کسی قوم کے خیانت سے پس پھینکدے اون کیطرف اونکے عہد کو اسطرحپر کہ برابر ہو جائین (یعنی عہد شکنی کا الزام تمپر عاید نہوگا) بے شک اللہ خیانت کرینوالون کو دوست نہین رکھتا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین کہ انہون نے پیش دستی کی ہے بیشک وہ لوگ عاجز نکرسکینگے اور اے مسلمانو! مہیّا کرو جو کچھہ کرسکو قوت سے اور آمادہ رکھنے گہوڑون سے۔ اس سے ڈراؤ دشمنان خدا اور اپنے دشمنون کو اور انکے سوا اورون کو تم نہین جانتے ہو اللہ اُنکو جانتا ہے اور جو کچھہ جو چیز خرچ کروگے اللہ کی راہ مین پورا کیا جائیگا تمہارے طرف (یعنی ثواب پایا جائیگا) اور تمپر ظلم نہ کیا جائیگا)

لعض غزوہ بنو قینقاع کا سبب یہہ ظاہر کرتے ہین کہ ایک مسلمان نے کسی یہودیکو کسی مظلمہ کیوجہ سے انکی بازار مین قتل کیا چونکہ یہود ازراہ حسد واقعہ بدر سے بہرائے ہوے تہے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹۵) اوٹہہ کر چپکے سے اسکے کپڑے کے دو نون کنارے اسکے پشت کیطرف باندھدیے جب وہ غریب کہڑی ہوئی تو اُسکا ستر کہل گیا یہہ لوگ ہنسنے لگے عورت نے سشور مچایا ایک مسلمان مردنے یہہ دیکھکر اُس زرگر کو مارڈالا یہودیون نے تنہا پاکر اس غریب مسلمان کو پکڑکر قتل کیا جب اسکی اطلاع مسلمانان مدینہ کو ہوئی تو وہ سخت برہم ہوئے اور آنحضرت (صلعم) نے یہود کے نقض عہد کی وجہ سے اونپر غزا (مذہبی لڑائی) کیا واللہ اعلم۔

لہ اس غزوہ مین آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لواء مبارک حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے ہاتہہ مین تہا۔

اِس غریب مسلمان پر لوٹ پڑے اور عہد شکنی کی الغرض جب آیۂ مرقومۂ بالا نازل ہوئی
تو آنحضرت (صلعم) نے انپر حملہ کی تیاری کی مدینہ مین بشیر بن عبد المنذرؓ اور بروایت
بعض ابو لبابہؓ کو بجائے اپنے مقرر فرماکے بنو قینقاع کیطرف بڑہے - بنو قینقاع مضافات
مدینہ مین رہتے تہے نہ تو ان کے باغات تہے اور نہ کاشتکاری ہتی بلکہ یہہ لوگ
عام طور سے تجارت پیشہ اور حرفت پیشہ تہے انمین سات سو آدمی لڑنے والے
جنمین تین سو آدمی زرہ پوش تہے یہہ سب عبد اللہ بن سلامؓ کے قوم کے تہے
پندرہ روز تک آپ نے انکو بلا جدال و قتال محاصرہ مین رکہا سولہوین روز
آپ کے حکم سے اصحابؓ - بنو قینقاع مین داخل ہوئے اور انکی مشکین باندہ کر
قتل کرنے کو لائے عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے انکی سفارش کی اور آنحضرت
(صلعم) سے بالحاح تمام انکی جان بخشی کرائی آپ نے عبد اللہ بن ابی ابن سلول
کے کہنے سے قتل تو نہ کیا لیکن اسباب و صلاح حرب لیکر جلا وطنی کا حکم دیدیا
چنانچہ عبادۃ ابن الصامتؓ نے انکو خیبر تک نکال دیا اور آنحضرت (صلعم)
مال غنیمت لیکر مدینہ کو واپس آئے یہہ پہلا خمس ہے جسکو آنحضرت (صلعم) نے
اپنے دست مبارک سے لیا ہے اس کے بعد عید الضحیٰ کا دن آیا آپ نے اپنے
اصحابؓ کو لیکر صحرا مین نماز ادا فرمائی اور دست مبارک سے دو بکریان
قربانی کین - بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ پہلا مرتبہ تہا کہ آنحضرت (صلعم) نے
قربانی کی ہتی - واللہ اعلم -

سریہ زید واقعہ بدر کے بعد سے قریش پر مسلمانون کا خوف کچھہ ایسا
غالب ہوگیا تہا کہ وہ انکے چہیڑ چہاڑ کے خوف سے معمولی رستہ پر چلنا گوارا
نکرتے تہے اور تجارت کیوجہ سے سفر کرنا اون کو ضروری تہا مجبوری اون
لوگون نے شام کا راستہ چہوڑ کر عراق کا راستہ اختیار کیا - راستہ

نجابنکی وجہ سے فرات بن حیان کو (قبیلہ بکر بن وایل سے) رہبری کے لئے باجرت مقرر کیا اور مکہ سے براہ عراق تجار کا ایک قافلہ موسم سرما مین روانہ ہوا جس مین ابوسفیان بن حرب وصفوان بن امیہ بہی تہا جب آنحضرت (صلعم) کو اس قافلہ کی روانگی اور اس کے مال و اسباب کی اطلاع ہوئی تو آپ نے زید بن حارثہؓ کو چند صحابیوںؓ کے ہمراہ روانہ کیا زید بن حارثہؓ نے نہایت تیزی و عجلت سے شبانہ روز سفر کر کے قافلہ قریش سے تعرض کیا اور کامیاب ہوئے ابوسفیان وصفوان اور اُس کے ہمراہی بہاگ گئے صرف فرات بن حسان عجلی کو گرفتار کر لائے مدینہ مین پہونچکر یہہ مسلمان ہو گئے - اس واقعہ مین مال غنیمت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اس مال غنیمت کا خمس نکالا گیا تہا اوسکی تعداد بیس ہزار تہی -

قتل ابن ابی حقیق یہودی

کعب ابن اشرف یہودی کے مارے جانے کے بعد سلام بن ابی حقیق یہودی نے سر اوٹہایا یہہ خیبر کا رہنے والا تہا اسکی کنیت ابورافع تہی یہہ اکثر بلکہ ہمیشہ آنحضرت (صلعم) اور آپکے اصحابؓ کو طرح طرح کے اپنے کلمات ناملایم سے ایذائین دیتا تہا علی الاعلان سخت و سست کہتا پہرتا تہا آپ کے مقابلہ پر لوگون کو اوبہارتا اور گروہ بندی کرتا رہتا تہا - چونکہ اوس و خزرج مدینہ کے سر برآوردہ قبیلہ تہے ایک دوسرے پر آنحضرت (صلعم) کی اطاعت و امداد مین فوقیت کے خواہان تہے یہہ بالکل غیر ممکن تہا کہ کوئی ایسا ایک کام بہی جسکو اسلام اور آنحضرت (صلعم) کی ذات خاص سے تعلق ہوتا ایک قبیلہ کرتا اور اس کے جواب مین دوسرے قبیلہ والے اوسی قسم کا کام نکرتے - بنو اوس کعب بن اشرف یہودی کو قتل کر چکے تہے جسکے مقابلہ کا کوئی کام ابناء خزرج نے نہین کیا تہا حالانکہ وہ اسی جستجو و فکر مین تہے جب انکو

ابن ابی حقیق یہودی کی بدذاتیون و شرارت کی اطلاع ہوئی اُسوقت ابناء
خزرج آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ سے اوس کے قتل کی
اجازت چاہی کیونکہ ابن حقیق بہی کعب ابن اشراف کی طرح اسلام اور اسلامیونکا
مخالف اور آنحضرت (صلعم) کا جانی دشمن تہا آپ نے انکو اجازت دی۔ چنانچہ
قبیلہ خزرج خاندان بنو سلمہ سے آٹہہ آدمی روانہ ہوئے از انجملہ عبد اللہ بن
عتیک و مسعود بن سنان و ابو قتادہ و حرث بن ربعی (رضی اللہ عنہم) ہتے ان
سب کے سردار عبد اللہ بن عتیک مقرر ہوئے۔ روانگی کیوقت آنحضرت
(صلعم) نے ان لوگون کو یہود کے لڑکون اور عورتون کے قتل کو منع فرمادیا
نصف جمادی الثانی ۳ سنہ ہجری مین یہہ لوگ مدینہ سے نکلکر خیبر مین پہونچے
اور ابن ابی حقیق کے مکان کے قریب ٹہرے رات کو جب وہ اپنے مکان کے
دروازہ بند کرکے سو رہا تہا اسکو آواز دی ابن ابی حقیق نے جیسا ہی دروازہ
کہولا یہہ لوگ شمشیر برہنہ لئے ہوئے گہُس پڑے اور اسکو مار کر مکان سے نکلکر
ایک مقام پر ٹہر گئے جب ناعی (خبر دہندہ موت) نے فصیل قصر پر کہڑے ہوکر
ابن ابی حقیق کے مارے جانے کی اطلاع دی تب ان لوگون نے اس کے مارے
جانے کا یقین کرکے مراجعت کی اور آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین اُس کے
قتل کی اطلاع دی۔ ان لوگون مین سے ابن ابی حقیق کے مکان سے نکلنے
کے وقت ایک شخص کے ساق (پنڈلی) مین چوٹ آگئی ہتی، آپ سے اسکی
شکایت کی گئی آپ نے اسپر مسح کردیا وہ اچھا ہو گیا۔

غزوہ اُحد ان واقعات سابقہ او معرکہ بدر کے بعد قریش کو آنحضرت
(صلعم) کی مخالفت کا خیال ترقی پذیر ہو گیا۔ اہل قافلہ سے مالی امداد کے خواستگار
ہوئے جب قابل اطمینان و بقدر کفایت مال جمع ہو گیا تب قریش معہ اپنے

حلفا اور احباب کے شوال سنہ ۳ھ مین آنحضرت (صلعم) سے لڑنے کو روانہ ہوئے
وسط مین پیادون کی جماعت تھی ارد گرد نیزہ بردار اور تیر انداز سوار دلکا
گروہ تھا میدان جنگ سے نہ بھاگنے اور سینہ سپر ہو کر لڑنے کا حلف اوٹھا لیا تھا
چوتھی شوال کو مقابل مدینہ ایک وادی کے کنارے اُحد کے قریب مقام
ذوالحلیفہ (بطن سنجہ) مین آپہونچے تین ہزار کی انکی جمعیت تھی سات سو انمین
زرہ پوش جنگ آزما اور دو سو گھوڑے تھے انکا سپہ سالار ابوسفیان تھا
ان لوگون کے ساتھ پندرہ ۱۵ عورتین بھی دف لئے ہوئے تھین جو مقتولین
بدر پر روتی اور انکو لڑائی پر ابھارتی اور غیرت دلاتی تھین - ان حالات
کی اطلاع جب آنحضرت (صلعم) کو ہوئی تو آپ نے یہہ ارشاد فرمایا کہ مدینہ
کی قلعہ بندی کرلو اور باہر کوئی نہ نکلے اس صورت مین اگر مشرکین مکہ ہمپر حملہ
کرین گے تو ہم اون سے لڑینگے ورنہ - خیر - اس رائے پر عبداللہ بن ابی بن
سلول نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی لیکن اون چند صحابیون رض نے اس رائے
سے اختلاف کیا اور لڑائی و خروج پر لمبنت وزاری آنحضرت (صلعم) کو ابھارا
جو اس واقعہ مین شہید ہوئے علاوہ انکے اس مین وہ لوگ بھی شریک تھے
جو بدر مین شامل نہین ہو سکتے تھے - آنحضرت (صلعم) نے ان لوگون کے اصرار سے
اندر تشریف لے گئے اور مسلح ہو کر بکراہت باہر آئے اسوقت ان لوگون نے اپنے
اصرار کو خلاف مرضی سمجھکر عرض کیا یارسول اللہ ان شئت فافعل راے
رسول اللہ (صلعم) اگر آپ کی رائے ہو تو بیٹھہ جائے یعنی باہر نکلکر لڑائی نہ کیجئے
آپ نے جواب دیا کہ کسی نبی کو جایز نہین ہے جبکہ وہ مسلح ہو جائے یہہ کہ قبل
لڑائی کے وہ اپنی سلاح (ہتھیار) کو رکھے یا بلا جنگ کئے ہوئے واپس آئے -
ایکہزار صحابیون رض کو لیکر آپ مدینہ سے نکلے اور ابن ام مکتوم رض کو بقیہ مسلمانان

مدینہ کے نماز پڑہانے کے لئے چہوڑ گئے جسوقت آپ مدینہ و اُحد کے وسط مین
پہونچے عبداللہ بن ابی ایک ثلث آدمیون کو اپنے ہمراہ لیکر آپ سے علیحدہ ہو گیا
اسوجہ سے کہ اس کے خلاف مرضی مدینہ سے نکلکر مقابلہ کی تیاری کی گئی تہی-
آنحضرت (صلعم) حرہ بنو حارثہ ہوتے ہوئے اُحد کی ایک گہاٹی مین جا اُترے
آپ کے ہمراہ سات سو آدمیون کا گروہ تہا جس مین پچاس سوار اور پچاس
تیرانداز تہے آپ نے تیراندازون کا بنو عمرو بن عوف سے عبداللہ بن جبیر برادر
خوات بن جبیرؓ کو سردار مقرر کر کے لشکر کے پیچہے جبل اُحد پر بٹہا دیا تا کہ مشرکین
مسلمانون پر پشت پر سے حملہ نہ کر سکین اور لواء ظفر کو مصعب بن عمیرؓ
(بنو عبدالدار) کے سپرد کیا- سمرہ بن جندب الفزاریؓ و رافع بن خدیج حارثیؓ
اسوقت پندرہ پندرہ برس کے تہے پہلے آپ نے انکو واپس کیا لیکن جب
اصحابؓ نے عرض کیا کہ یہہ تیراندازی جانتے ہین تو آپ نے انکو تیراندازون
مین شامل کر دیا اور اسامہ بن زیدؓ و عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ و زید بن
ثابت نجاری و عمرو بن حرام و براء بن عازب حارثیؓ و اسید ابن ظہیرؓ و عرابہ
بن اوسؓ و زید بن ارقمؓ و ابوسعید خدری کو میدان جنگ سے لوٹا دیا اسوقت
ان لوگون کی عمرین چودہ چودہ برس کی رہی ہونگی- (رضی اللہ عنہم اجمعین)-
قریش کے سواران میمنہ پر خالد بن ولید اور میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل
مامور تہا- آپ نے اپنی سیف ابودجانہ سماک بن خرشہ ساعدیؓ کو مرحمت فرمائی[۱]

[۱] ابن ہشام نے اس واقعہ کو یون بیان کیا ہے کہ جسوقت صفوف فریقین کی مرتب ہو گئین
آنحضرت (صلعم) نے اپنی تلوار کو ہاتہہ مین لیکر فرمایا من یاخذ ھذا السیف بحقہ
(اس تلوار کو اسکے حق کے ساتہہ کون لیگا) یہہ سنکر کئی صحابیون نے استدعا کی لیکن آپ نے
کسیکو نہ دیا اس اثنا مین ابودجانہ سماک بن خرشہؓ نے عرض کیا (باقی صفحہ ۱۰۲ مین)

یہہ بہت بڑے شجاع وجوانمرد تہے فنون جنگ سے بخوبی ماہر تہے - قریش کے ہمراہ اس لڑائی مین ابو عامر عبد عمرو بن صیفی بن مالک بن نعمان (حنظلہ غسیل ملایکہ کا باپ) طلیعہ مین تہا یہہ ایام جاہلیت مین راہب ہو گیا تہا جب اسلام کی روشنی پہیلی تو اسپر بدبختی سوار ہو گئی اسلامیون کی ترقی نہ دیکہہ سکا اسوجہ سے مکہ کو چلا گیا کفار مکہ معرکہ احد مین اسکو اس خیال سے لائے تہے کہ بنو اوس جسکا یہہ سردار تہا اسکو دیکہکر آنحضرت (صلعم) کا ساتہہ چہوڑ دینگے لیکن انکا یہہ خیال بالکل غلط نکلا چنانچہ ابو عامر اسی خیال سے سب سے پہلے میدان جنگ مین لڑنے کو آیا اور بنو اوس کو آواز دیا ان لوگون نے اسکی آواز پہچانکر کہا أ لا أنعم أللہ بك عینًا یا فاسق (اے فاسق تیری آنکہہ کو نعمت نصیب نہو) اس کے بعد لڑائی شروع ہو گئی مسلمانون نے جی کہولکر مقابلہ کیا اس مین حمزہ و طلحہ و شیبہ و ابو دجانہ و نضر بن انس (رضی اللہ عنہم) بڑی بڑی مشکلات مین مبتلا ہوئے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۱) وما حقہ یا رسول أللہ (اے رسول اللہ اسکا کیا حق ہے) آپ نے فرمایا أن تضرب بہ ألعدو حتی ینحنی (اسکا حق یہہ ہے کہ تو اس سے دشمنون کو مارتا جائے تا آنکہ یہہ خم ہو جائے) ابو دجانہ نے یہہ سنکر عرض کیا أنا آخذہ یا رسول أللہ بحقہ (مین اسکو اسکے حق ادا کرنے کو لیتا ہون) آنحضرت (صلعم) نے یہہ سنتے ہی تلوار ابو دجانہ کو دیدیا ابو دجانہؓ نے تلوار آپ کے ہاتہہ سے لیکر اپنا سرخ عمامہ نکالا (جسکو وہ لڑائیون مین باندہا کرتے تہے) اور سر پر باندہ کر صفوف لشکر مین اکڑ کر ٹہلنے لگے اور یہہ اشعار پڑہتے جاتے تہے - أنا الذی عاہدنی خلیلی ✤ ونحن بالسفح لدی النخیل ✤ وأن لا أقوم الدہر فی ألکیول ✤ أضرب بسیف أللہ وألرسول ✤ ترجمہ (مین وہ ہون جس سے میرے دوست نے حلف لیا ہے ✤ درانحالیکہ ہم باغ کے پاس میدان مین ہین ✤ اسطرح کہ ہم (باقی صفحہ ۱۰۳ مین)

اور انصارؓ کی ایک جماعت سینہ سپر ہو کر شہید ہوئی لڑائی کا عنوان نہایت
دشوار اور سخت ہو گیا پہلے تو قریش کے پاؤن میدانِ جنگ سے اوکھڑ گئے مسلمانون
کے حملہ سے مُنھہ چھپا کر بہاگے۔ پہر اس کے بعد تیر اندازان اسلام اپنا مرکز
قیام چہوڑ کر آگے بڑہے ان لوگون کا اپنا مرکز چہوڑنا تہا کہ مشرکین نے مُڑ کر
تیر اندازون کو پیچہے سے مارنا شروع کر دیا مسلمانون کی صفوف درہم و برہم
ہو گئی دشمنان خدا رسول اللہ (صلعم) تک پہونچ گئے مصعبؓ ابن عمیر علم بردار
نے آپ کے پاس ہی کفار کا مقابلہ کیا تا آنکہ یہہ شہید ہوئے اور آنحضرت
(صلعم) کے چہرۂ مبارک پر چوٹ آئی دائین جانب کے نیچے کا دانت شہید
ہو گیا بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ سب ایذائین عتبہ بن ابی وقاص و عمرو بن
قمیہ لیثی نے پہونچائین تہین اور یہی اس امر کے بانی مبانی ہوئے تہے ابو سفیان پر
حنظلہؓ نے جیساہی دوڑ کر وار کرنا چاہا شدادؓ بن اسود لیثی نے ایک گڑہے
سے نکلکر روک کر وار کر دیا جس سے حنظلہؓ شہید ہوئے یہہ اسوقت جُنبی تہے
(یعنی انپر غسل جنابت فرض تہا) آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے کہ اِنکو ملائکہ نے
غسل دیا ہے) مشرکین نے آپکو پتہر مارنا شروع کیا آپ ایک گڑہے مین گرنے لگے
علیؓ نے پہونچکر فورًا ہاتہہ پکڑ لیا اور طلحہؓ نے کمر مین ہاتہہ دیکر اوٹہا لیا۔ چہرہ کے
زخم کو مالک بن سنان خدری (والد ابو سعید خدری) نے خون سے صاف کیا۔
مغفر (خود) کے دو حلقے چہرہ تک اوتر آئے تہے جنکو ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے نکالا۔
مشرکین لڑتے ہوئے آپ کے پاس تک پہونچگئے کئی صحابیؓ اس مقام پر شہید ہو گئے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) پچہلی صف مین کسی وقت نہ کہڑے ہونگے ؛ ماریں گے ہم (دشمنون کو) اللہ و
رسول کی تلوار سے ؛ آنحضرت (صلعم) نے ابو دجانہ کو اکڑتے ہوئے دیکہہ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس رفتار کو نہین پسند کرتا مگر ایسے وقت مین۔ واللہ اعلم۔

آخری عمار بن یزید بن السکن تھے جو آنحضرت (صلعم) کے بچانے کو مشرکین کے مقابل پر
آئے اور یہ بھی شہید ہوئے انکے بعد طلحہؓ نے مشرکین کا مقابلہ کیا تا آنکہ مشرکین
آپکے پاس سے علیحدہ ہوئے ابو دجانہؓ آپکو چھپائے ہوئے کھڑے تھے تیر پر تیر انکے
پشت پر لگتے جاتے مگر حرکت تک نہ کرتے تھے تا آنکہ شہید ہو گئے قتادہ بن النعمانؓ
کی آنکھہ پر ایک تیر آکر لگا جس سے انکی آنکھہ نکلکر رخسار پر آگئی تھی آپ نے اپنے
دست مبارک سے آنکھہ کو اوسکی جگہہ پر رکھہ دیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اچھی
ہو گئی۔ نضر بن انسؓ لڑتے ہوئے صحابہؓ کی اس جماعت تک پہونچے جو متحیر کھڑے ہوئے
تھے نضر ابن انسؓ نے ان سے کہا "تملوگ کیا دیکھتے ہو" اون لوگون نے کہا کہ آنحضرت
(صلعم) تو شہید ہو گئے اب کیا کرین" نضر بن انسؓ نے کہا "چلو لڑو جو کام آنحضرت
(صلعم) کے حالت حیات مین کرتے وہی اب کرو اور اسی حال مین جان دو
جس حالت مین آنحضرت (صلعم) شہید ہوئے ہین" یہہ کہکر آگے بڑھے اور لڑتے
لڑتے شہید ہو گئے ان کے جسم پر ستر زخم لگ چکے تھے اکہتر ہوین زخم سے شہید ہوئے
عبدالرحمن بن عوف کے بیس زخم لگے تھے زیادہ چوٹ پانون آئی تھی اسی وجہ سے
وہ لنگڑا کر چلتے تھے۔ اسی لڑائی مین حمزہ ابن عبدالمطلبؓ آنحضرت (صلعم)
کے چچا شہید ہوئے انکو وحشی[1] غلام جبیر بن مطعم بن عدی نے شہید کیا۔

---

[1] وحشی بن حرب قوم کا حبشی جبیر بن مطعم کا غلام تھا جسوقت قریش مکہ بارادہ قتال مدینہ کو روانہ
ہونے لگے جبیر ابن مطعم نے وحشی کو بلایا اور یہہ کہا کہ اگر تو حمزہؓ عم محمدؐ (صلعم) کو بعوض میرے چچا
طیعمہ بن عدی کے قتل کر ڈالیگا تو تجھکو مین آزاد کر دونگا (جبیر کا چچا طیعمہ بن عدی جنگ
بدر مین مارا گیا تھا) وحشی اس اقرار و وعدہ پر روانہ ہوا جسوقت فریقین مین لڑائی ہو رہی تھی
حمزہ بن عبدالمطلبؓ صفوف کفار پہاڑتے ہوئے ارطاۃ بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف
بن عبدالدار علم بردار مشرکین تک پہونچگئے اور اسکو قتل کرکے سباع بن (باقی صفحہ ۱۰۵ مین)

عمرو بن قمیئہ[۱] نے اسی اثناء مین مصعب رض بن عمیر رض علم بردار لشکر اسلام کو آنحضرت (صلعم) کے پاس شہید کیا اور اس خیال سے کہ آنحضرت (صلعم) شہید ہو گئے ہین کمبخت نے ایک مرتفع مقام پر چڑہ کر چلا کر کہہ دیا الا ان محمداً قد قتل (آگاہ ہو جاؤ بے شک محمد مارے گئے) اس آواز کے سنتے ہی اصحاب کے ہاتہہ کے طوطے اُوڑ گئے ہوش و حواس جاتے رہے تحیر کے عالم مین کہڑے ہو گئے کسی سے کچہہ بن نہ پڑتا تہا حیرت زدہ ایک دوسرے کو دیکہہ رہے تہے کہ کعب بن مالک شاعر (از بنو سلمہ) نے آنحضرت (صلعم) کو پہچانکر باواز بلند کہا "خوش ہو تے جاؤ رسول اللہ (صلعم) یہہ ہین" آپ نے اسکو دوبارہ کہنے سے روک دیا صحابی رض اس آواز کے سُننے ہی آپ کے پاس آکر مجتمع ہو گئے اور آپکے ہمراہ پہاڑ کی گہاٹی کے طرف چلے گئے جنمین ابو بکر و عمر و علی و زبیر و حرث بن الصمۃ انصاری (رضی اللہ عنہم) تہے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۴) عبد العزے نے عبشانی کیطرف ھلم الی یا ابن مقطعۃ البظور (ایدہر آ اے عورتونکے ختنہ کرنیوالی کے بچہ) کہہ کر بڑہے وحشی آپ کو آتے ہوئے دیکہہ کر ایک پتہر کے آڑ مین چہپ گیا جب حمزہ رض جوش مین آگے بڑہ گئے اور اسکو ایک وار مین مار ڈالا تب وحشی نے تیر مارا حمزہ رض اس کے طرف لوٹ پڑے لیکن زخم کاری لگنے سے وحشی تک نہ پہونچ سکے وحشی نے دوبارہ ایک تیر اور مارا۔ حمزہ رض تو شہید ہو گئے اور وحشی نے آکر ہند بنت عتبہ سے یہہ ماجرا بتایا اور ایک گوشہ مین جا کر بیٹہہ گیا کیونکہ یہہ محض اسی کام کے لئے آیا تہا ہند بنت عتبہ مع چند عورتون کے آئی اور ان کو مثلہ کیا۔ ابو سفیان نے نیزہ سے کئی زخم بعد شہادت کے پہونچائے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

[۱] عتبہ بن ابی وقاص و ابن قمئہ لیثی ادرمی و ابی بن خلف جمحی و عبد اللہ بن حمید اسدی و عبد اللہ بن شہاب زہری نے آنحضرت (صلعم) کے قتل کا باہم عہد و پیمان کیا تہا چنانچہ ابن شہاب نے آنحضرت (صلعم) کے چہرہ مبارک پر زخم پہونچایا (باقی صفحہ ۱۰۶ مین)

اتنے مین ابی بن خلف آپہونچا آنحضرت (صلعم) نے حرث بن الصمۃ کے ہاتہہ سے لیکر
اس کے گلے پر ایک نیزہ مارا جس کے صدمہ سے منہہ پہیر کر بہاگا مشرکین نے آواز دیکر
کہا کہ ایک خفیف چوٹ کہا کر بہاگ نکلا دوڑا او رمحمد (صلعم) کولے ابی نے کہا
واللہ اس زخم سے مین جانبر نہونگا یہہ نیزہ محمد (صلعم) نے مارا ہے اگر کسی اور نے
مارا ہوتا تو مجہکو مطلق خیال نہوتا چنانچہ مراجعت کے وقت اثنا راہ مین مر گیا۔
لڑائی ختم ہونے پر علی ابن ابیطالب پانی لائے آپ نے منہہ دہوکر وضو کیا
اور پہاڑ کے چٹان پر چندے توقف کر کے بیٹہہ کر اپنے اصحاب کے ساتہہ نماز ظہر
ادا فرمائی اللہ تعالی سے منہزم مسلمانون کے لئے دعاء مغفرت کی اسوقت اللہ
جلشانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان
انما استزلهم الشیطان ببعض ماکسبوا ولقد عفا اللہ عنهم
ان اللہ غفور حلیم (ترجمہ) بے شک جو لوگ تم سے منہہ موڑ گئے جس روز

(بقیہ نوٹ صفحہ ١٠٥) اور عتبہ نے پتہرون سے مارے جس کے صدمہ سے آپ کے دانت ٹوٹ گئے
لب پہٹ گئے اور ابن قمئہ نے اس زور سے حملہ کیا کہ خود کے دو حلقے چہرہ مین گہس گئے زمین پر
آپ گر پڑے گہٹنون مین چوٹ آگئی اتنے مین ابی بن خلف آپ کے طرف دوڑا آپ نے اسکا
نیزہ یا زبیرؓ یا حرثؓ بن الصمۃ کا لیکر ابی کو مارا اور ابو دجانہؓ نے عبد اللہ بن حمید کو قتل کیا
آنحضرت (صلعم) چہرہ مبارک پر سے خون پوچہتے جاتے تہے اور فرماتے تہے کیف یفلح القوم
خضبوا وجہ نبیہم بالدم وهو یدعوهم الی اللہ (وہ قوم کیسے فلاح
پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگا ہے اور وہ اونکو اللہ کیطرف بلاتا ہے)
اس کے بعد ابن قمئہ نے مصعب بن عمیرؓ علم بردار اسلام پر حملہ کیا دونون مین لڑائی ہوئی
جب مصعب بن عمیرؓ شہید ہوگئے تو ابن قمئہ اپنے گروہ مین آکر چلا اوٹہا قد قتلت محمدًا
(بے شک مین نے محمد کو مار ڈالا) نعوذ باللہ کفار کا دل یہہ سنکر (باقی صفحہ ١٠٧ مین)

دو جماعتین (یعنی مسلمانون اور کافرون کی یوم اُحد مین) مقابل ہوئین - سوائے اس کے نہین کہ ڈگایا اون کو شیطان نے بعض اوس چیز سے کہ کمایا تہا اور بہ تحقیق معاف کیا اللہ نے اون کو ہر آئینہ اللہ بخشنے والا بردا شت کرنے والا ہے منجملہ منہزم مسلمانون کے عثمان بن عفان و عثمان بن ابی عقبہ انصاری (رضی اللہ عنہما) بہی تہے -

اس لڑائی مین مسلمانون کیطرف سے حمزہ ابن عبدالمطلب رض جیساکہ اوپر بیان کیا گیا اور عبداللہ بن جحش رض و مصعب بن عمیر رض اور ۶۵ پینسٹھ سرداران انصار رض شہید ہوئے آنحضرت (صلعم) کے حکم سے انہین کپڑون خون آلودہ سے جو پہنے ہوئے تہے بلا غسل و نماز دفن کئے گئے اور مشرکین کیجانب سے ۲۲ بائیس نفر مارے گئے ازانجملہ ولید بن العاصی بن ہشام و ابو اُمیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ و ہشام بن ابی حذیفہ بن المغیرہ و ابو عزہ عمرو بن عبداللہ بن جمح تہا یہہ شخص جنگ بدر مین قید ہو آیا تہا آنحضرت (صلعم) نے اسکے غریب اور کثیر العیال ہونے کی وجہ سے بلا فدیہ اس شرط سے چہوڑ دیا تہا کہ آیندہ مسلمانون کے مقابلہ پر نہ آئیگا پہر جب اس لڑائی مین گرفتار کیا گیا تو آپ نے اسکی گردن زنی کا حکم دیا اور ابی بن خلف کو آنحضرت (صلعم) نے اپنے دست مبارک سے قتل کیا ابو سفیان نے پہاڑ پر چڑہ کر آواز بلند سے کہا الحساب سجال یوم احد

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۶) ہاتہون بڑہ گیا اور صحابہ رض پریشانی کی حالت مین متحیر ہو کر لڑائی سے رک گئے ابوبکر صدیق رض نے صحابہ رض سے مخاطب ہو کر کہا واللہ یہہ خبر غلط ہے رسول اللہ (صلعم) اشاعت دین کے لئے آئے تہے اور ابہی دین اسلام کہان پہیلا ہے ڈہونڈو انہین مین آنحضرت (صلعم) ہونگے اور لڑو تاآنکہ کفار کو پیچہے ہٹا دو ابوبکر رض کے اس کہنے سے صحابہ رض کے دل مین یہہ بات آگئی اور آنحضرت (صلعم) کو ڈہونڈہنے اور لڑنے لگے تاآنکہ کعب ابن مالک رض نے آپ کو سب سے پہلے پہچانا جیساکہ مورخ ابن خلدون نے لکھا ہے :-

بیوم بدر ۲ اعل ھبل (لڑائی ختم ہوگئی یوم اُحد یوم بدر کے برابر ہوگیا۔ ہبل اپنا دین ظاہر کر) اور موعد کم العام ۲ القابل (آیندہ سال مین پہر تمہاری لڑائی کا وعدہ ہے) کہتا ہوا لوٹا آنحضرت (صلعم) کے حکم سے صحابہؓ نے کہا ھو بیننا وبینکم (ہماری اور تمہاری یہی میعاد ہے) یہہ سُنکر مشرکین مکہ کو واپس ہوے اور آنحضرت (صلعم) حمزہ بن عبد المطلبؓ کے لاشہ پر کہڑے ہوے افسوس کرتے رہے ہند اور اسکی ساتہی عورتون نے انکا جگر نکالکر چبایا تہا۔ کان اور ناک اور اعضائے تناسل کاٹ ڈالے تہے (عرب اسیکو مثلہ کرنا کہتے ہین) جب آنحضرت (صلعم) نے یہہ امور ملاحظہ فرمائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی مجہکو قریش پر فتحیاب کرے گا تو مین انمین تیس آدمیون کو مثلہ کرون گا اس کے بعد آپ نے معہ اپنے اصحابؓ کے مدینہ کے طرف مراجعت فرمائی

(مترجم) جنگ اُحد پر قریش کو اوبہارنے والا واقعہ بدر ہے جسمین انکو فاش شکست اور بہت بیطرح ہزیمت ہوئی تہی اس واقعہ مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ وعکرمہ بن ابی جہل وصفوان بن امیہ اور ابوسفیان وغیرہم پیش پیش تہے قبایل کنانہ وتہامہ معہ اپنے اپنے حلفاء کے شریک تہے ابوسفیان اپنی زوجہ ہند بنت عتبہ کو عکرمہ بن ابی جہل اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحرث کو حرث بن المغیرہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ (ہمشیرہ خالد) کو صفوان بن امیہ بربرہ بنت مسعود (ہمشیرہ عروہ بن مسعود) کو عمرو بن العاص بریطہ بنت منبہ بن الحجاج کو طلحہ بن ابی طلحہ سلاقہ بنت سعد اپنی زوجہ کو ہمراہ لیگیا تہا علاوہ ان کے اور رؤساء قریش کی عورتین اور خناس بنت مالک بن المضرب (قبیلہ بنو مالک بن حسل سے) اپنے لڑکے ابوعزیز بن عمیر کے ہمراہ اور عمرہ بنت علقمہ (بنو حرث بن عبد مناۃ ابن کنانہ) شریک معرکہ اُحد تہی۔ یہہ عورتین دف بجاتی اور یہہ اشعار پڑہتی تہین۔

إن تقبلوا نعانق ونفرش النمارق

اگر بڑھ کر لڑوگے تو ہم تمہارے گلے مین ہاتھ ڈالکر محبت سے پیار کرینگے ۔ اور بچھا دینگے ہم اپنے بازو کو

أو تدبروا نفارق فراق غير وامق

یا پیچھے ہٹے تو ہم تمسے علیحدگی اختیار کرینگے ۔ علیحدگی بوجہ نہ محبت ہونے کے ۔

اس لشکر کے علم بردار بنو عبد الدار تھے اور سردار ابو سفیان بن حرب تھا چہارشنبہ کو کفار قریش جبل اُحد کے سامنے ایک وادی مین پہونچے پنجشنبہ اور جمعہ ٹہرے رہے آنحضرت (صلعم) یوم جمعہ بعد نماز جمعہ ۱۴ ماہ شوال سنہ ۳ھ (مطابق سنہ ۶۲۴ع) کو مدینہ سے بغرض مقابلہ نکلے اور پندرہوین تاریخ ماہ مذکور یوم شنبہ کو میدان مین صف آرائی کی سات سو آدمیون مین سے پچاس تیر اندازون کو جبل اُحد پر بیٹھادیا اور یہہ حکم دیا کہ تم لوگ یہان سے حرکت نہ کرنا خواہ ہماری فتح ہو یا شکست ہو اس غرض سے کہ کفار کا لشکر درہ سے نکلکر لشکر اسلام پر پیچھے سے حملہ نکرسکے۔ باقی ساڑہے چھہ سو آدمیون کو لیکر آگے بڑہے۔ اس دن آنحضرت (صلعم) دو زرہ پہنے ہوے تھے لواء اسلام مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ مین تھا زبیرؓ میمنہ و مقدادؓ میسرہ کے سوارون کے سردار اور حمزہ بن عبد المطلبؓ مقدمہ کے افسر تھے سب سے پہلے انہون نے اپنے مقدمہ کو آگے بڑہایا خالد و عکرمہ نے زبیر و مقداد پر اور آنحضرت (صلعم) نے قلب پر حملہ کیا طلحہ بن ابی طلحہ مشرکین کا علم بردار صف لشکر سے نکلکر میدان مین آیا اور ڈانٹ کر بولا یا معشر أصحاب

محمد إنكم تزعمون أن الله يعجلنا بسيوفكم إلى النار ويعجلكم بسيوفنا إلى الجنة فهل أحد منكم يعجله سيفي إلى الجنة

(اے گروہ یاران محمدؐ (صلعم) تمہارا یہہ گمان ہے کہ اللہ تعالی ہمکو تمہاری تلوارون سے دوزخ مین بھیجتا ہے اور ہماری تلوارون سے تمکو جنت مین

پس کیا کوئی تم مین سے ہے جسکو میری تلوار جنت مین بہیجے) علی ابن ابیطالب رض
یہہ سنتے ہی نکلکر مقابلہ پر آئے اور ایسی تلوار اُسپر چلائی کہ اس کے شانہ پر سے
بازو معہ پانون کے کٹ گیا اوندہا ہو کر گر پڑا اور اُسکا ستر کہل گیا
علی ابن ابیطالب رض شرما کر واپس ہوئے آنحضرت (صلعم) نے کہا تمکو کس
چیز نے اس کے وارا نیارا کرنے سے روکا علی ابن ابیطالب رض نے عرض کیا
اس کے بے ستر ہو جانے سے مجہے حیا آگئی اس کے بعد آنحضرت (صلعم) نے
اپنی تلوار ابو دجانہ رض کو مرحمت فرمائی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہیہ اور علی
ابن ابیطالب رض و حمزہ اور اصحاب کبار (رضی اللہ عنہم) کا ایک گروہ اُٹہتا
ہوا لشکر کفار مین گہس گیا اللہ جلشانہ نے اپنی عنایت سے مسلمانون کی
مدد کی لشکر کفار کو ہزیمت ہوئی عورتین بہاگ بہاگ کر ٹیلون پر جا پہونچین
ابو سعد ابن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص رض نے عاصم ابن ثابت رض نے مسافع و جلاس
پسران طلحہ کو عثمان بن ابی طلحہ وارطاۃ بن شرحبیل کو حمزہ بن عبد المطلب رض
نے ایک ہی وار مین قتل کیا علاوہ ان کے ستر رؤسا قریش و
سرداران لشکر کفار اور مارے گئے اون کا علم بنو عبد الدار چہوڑ کر بہاگ گئے
بنو ابی طلحہ کا ایک غلام حبشی اسکو لیکر لڑنے لگا جب اس کے ہاتہہ کٹ کر
گر گئے تو اس نے بیٹہہ کر سینہ و گردن کے زور سے علم کو سنبہالا جب اسکی
گردن بہی تن سے جدا ہو گئی تو کفار کا علم زمین پر گر پڑا تہوڑی دیر تک
زمین پر پڑا رہا اور دلاوران اسلام بڑہ بڑہ کر کفار کو مار رہے تہے
اس اثنا مین تیر اندازان اسلام مین سے تیس آدمی اپنی فتح و غارتگری
اور کفار کی شکست و ہزیمت دیکہہ کر اپنی جگہہ چہوڑ کر لڑنیوالی جماعت مین
آملے یہی امر خلاف حکم نبوی اور اُنکے افسر عبد اللہ بن جبیر کے ہوا جس سے

تہوڑی دیر کے لیے بعد اہل اسلامیونکی فتح شکست سے بدلگئی اور جبل احد کا خوف آنحضرت (صلعم) کو پہلے سے تہا، وہی پیش آگیا خالدبن ولید نے (جو لشکر کفار کے سواران میمنہ پر تہے) میدان خالی دیکہکر ایک ہیل کا چکر کاٹ کر درہ سے نکلکر پہلے اون تیراندازون پر حملہ کیا (جو بقیہ بیٹہیں جبل احد پر حسب حکم آنحضرت (صلعم) بیٹہے تہے) اور عکرمہ نے تیراندازان اسلام کو خالدبن ولید سے مصروف جدال دیکہکر دوسرے طرف لشکر اسلام پر پیچہے سے حملہ کردیا اسی وقت سے لڑائی کا عنوان بدل گیا مشرکین کے سواران میمنہ اون بیس تیراندازون کو اسی جگہہ پر شہید کرکے عکرمہ سے آملے اور اس فوری تغیر و تبدل مین عمرہ بنت علقمہ نے دوڑکر مشرکین کا علم اوٹہاکر کہڑا کردیا ابوسفیان نے بہی رنگ بدلا دیکہکر قدم جماکر دوبارہ حملہ کردیا مسلمانون کے پاؤن اوکہڑ گئے اور انکو جن مصائب مین مبتلا ہونا تہا مبتلا ہو گئے۔

ابن اسحاق نے باسانید محمود بن عمرو سے روایت کی ہے کہ جسوقت فریقین ایک دوسرے سے دست بدست لڑنے لگے اور کفار کا لشکر آنحضرت (صلعم) کے قریب پہونچگیا آپ نے اسوقت فرمایا من رجل یشری لنا نفسہا (کون شخص ہے جو ہمارے لئے اپنی جان فروخت کرتا ہو) زیاد بن السکن رض یہہ سنکر کہڑے ہو گئے یہہ اور پانچ انصارؓ اور آپ کے پاس شہید ہو گئے آخری انکے عمارہ تہے جب یہہ بہی زخمی ہوکر گرے تو اور مسلمانون نے پہونچکر مجمع کفار کو منتشر کیا آپ نے عمارہ کی نسبت ارشاد کیا ادنوہ منی (انکو مجہہ سے قریب کرو) لوگون نے آنحضرت (صلعم) سے ان کو قریب کردیا انہون نے آنحضرت (صلعم) کا قدم مبارک اپنے رخسارون سے لگالیا اور اسی حالت مین جان بحق تسلیم کیا اسی دار وگیر و پریشانی مین

حمزہ ابن عبد المطلبؓ شہید ہوئے آنحضرت (صلعم) کے چہرہ مبارک پر زخم آیا جیساکہ بالتفصیل بیان کیا گیا۔

ابن ہشام تحریر کرتا ہے کہ اس لڑائی مین مسلمانون کیطرف صرف ایک عورت شریک جدال و قتال ہوئی جنکا نام ام عمارہ نسیبہ بنت کعب مازینہ تہا یہہ آنحضرت (صلعم) کی روانگی کے بعد پیچہے پیچہے لڑائی دیکہنے کی غرض سے گئی ہتین جب تک مسلمانون کی بازی چڑہی رہی یہہ تماشا دیکہتی رہین لیکن جسوقت مسلمانونکو ہزیمت ہوئی اور آنحضرت (صلعم) کفار کے گہیرے مین آگئے تب یہہ بہی آنحضرت (صلعم) تک پہونچکر لڑنے لگین۔ ان کے مونڈہے پر بہی ایک زخم لگا تہا یہہ کہتی ہین کہ مین نے ابن قمئہ پر کئی وار کیئے تہے مگر وہ علاوہ ازین دو زرہ پہنے ہوئے تہا۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد آنحضرت (صلعم) معہ اپنے اصحابؓ کے پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر جا ٹہرے اتنے مین خالد بن ولید عالیہ جبل پر چڑہتے ہوئے دکہائی دیئے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ یہہ مناسب نہین ہے کہ کوئی شخص نبی سے مرتفع ہو عمر ابن الخطابؓ یہہ سنتے ہی چند مہاجرینؓ کو اپنے ہمراہ لیکر ان سے مقابل ہوئے اور انکو لڑکر پہاڑ کے نیچے اوتار دیا (یہہ روایت ابن ہشام کی ہے اور ابن اثیر کے نزدیک خالد بن ولید نہ تہے بلکہ ابوسفیان تہا) بعد اُس کے ابوسفیان؛ اپنے ہمراہیون کو ایک مقام پر جمع کر کے لشکر اسلام کیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگا أفی القوم محمّد (کیا تم لوگون مین محمد ہین؟) تین بار دریافت کرنے پر بہی جب اس سوال کا جواب حسب ارشاد آنحضرت (صلعم) کچہہ نہ دیا گیا تو کچہہ دیر سکوت کر کے پہر پکارنے لگا۔ أفی القوم ابی قحافہ (کیا تم لوگون مین ابو قحافہ یعنی

ابو بکرؓ ہین ؟) تین بار اس فقرہ کی بہی اس نے تکرار کی لیکن اس طرف سے
خاموشی کا جواب دیا گیا پہر کچھہ دیر سوچکر بآواز بلند دریافت کیا ٢ فی ٢لقوم
عمر ابن ٢لخطابؓ (کیا تم لوگون مین عمر ابن الخطابؓ ہین ؟) جب اس سوال کا
جواب بہی سوائے سکوت کے کچھہ نہ دیا گیا تو اوسوقت وہ خوش ہوکر اپنے
ہمراہیون سے مخاطب ہوکر کہنے لگا ٢ما ھولاء فقد قتلوا بہر کیف یہہ
سب قتل کئے گئے۔ عمر ابن الخطابؓ کو اسبات کے سننے کی تاب نہ آئی چلاکر
غصہ سے بول اوٹہے کذبت ٢ی عد و ٢للّٰہ قد ٢بقی ٢للّٰہ مایخزیک
(ارے دشمن خدا اللہ جلشانہ نے اُسکو باقی رکہا ہے جس سے تیری برائی ہوگی)
ابوسفیان کو یہہ سُنکر کسیقدر تعجب ہوا پہر از راہ فخر کہنے لگا ٢عل ھبل
٢عل ھبل (ہبل اپنے دین کو ظاہر کر ہبل اپنے دین کو ظاہر کر) آنحضرت
(صلعم) نے عمر ابن الخطابؓ سے فرمایا تم یہہ کہو ٢للّٰہ ٢علی و٢جل (اللہ
برتر اور بزرگ ہے) بعدہ ابوسفیان و عمر ابن الخطابؓ مین اس طرح مکالمہ
ہونے لگا اور آنحضرت (صلعم) عمر ابن الخطابؓ کو اس کے ہر سوال کا
جواب تعلیم فرماتے تہے۔

ابوسفیان۔ ٢ن لنا ٢لعزیٰ ولا عزیٰ لکم **ترجمہ** بے شک
عزیٰ ہمارا ہے تمہارا نہین ہے۔

عمر ابن الخطابؓ۔ ٢للّٰہ مولانا ولا مولیٰ لکم **ترجمہ** اللہ ہمارا والی
ہے تمہارا والی نہین ہے۔

ابوسفیان۔ ھذ ٢بیوم بدر **ترجمہ** یہہ لڑائی جنگ بدر کے برابر ہوگئی۔

عمر ابن الخطابؓ۔ لا سواء قتلانا فی الجنۃ وقتلاکم فی ٢لنار
ترجمہ نہین برابری ہوئی ہمارے مقتولین جنت مین ہین اور تمہارے مقتولین

دوزخ مین ہین۔

اس سلسلہ کلام کے ختم ہونے کے بعد ابوسفیان نے عمر ابن الخطابؓ کو اپنے قریب بلایا اور یہہ بحکم رسول اللہ (صلعم) اوس کے قریب گیٔے۔

ابوسفیان انشدك یا عمر اقتلنا محمداً ترجمہ اے عمر ہم تجہہ سے بتاتے ہین کہ محمدؐ کو ہم نے قتل کیا۔

عمرؓ۔ اللھم لا وانہ لیسمع کلامك الان ترجمہ اے خدا نہین! اور بے شک وہ تیری باتین اسوقت سُن رہے ہین۔

ابوسفیان۔ انت اصدق وابر من ابن قمئۃ ترجمہ کیا تو ابن قمئہ سے زیادہ سچا اور راستباز ہے؟

عمرؓ۔ نعم اللہ اصدق وابر ترجمہ ہان۔ اللہ زیادہ سچا اور راستباز ہے

ابوسفیان اما انکم ستجدون فی قتلاکم مثلۃً واللہ ما رضیت ولا سخطت وما نھیت وما امرت ترجمہ بے شک تم لوگ اپنے مقتولین مین مثلہ کیٔے ہوے پاؤگے بخدا مین اس سے نہ راضی ہوا ہون اور نہ اس سے برہم ہوا اور نہ مین نے منع کیا اور نہ مین نے حکم دیا۔ یعنی مجہکو اس بارہ مین کچہہ دخل نہ تہا۔

ابوسفیان اس قدر باتین کہہ کر لوٹا اس نے اور اس کے ساتہیون نے بہ آواز بلند کہا موعدکم بدر للعام القابل (لڑائی کا وعدہ سال آیندہ بدر ہے) صحابہؓ نے بہ اجازت آنحضرت (صلعم) جواب دیا نعم ھو بیننا وبینك موعد (اچھا وہی ہمارا اور تیرا وعدہ ہے) اس کے بعد آنحضرت (صلعم) نے علی ابن ابیطالبؓ کو ابوسفیان کے پیچہے روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ اگر یہہ قوم گہوڑون کو چہوڑ کر اونٹون پر سوار ہون تو یہہ سمجہنا کہ یہہ لوگ مکہ کو جارہے ہین

اور اگر گھوڑون پر سوار ہون اور اونٹون کو خالی رکھین تو انکا قصد مدینہ پر حملہ
کرنے کا ہوگا اُسوقت مجھکو تم بہت جلد اطلاع دینا مجھکو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین
میری جان ہے اگر قریش نے مدینہ کا قصد کیا تو مین ابھی اونپر حملہ آور ہونگا
اور اون سے بہت اچھی طرح سے بدلہ لونگا - علی ابن ابیطالبؓ ابوسفیان کے
پیچھے گئے اور ایک ٹیلہ پر سے کھڑے ہوکر دیکھہ کر واپس آئے اور یہہ عرض کیا کہ
قریش مکہ کیطرف روانہ ہوگئے -

بعد روانگی قریش آپ نے سعد بن الربیع انصاریؓ کو ڈھونڈھا یہہ ایک گڑھے
مین زخمی پائے گئے انمین اسقدر دم نہ تھا کہ اوٹھاکر آپ تک لائے جاتے اُنھون نے
اُس شخص سے جو انکو ڈھونڈھنے گیا تھا آخری کلام یہہ کیا کہ میرا اسلام رسول اللہ
(صلعم) سے کہنا اور یہہ کہنا کہ آپ نے میرے ساتھہ وہ سلوک و احسان کئے ہین
جو نبی اپنی امت کے ساتھہ کرتا ہے اللہ آپکو جزائے خیر دیوے اور میری قوم
سے بعد سلام کے یہہ کہنا کہ اگر آنحضرت (صلعم) کو میرے بعد کچھہ تکلیف ہوئی یا
ان کو کسی کے کچھہ تکلیف پہونچائی درانحالیکہ تم مین سے ایک بھی زندہ ہو تو مین
کل اللہ جلشانہ کے روبرو تمہارا دامنگیر ہونگا اور تمہارا کوئی حیلہ و عذر نہ سنونگا
یہہ کلام ختم کرتے ہی خود بھی ختم ہوگئے - حمزہ ابن عبد المطلبؓ مثلہ کئے ہوئے بطن
وادی مین پائے گئے آنحضرت (صلعم کو سخت صدمہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ
اگر اللہ جلشانہ مجھکو قریش پر غلبہ مرحمت فرمائے گا تو مین ان مین بیس آدمیونکو
مثلہ کرونگا صحابہؓ نے بھی یہہ سُنکر ایساہی کہا پس اللہ جلشانہ نے یہہ آیت
نازل فرائی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به و
لئن صبرتم هو خير للصابرين (ترجمہ اور اگر بدلہ لو تم پس بدلہ لو
برابر اوس چیز کے کہ ایذا دیئے گئے ہو تم ساتھہ اُس کے اور البتہ اگر صبر کرو تم

بے شک وہ بہتر ہے صبر کرنے والون کے واسطے) اس آیت کے نازل ہونے سے آپ نے صبر کیا اور آیندہ لڑائیون کو مثلہ کرنے سے منع فرما دیا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ بعض لوگون نے اپنے عزیز مقتولون کو مدینہ مین لاکر دفن کرنا چاہا لیکن آنحضرت (صلعم) نے شہداء کو مدینہ مین لاکر دفن کرنے سے منع فرمایا اور یہہ ارشاد کیا کہ جہان یہہ شہید ہوئے ہین وہین دفن کیئے جائین چنانچہ دو دو تین تین شہید ایک ایک قبر مین دفن کیئے جانے لگے اور آگے وہ شخص کیا جاتا تہا جو قرآن کو زیادہ جانتا تہا۔

اُحد کے زخمیون مین قزمان نامی ایک شخص پایا گیا جسکے نسبت آنحضرت (صلعم) اکثر فرمایا کرتے تہے کہ دوزخیون مین سے ہے اس نے جنگ اُحد مین آٹہہ یا نو مشرکون کو قتل کیا اور آخر مین خود زخمی ہوا جب اسکو گہر اوٹہا لائے تو اس سے بعض صحابیون نے یہہ کہا "اے قزمان ہم تجہکو مبارکباد دیتے ہین" قزمان نے جواب دیا تم مجہکو کس چیز کی بشارت دیتے ہو مین کچہہ محمد (صلعم) کیوجہ سے نہین لڑا بلکہ اپنی قوم کے خیال اور اونکو بچانے کی غرض سے لڑا ہون اس کے بعد جب زخم کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرت (صلعم) کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ نے فرمایا صدق اللہ رسولہ (اللہ نے اپنے رسول کو سچا کیا)۔

اس لڑائی مین علاوہ مسلمانون کے ایک یہودی مخیریق نامی بہی مقتول ہوا اسکا یہہ ماجرا واقع ہوا کہ جب اسکو آنحضرت (صلعم) کے خروج کی خبر پہونچی تو اس نے اپنی قوم سے کہا اے گروہ یہود تم جانتے ہو کہ محمد (صلعم) کی مدد تمپر فرض ہے یہود نے کہا آج شبنہ کا دن ہے مخیریق نے یہہ کہہ کر کہ "شبنہ اسکو مانع نہین ہو سکتا نبی اور کفار کا مقابلہ ہے" اپنی تلوار اوٹہا لی اور میدان مین جاکر مقتول ہوا

چونکہ اُس نے روانگی کے وقت یہہ کہہ دیا تہا کہ اگر مین مارا جاؤن تو محمدؐ (صلعم)
سے کچہہ تعرض نہ کرنا اسوجہ سے یہود خاموش ہو رہے۔ آنحضرت (صلعم) نے
اسکا واقعہ سُنکر مخیریق کو بہترین یہود فرمایا اسی لڑائی مین حرث بن سوید بن الصامت
منافق مسلمانون کے ہمراہ مدینہ سے لڑنے کو نکلا تہا جب مقابلہ کا وقت آیا تو
یہہ محبذر بن زیاد و قیس بن زید کو شہید کر کے مکہ بہاگ گیا عمر ابن الخطابؓ
اس کے تعاقب مین گئے لیکن یہہ دور نکل گیا تہا اسوجہ سے واپس آئے پہر
اس نے اپنے بہائی کے ذریعہ سے آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین معافی
چاہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلعم) کو اس کے معافی دینے سے منع کر دیا بعد
چندے خفیہ طور سے مدینہ مین آگیا ایک روز اتفاق سے گرفتار ہو گیا اور آنحضرت
(صلعم) کے حکم سے عثمان ابن عفانؓ نے اسکے گردن مار دی۔ ابن ہشام کہتا ہے
کہ حرث بن سوید نے قیس بن زید کو نہین قتل کیا تہا بلکہ صرف محبذر بن زیاد کو
قتل کر کے بہاگ گیا تہا اس دلیل سے کہ ابن اسحاق نے قیس بن زید کو
شہداء اُحد مین نہین ذکر کیا اور مجذر کو اس نے اسوجہ سے مارا کہ مجذر نے
اس کے باپ سوید کو قتل کیا تہا جسوقت کہ اوس و خزرج مین نزاع ہو رہی تہی
اِن واقعات کے دیکہنے سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانون کے صبر و
تحمل و ثابت قدمی اور منافقون کے لئے یہہ لڑائی اک محک کا حکم رکہتی تہی اللہ تبارک
و تعالیٰ نے ساٹہہ آیتین سورۂ آل عمران کی اسکے حق مین نازل فرمائین
جسکی تفصیل کو ایک جداگانہ کتاب لکہنے کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک
لڑائی کا عنوان بدل جانے کا اور کوئی ظاہری یا واقعی سبب اس کے سوائے
نہ تہا جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ اگرچہ کتب تواریخ مین لکہنے والون نے
لکہنے کو لکہا ہے۔ واللہ اعلم۔ انتہیٰ کلام المترجم۔

غزوہ حمراء الاسد	بعد مراجعت جنگ اُحد کے دوسرے دن ۱۶ شوال

سنہ ۳ھ یوم یکشنبہ کو بقصد دشمنان خدا آنحضرت (صلعم) پھر تیار ہوئے اور یہہ حکم دیا کہ اس غزوہ مین وہی لوگ خروج کرین جو کل جنگ اُحد مین شریک تھے باستثناء جابر بن عبد اللہ کے کہ ان کو آنحضرت (صلعم) نے شرکت کی اجازت دیدی چنانچہ رسول اللہ اور کل وہ صحابہ جو شریک جنگ اُحد تھے معہ زخمیون کے خروج کیا اور مدینہ سے آٹھہ میل پر مقام حمراء الاسد مین پہونچکر مقام کیا تین روز تک آپ اس مقام پر مقیم رہے اس اثنا مین معبد بن ابی معبد خزاعی اس طرف سے ہوکر مکہ جا رہا تھا جب یہہ ابوسفیان سے مقام روحا مین ملا جسوقت یہہ لوگ بغرض استیصال اسلام (عیاذاً باللہ) مدینہ کیطرف لوٹنے پر آمادہ ہو رہے تھے معبد خزاعی نے ان کو آنحضرت (صلعم) کے خروج سے مطلع کیا ابوسفیان اس خبر کے سُنتے ہی اس خیال سے کہ مبادا انجام دیگرگون نہو جائے فوراً مکہ کے طرف روانہ ہوگیا۔

[1] ابن اسحاق لکھتا ہے کہ جسوقت آنحضرت (صلعم) کے منادی نے یہہ حکم سُنایا کہ سوائے اون لوگون کے جو شریک معرکہ اُحد ہوئے ہین اور کوئی شخص خروج نہ کرے جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام خدمت اقدس مین حاضر ہوئے اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول اللہ (صلعم) مین تو شریک اُحد نہین ہوا لیکن میرا باپ اُحد مین شریک ہوا تھا اور مجھے گھر مین اسوجہ سے چھوڑ گیا تھا کہ گھر مین میرے سوائے میری سات بہنون کے اور کوئی نہ تھا اور اوس نے یہہ بھی کہا تھا کہ ابھی تجھپر جہاد فرض نہین ہے مین رسول اللہ (صلعم) کے ہمراہ جاتا ہون چنانچہ وہ گیا اور شہید ہوگیا اور مین اپنے مکان اور بہنون مین رہ گیا۔ آنحضرت (صلعم) نے یہہ سنکر انکو اس غزوہ مین شرکت کی اجازت دیدی۔

[2] ابن اثیر و ابن ہشام لکھتے ہین کہ ابوسفیان معہ اپنے ہمراہیون کے (باقی صفحہ ۱۱۹ مین)

واقعہ رجیع

ماہ صفر مین (جو کہ ہجرت نبویہ کا تیسرا سال پورا کرنیوالا تہا) چند آدمی لبطون عضل و قارہ (بنو ہون قبیلہ خزیمیہ برادر بنو اسد) کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے اور یہہ ظاہر کیا کہ ہماری قوم مین اسلام کی روشنی پہیلی ہوئی ہے ہم اور ہماری قوم کو قرآن پڑہنے اور احکام شرعیہ کے سیکہنے کا شوق ہے لہذا آپ ایسے چند لوگ ہمارے ساتہہ کر دیجیئے جو مذہبی باتین ہم کو سکہائین آپ نے انکے کہنے سے اپنے اصحابؓ سے چہہ آدمیون (۱) مرثد بن ابی مرثد غنوی (۲) خالد بن البکیر لیثی (۳) بنو عمرو بن عوف کے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح (۴) بنو جحجب بن کلفہ کے خبیب بن عدی (۵) زید بن الدثنہ بن بیاضہ بن عامر (۶) عبد اللہ بن طارق حلیف بنو ظفر (رضی اللہ عنہم) کو انکے ساتہہ روانہ فرمایا اور مرثد بن ابی مرثد کو سب کا افسر مقرر کیا جب یہہ لوگ رجیع پر پہونچے تو عضل و قارہ والون نے ان کے ساتہہ غداری کی بنو ہذیل نے آکر گہیر لیا۔ مرثد اپنے ہمراہیون کو لیکر پہاڑ پر چڑہ گئے اور وہین سے لڑائی پر

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۸) جسوقت مدینہ کو واپس ہونے کو تہا اوسوقت معبد خزاعی مدینہ کی طرف سے آتا ہوا دکہائی دیا خود ابو سفیان نے معبد خزاعی سے آنحضرت (صلعم) کا حال دریافت کیا تب معبد خزاعی نے کہا کہ محمدؐ (صلعم) تمہارے تعاقب مین ایسی جمعیت کے ساتہہ نکلے ہین کہ اس سے پیشتر مین نے نہین دیکہا تہا اور اس مرتبہ اہنون نے انلوگونکو بہی ہمراہ لیا ہے جو اُحد مین چہوٹ گئے تہے ابو سفیان نے کہا ویحك ما تقول فواللہ قد اجمعنا الرجعۃ لنستاصل بقیتہم (تف ہو تجہپر تو کیا کہتا ہے بخدا ہم نے لوٹنے پر اون کے بقیہ کی بیخ کنی کے لئے اتفاق کر لیا تہا) معبد نے کہا مین تجہکو اس فعل سے منع کرتا ہون کیا تو اُسیوقت یہان سے روانہ ہو گا جب ان کے گہوڑونکی قدم کی آواز سُنے گا۔ ابو سفیان یہہ سنکر اپنے ارادہ سے باز آیا (باقی صفحہ ۱۲۰ مین)

آمادہ ہوے مشرکین ہذیل وعضل وقارہ نے کہا کہ آؤ تمکو ہم امان دیتے ہین
ہمارا مقصود یہ نہ تہا کہ تم سے لڑین بلکہ ہم تمکو آزماتے تہے اور ہم یہہ دیکہنا
چاہتے تہے کہ اگر اہل مکہ کا مقابلہ ہوجائے تو تم ان کے مقابلہ مین ٹہر سکوگے
یا نہین ؟ مرثد و خالد و عاصم (رضی اللہ عنہم) نے مشرکین کے عہد و پیمان
اقرار و امان پر اطمینان نہ کیا لڑے اور لڑکر شہید ہوئے ان لوگون کے
شہید ہونے کے بعد ہذیل کو یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ عاصمؓ کا سر کاٹ کر سلافہ
بنت سعد بن شہید کے پاس لیجانا چاہیے اس سے خاطر خواہ قیمت وصول ہوگی
یہہ یاد رکہنے کی بات ہے کہ سلافہ نے جنگ احد مین یہ نذر کی تہی کہ عاصمؓ کے
کاسۂ سر مین شراب نوشی کرونگی کیونکہ انہون نے اس کے دو لڑکون کو

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۹) اور عبد القیس کے سوارون سے جو مدینہ کو جارہے تہے یہہ کہلا بہیجا
کہ ہمارا قصد تمہارے استیصال کا تہا لیکن ہم توم ہونے کی وجہ سے درگذر کرتے ہین
آنحضرت (صلعم) کو یہہ پیغام حمراء الاسد مین پہونچا آپ نے سُنکر حسبنا اللہ
ونعم الوکیل فرمایا اور مدینہ کو واپس ہوئے اثناء راہ مین ابو عزہ عمرو بن
عبید اللہ جمحی ملگیا مسلمانون نے گرفتار کرلیا مشرکین قریش اسکو حمراء اسد مین سوتا
ہوا چہوڑ کر چلے گئے تہے یہہ وہی شخص ہے جو قیدیان جنگ بدر مین تہا اور بوجہ غریب و
کثیر العیال ہونے کے آنحضرت (صلعم) نے اسکو بلا فدیہ چہوڑ دیا تہا اور یہہ اقرار
لیلیا تہا کہ آیندہ مسلمانون کے برخلاف ہتہیار نہ اوٹہانا لیکن اس نے خلاف عہد
جنگ اُحد مین لوگون کو لڑائی پر اوبہارا اور خود بہی لڑنے کو آیا جب اس مرتبہ
گرفتار ہوکر آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آیا تو پہر خوشامد و منتین کرنے لگا
آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور یہہ فرمایا کہ مومن دو مرتبہ دہوکہا نہین کہا سکتا
معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص بہی مشرکین مکہ کے ساتہہ لڑنیکو آیا تہا (باقی صفحہ ۱۲۱ مین)

معرکہ اُحد مین قتل کیا تہا مگر ہذیل کا یہہ مقصد حاصل نہوا اللہ جلشانہ نے ان کے لاش کے اِرد گرد زنبوروں (بہڑ) کو بہیجدیا جس کے سبب سے کفار ہذیل عاصمؓ کا سر نہ کاٹ سکے رات کو سیل آیا اور اُنکی لاش کو بہا لیگیا۔ باقی انکے تین ہمراہیونکو گرفتار کر کے مکہ کو لیچلے جب وقت مر الظہران مین پہونچے عبد اللہ بن طارق نے تلوار کہینچ لی اکیلے آدمی کیا کر سکتے تہے کفار نے دور سے اونپر تیر برسانا شروع کردیا تا آنکہ یہہ غریب بہی شہید ہوگئے خبیب و زید باقی رہے وہ مکہ مین

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۰) لیکن روانگی کے وقت عجلت مین راستہ بہولکر اپنے گروہ سے علیحدہ ہوگیا مجبور ہو کر مدینہ مین عثمان بن عفانؓ کے مکان پر آکر چہپ رہا صبح کو عثمان بن عفانؓ نے اُسکو دیکہہ کر کہا تو نے مجہکو اور اپنے کو بہی ہلاک کیا معاویہ نے کہا مین تمہارے پاس اسوجہ سے آیا ہون کہ تم بہ نسبت اوروں کے میرے زیادہ عزیز و قریب ہو تم مجہکو اپنے پناہ مین لیلو عثمان بن عفانؓ چونکہ رحیم اور کنبہ پرور تہے اُسکو اپنے گہر مین بٹہا کر (آنحضرت صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے لیکن اُنکے پہونچنے سے پہلے آپکو اسکی اطلاع ہوگئی تہی اور آپ فرمارہے تہے کہ معاویہ بن المغیرہ مدینہ مین عثمانؓ کے گہر ہے اُسکو گرفتار کر لاؤ عثمان بن عفانؓ نے عرض کیا کہ مجہے اُسکی قسم ہے جسنے آپ کو مبعوث کیا ہے مین اُسکے لئے امان طلب کرنے کو آیا ہون آپ اوسے مجہے دیدیجئے آپ نے اُنکے کہنے سے تین دن کی امان دی اور یہہ فرمایا کہ اگر اس کے بعد مدینہ کے قرب مین بہی یہہ دکہائی دیا تو قتل کیا جائیگا عثمان بن عفانؓ اپنے مکان پر آئے اور اُسکو کچہہ کہانا وغیرہ دیکر رخصت کردیا مگر معاویہ بہ شامت اعمال سے آنحضرت (صلعم) کے حالات دریافت کرنے کو مدینہ مین چہپ رہا اسکے چوتہے روز آپ نے زیدؓ بن حارثہؓ و عمارؓ بن یاسرؓ کو حکم دیا کہ معاویہ مدینہ کے قرب و جوار مین ہے جاؤ قتل کرڈالو یا گرفتار کر لاؤ۔ زیدؓ و عمارؓ یہہ حکم پاتے ہی روانہ ہوئے (باقی صفحہ ۱۲۲ مین)

لائے گئے قریش نے انکو خرید کرکے بیجرم وقصور شہید کیا (رضی اللہ عنہم)۔

بیر معونہ ماہ صفر سکہ ھ میں ملاعب الاسنہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ ابن عامر بن صعصعہ آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اُسکو اسلام کی دعوت دی ابو براء عامر نہ تو مسلمان ہی ہوا اور نہ اُس نے اسلام کو نفرت کی نگاہون سے دیکھا تہوڑی دیر کے بعد اس نے یہہ عرض کیا کہ اے محمد (صلعم) اگر تم اپنے چند اصحاب رضہ کو اہل نجد کیطرف بغرض دعوت اسلام روانہ کرو تو مجھکو اسکی امید ہے کہ وہ لوگ قبول کرلین گے آپ نے فرمایا مجھے اُنلوگون سے اطمینان نہین ہے ابو براء نے کہا مین تمہارے اصحاب رض کا معین وہمدرد ہون آنحضرت (صلعم) اسکے اطمینان پر

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۱) اور اُسکو حماۃ مین گرفتار کرکے قتل کیا۔ اسی معاویہ نے حمزۃ بن عبد المطلب رض کے لاشہ کو پامال کیا تہا اور اُنکی ناک توڑی تہی یہہ عبد الملک بن مروان بن الحکم کا اخیافی دادا تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی سال نصف رمضان مین حسن رض بن علی رض پیدا ہوئے انکی ولادت کے پچاس دن کے بعد فاطمہ بنت رسول اللہ پہر حاملہ ہوئین اور بعد انقضاء مدت حمل حسین ابن علی پیدا ہوئے۔ واللہ اعلم۔

لہ ابن ہشام لکھتا ہے کہ قریش نے خبیب و زید کو بعوض ہذیل کے اون دو قیدیون کے خرید کیا جو مکہ مین قید تہے خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی حلیف بنو نوفل نے اور زید کو صفوان بن امیہ نے لیا چونکہ صفوان کا باپ امیہ بن خلف واقعہ بدر مین مسلمانون کے ہاتھ سے مارا گیا تہا اس نے بعوض خون پدر بغرض قتل زید کو اپنے غلام نسطاس کے حوالہ کیا وہ ان کو حدود حرم سے باہر تنعیم مین لیگیا وقت قتل قریش کے اکثر لوگ موجود تہے انمین سے ابو سفیان نے کہا اے زید کیا تم اسکو پسند نہ کروگے کہ بجائے تمہارے اسوقت محمد (صلعم) ہوتے اور ہم اونکی گردن مارتے اور تم اپنے اہل وعیال مین ہوتے (باقی صفحہ ۱۲۳ مین)

منذر بن عمرو ساعدی کو چالیس اور بعضے کہتے ہین ستر صحابیون کے ہمراہ روانہ کیا انہین لوگون مین حرث بن الصمۃ و حرام بن ملحان (انس کے مامون) و عامر بن فہیرہ و نافع بن بدیل بن ورقا (رضی اللہ تعالی عنہم) بہی تہے جسوقت یہہ لوگ بیر معونہ پر (جو کہ مابین ارض بنو عامر و حرہ بنو سلیم واقع ہے) پہونچے اور انہون نے آنحضرت (صلعم) کا نامہ حرام بن ملحان رضی کی معرفت عامر بن الطفیل کے پاس روانہ کیا عامر بن الطفیل نے اس نامہ نامی کو دیکہا تک نہین اور انکو شہید کرکے بنو عامر کو بقیہ اصحاب رضی کے قتل پر ابہارا جب انہون نے انکی امداد سے انکار کیا تو اس نے بنو سلیم سے کہا چنانچہ انمین سے عصیہ و رعل و ذکوان اوٹہہ کہڑے ہوئے اور ان چالیسون[۱] آدمیون کو بلا جرم و قصور

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۲) زید نے ترشروئی سے جواب دیا " واللہ ہم اسکو ہرگز پسند نہ کرینگے کہ انکو کسی قسم کی اذیت پہونچے اور ہم اپنے اہل و عیال مین ہون " ابو سفیان نے یہہ سنکر کہا مین نے آجتک کسیکا ایسا دوست نہین دیکہا جیسے کہ محمد (صلعم) کے دوست محمد (صلعم) کو دوست رکہتے ہین " اس کلام کے ختم ہونیکے بعد نسطاس نے انکو شہید کیا (رضی اللہ عنہ) خبیب رض تا انقضاء ماہ حرام حجیر کے قید مین رہے جب انکو تنعیم مین قتل کرنے کو لائے تو انہون نے مشرکین سے کہا کہ اگر تم مناسب سمجہو تو مجہکو اسقدر مہلت دو کہ مین دو رکعتین نماز پڑہ لون مشرکین نے جواب دیا " اچہا تہوڑی دیر تک تم اپنی جان اور بچالو " خبیب رض نے باطمینان تمام وضو کرکے دو رکعتین نماز ادا کرکے مشرکین سے مخاطب ہوکر کہا بخدا اگر مجہکو تمہاری بدگمانی کا خیال نہوتا تو مین بہت طویل نماز پڑہتا اسکے بعد خبیب رض سولی پر لٹکائے گئے اسیوقت سے یہہ طریقہ جاری ہوا کہ مسلمان قتل کے وقت دو رکعتین نماز پڑہا کرتے ہین۔

۱ ان چالیس آدمیون مین سے صرف کعب بن زید برادر بنو دینار (باقی صفحہ ۱۲۴ مین)

شہید کرڈالا انہین لوگون کے پیچہے پیچہے منذر[۱] بن احیحہ جلاحی اور عمرو بن امیہ ضمری آرہے تہے دور سے لشکر اسلام پر پرندون کو اوڑتے ہوئے دیکہہ کر گہبرا گئے جب قریب آئے تو اون کو بستر شہادت پر سوتا ہوا پایا منذر بن احیحہ رض لوڑکر اوسی جگہہ شہید ہوگئے اور عمرو بن امیہ ضمری کو دشمنان خدا گرفتار کرلیگئے عامر بن الطفیل نے انکو بنو مضر کا سمجہکر داڑہی تراش کر چہوڑدیا۔ یہہ واقعہ جب کہ دس دن صفر کے باقی رہے تہے واقعہ رجیع کے قریب واقع ہوا تہا۔

عمرو بن امیہ ضمری جسوقت بیر معونہ سے مدینہ کو واپس آرہے تہے اثناء راہ مین انکو دو شخص ملے جو بنو کلاب یا بنو سلیم کے تہے یہہ دونون آدمی عمرو بن امیہ کے ساتہہ ایک باغ مین ٹہرے جب یہہ سوگئے تو عمرو بن امیہ ضمری نے انکو بنو عامر یا بنو سلیم کا سمجہکر قتل کرڈالا حالانکہ ان کے ساتہہ آنحضرت (صلعم) کا عہد و پیمان تہا لیکن عمرو بن امیہ ضمری کو اوسکی اطلاع نہ تہی۔ عمرو بن امیہ نے مدینہ مین پہونچکر آنحضرت (صلعم) کو کل واقعات اور نیز انکے قتل سے مطلع کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے دو شخصون کو قتل کیا ہے جس کا خونبہا ضروری ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۳) بن نجار مین کچہہ دم باقی تہا جو اس معرکہ سے جانبر ہوئے اور جنگ خندق مین شہید ہوئے۔

[۱] ابن ہشام کہتا ہے کہ منذر رض کے باپ کا نام محمد تہا اور وہ عقبہ بن احیحہ بن جلاح کے بیٹے تہے اونہون نے جب اپنے ہمراہیونکو بستر شہادت پر سوتا ہوا پایا تو عمرو رض بن امیہ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے عمرو رض بن امیہ نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آنحضرت (صلعم) سے چلکر اسکی اطلاع دین منذر رض نے کہا میری طبیعت اسکو پسند نہین کرتی کہ مین اس مقام کو چہوڑ کر چلا جاؤن (باقی صفحہ ۱۲۵ مین)

غزوہ بنو نضیر اس واقعہ کے بعد آنحضرت (صلعم) بغرض اعانت دیت (خونبہا) ان مقتولون کے بنو نضیر کے پاس گئے آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ (رضی اللہ عنہم) بہی تہے بنو نضیر نے بظاہر خوشی سے قبول کرلیا اور آپ ایک دیوار کے سایہ مین بیٹہہ گئے لیکن درحقیقت اُنہون نے آپ کی اور آپ کے اصحابؓ کے قتل کی پوری پوری فکر کرلی اور ایک شخص عمرو بن جحاش بن کعب نامی کو دیوار پر چڑہا کر کہہ دیا کہ وہ اوپر سے پتہر گرادے جس سے یہہ لوگ دبکر مرجائین - اللہ جلشانہ نے بذریعہ وحی اپنے نبیؐ برحق کو اس مشورہ سے مطلع کردیا آپ اُس مقام سے اوٹہکر مدینہ مین چلے آئے صحابہؓ وہین بیٹہے رہے جب کچہہ تاخیر ہوئی تو آپ کو تلاش کرتے ہوئے آپ کے پاس تک پہونچگئے آپنے اللہ جلشانہٗ کی وحی اور اُن کے صلاح و مشورہ سے ان کو مطلع فرمایا اور بنو نضیر پر حملہ کرنیکا حکم دیا۔ چنانچہ ابن ام مکتومؓ کو بجائے اپنے مدینہ مین مقرر فرماکر ماہ ربیع الاول مین بنو نضیر کا محاصرہ کرلیا ان لوگون نے بہی چارون طرف سے قلعہ بندی کرلی چہہ روز تک آپ نے اُنکو محاصرہ مین رکہا اور اون کے کہجورون کے باغات کاٹ ڈالنے درختون کو جلادینے کا حکم دیدیا عبد اللہ بن ابی اور چند منافقون نے بنو نضیر سے یہہ کہلا بہیجا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین اگر تم لڑوگے تب لڑینگے اور اگر جلاءوطن ہوگے تب ہم بہی ہونگے اِسپر بنو نضیر کچہہ مغرور سے ہوگئے آخر کار مخذول و خایب ہوکر امن کے خواستگار ہوئے عبد اللہ بن ابی بن سلول بنو نضیر کیطرف سے آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین یہہ پیام لایا کہ بنو نضیر اپنی جانون اور اسقدر مال و اسباب کی امن و حفاظت

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۴ کا) جہان پر کہ منذر بن عمرو خاک و خون پر لیٹا ہوین تو اسی جگہہ پر لڑکر شہید ہوا چاہتا ہون تم جاکر اس واقعہ کی اطلاع کردینا منذر نے یہہ کہہ کر قاتلین کو للکارا اور لڑکر شہید ہوگئے - (رضی اللہ عنہ)-

چلهتے هین جس قدر اونٹ اوٹها لیجاسکے آنحضرت (صلعم) نے باستثناے سلاح حرب
اسکی اجازت دیدی بعض ان مین سے مثل حی بن اخطب اور ابن ابی الحقیق
کے خاندان کے خیبر مین جا ٹهرے اور بعض شام کی طرف چلے گئے آپ نے
اون کا کل مال و اسباب مهاجرین اولین مین بالتخصیص تقسیم کردیا اور
اسی مال غنیمت سے بوجه فقر ابو دجانه و سهل بن حنیف کو بهی مرحمت فرمایا
گویه مهاجرین اولین سے نه تهے اسی غزوه مین یهود بنو نضیر سے یامین بن
عمیر بن جحاش رض اور سعید بن وهب رض مسلمان هوگئے ان کے مال و اسباب
وسلاح حرب سے کچهه بهی تعرض نه کیا گیا۔ علماء لکهتے هین که سوره حشر اسی غزوه
مین نازل هوئی هے والله اعلم۔

غزوه ذات الرقاع

غزوه بنو نضیر کے بعد آنحضرت (صلعم) شروع
جمادی الاول سنه ۴ هجری تک مدینه مین ٹهرے رهے پهر نجد کیطرف بنو محارب
و بنو ثعلبه (غطفان) مین اعلاء کلمة الله کیغرض سے خروج فرمایا مدینه مین
ابو ذر غفاری رض اور بعضے کهتے هین که عثمان بن عفان رض کو اپنا نایب مقرر کیا
نجد مین پهونچکر غطفان کی ایک جماعت سے سامنا هوا لڑائی کی نوبت نهین
آئی آپس مین ایک دوسرے سے ڈر گئے آنحضرت (صلعم) نے مسلمانون
کے ساتهه صلوة الخوف پڑهی۔ اس غزوه کا نام ذات الرقاع هے اسوجه سے
که پهاڑی راستون مین چلتے چلتے غازیان اسلام کے پاؤن پهٹ گئے تهے
اور انهون نے رفع تکلیف کے خیال سے پاؤن مین کپڑے لپیٹ لیئے تهے
اور واقدی کهتا هے که اس غزوه مین آنحضرت (صلعم) جس پهاڑ پر اوترے
تهے اسکا نام ذات الرقاع هے کیونکه اسمین سیاهی سفیدی سرخی کے
نشانات پائے جاتے هین اسی اعتبار سے اس غزوه کا نام ذات الرقاع کها گیا

اس مورخ کا یہہ خیال ہے کہ یہہ غزوہ محرم مین ہوا تہا۔

غزوہ بدر موعد شعبان سنہ ۴ھ مین آنحضرت (صلعم) نے مدینہ مین بجائے اپنے عبد اللہ بن ابی ابن سلول کو مقرر فرماکر بدر کے طرف رخ کیا اُس وعدہ کے ایفا کو جو کہ جنگ اُحد مین مابین فریقین ہوا تہا اور جسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے کہ "جنگ اُحد مین بعد اختتام لڑائی ابو سفیان نے کہا تہا کہ آیندہ سال لڑائی بدر مین ہوگی اور مسلمانون کے طرف سے بحکم رسول اللہ (صلعم) جواب دیا گیا اور اسکا اقرار کیا گیا تہا" ابو سفیان بہی اہل مکہ کو لیکر حسب وعدہ آیا ظہران یا عسفان مین اوترا لیکن گرانی اور قحط کا عذر کرکے بلا جدال و قتال واپس گیا اور آنحضرت (صلعم) آٹھہ روز کے بعد بدر سے واپس ہوئے سنہ ۴ھ کے یہی واقعات تہے اس کے بعد سنہ ۵ھ شروع ہوتا ہے۔

غزوہ دومۃ الجندل: بعد چند مہینون کے اخیر سہ ماہی اول سنہ ۵ھ (مطابق سنہ ۶۲۶ء) مین پہر آپ کو بغرض استیصال و منتشر کرنے اس گروہ کے جو کہ مسلمانون کے خلاف دومۃ الجندل مین جمع ہو رہا تہا مدینہ سے نقل و حرکت کی ضرورت ہوئی اس مرتبہ آپ نے سباع بن عرفطہ غفاری کو اپنا نایب مقرر کرکے ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین خروج فرمایا

سنہ ۵ اسی سنہ مین آنحضرت (صلعم) نے ام سلمہؓ ام المومنین سے اپنا عقد کیا اور اسی سنہ مین زید بن ثابت کو کتب یہود کے پڑہنے کا حکم دیا اور اسی سنہ کے ماہ جمادی الاول مین عبد اللہ بن عثمان بن عفانؓ بعمر شش سالگی اور انکی مان رقیہؓ بنت رسول اللہ نے انتقال کیا آنحضرت (صلعم) نے نماز جنازہ کی پڑہائی بعضون کا خیال ہے کہ اسی سنہ مین حسینؓ بن علیؓ بن ابیطالبؓ پیدا ہوئے تہے واللہ اعلم۔

چونکہ آپ کے پہونچنے سے پہلے مخالفین کا گروہ منتشر ہوگیا تہا لہذا بلا جنگ وغزا[1] آپ نے مراجعت فرمائی اسی غزوہ مین عیینہ بن حصن کو اراضی مدینہ مین مویشیون کے چرانے کی اجازت دیگئی کیونکہ اسکے ملک مین خشک سالی کیوجہ سے سبزی کا وجود سوائے نام کے نہین پایا جاتا تہا اور مدینہ مین بارش ہوئی تہی باغات کہیت ہرے بہرے تہے۔

غزوہ خندق اسکو غزوۃ الاحزاب بہی کہتے ہین یہہ شوال ۵ھ مین ہوا تہا اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ غزوہ ۴ھ مین ہوا ہے اس بیان کی تائید عبداللہ ابن عمرؓ کا یہہ قول کرتا ہے رادنی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یوم احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ ثم اجازنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ (مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد مین واپس کردیا تہا اور مین اوسوقت چودہ[۱۴] برس کا تہا پھر مجھکو جنگ خندق مین لڑنیکی اجازت دی اور مین پندرہوین سال مین تہا) پس اس قول سے معلوم ہوا کہ جنگ احد اور جنگ خندق مین صرف ایک برس کا وقفہ ہوا ہے اور یہی صحیح ہے اس اعتبار سے یہہ غزوہ۔ غزوہ دومۃ الجندل سے بلاشبہہ پہلے ہوا ہے۔

اس غزوہ کا باعث اور سبب یہہ ہوا کہ جب بنو نضر جلاء وطن ہوکر خیبر کے طرف چلے گئے تو اُنمین سے چند لوگ (از انجملہ سلام بن ابی الحقیق وکنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق وسلام بن مشکم وحی ابن اخطب بنو نضیر سے اور ہوذ بن قیس وابو عمارہ بنو وائل سے تہے) مکہ کو گئے اور انکو آنحضرت (صلعم) کی

[1] ابن اثیر بہی اس غزوہ مین لڑائی ہونے پر اتفاق کرتا ہے لیکن وہ لکھتا ہے کہ مسلمانون نے کچھہ اونٹ اور بکریان کفار کی چہین لی تہین۔

مخالفت اور لڑائی پر ابہارا جو لوگ قابل جنگ نہ تہے اُن سے مالی امداد حاصل کیا
بعد ازان بنو غطفان مین پہونچے اور اُن کو بہی لڑائی پر آمادہ کیا۔ چنانچہ
ابو سفیان بن حرب سردار قریش اور عتبہ بن حصن نے دس ہزار کی جمعیت سے
مدینہ کیطرف خروج کیا۔ آنحضرت (صلعم) نے ان کی روانگی کی خبر سُنکر
مدینہ کے اِردگرد خندق کہودنے کا حکم دیا اور خود بہی خندق کہودنے مین
مصروف ہوئے بعضے کہتے ہین کہ سلمان فارسیؓ نے خندق کہودنے کی
راے دی ہتی بعد تیاری خندق کفار کا لشکر پہونچا اور مدینہ کے باہر
اُحد کیجانب ٹہرا آنحضرت (صلعم) نے مدینہ مین ابن ام مکتومؓ کو اپنا نایب مقرر
فرمایا اور تین ہزار مسلمانون کو اپنے ہمراہ لیکر کفار کے مقابلہ پر آئے سلع کے
میدان مین قیام کیا مسلمانون اور کفار کے درمیان خندق حایل تہی مشرکین مکہ و
بنو غطفان کی دیکہا دیکہی بنو قریظہ بہی مسلمانون کی مخالفت پر آمادہ ہو کر
اسی گروہ مین ملگئے ان سے اور مسلمانون سے باہم عہد و پیمان تہا اس خبر کے
سُنتے ہی رسول اللہ (صلعم) نے سعد بن معاذ و سعد ابن عبادہ و خوات
بن جبیر و عبد اللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) کو بنو قریظہ کیطرف بغرض دریافت
حال روانہ کیا ان لوگون نے بنو قریظہ کو جیسا کہ سُنا تہا ویسا ہی پایا سعد
بن معاذ نے چونکہ وہ ان کے حلیف تہے بہت کچہہ سمجہایا نصیحت و فضیحت کیا
لیکن اُن لوگون کے دماغ سے یہہ متعفن ہوا نہ نکلی مجبور ہو کر سعد بن معاذ معہ
اپنے ہمراہیون کے واپس آئے اور آنحضرت (صلعم) سے کل واقعہ عرض کردیا
آپکو انکی غدّاری اور عہد شکنی سے صدمہ ہوا چارون طرف سے مسلمان
محاصرہ مین کرلئے گئے بنو حارثہ و بنو سلمہ نے لڑائی سے باین بہانہ جی چرایا
کہ ہمارے مکانات مدینہ کے باہر اور کہلے ہوئے ہین تقریبًا ایک مہینہ تک

بلا کسی لڑائی کے محاصرہ قایم رہا بعد اس کے آنحضرت (صلعم) کا یہہ قصد ہوا
کہ عیینہ بن حصن وحرث بن عوف سے ثلث اثمار مدینہ (مدینہ کے باغات کے
تہائی پہل) دیکر مصالحت کرلیجائے اور اس محاصرہ طویل سے نجات حاصل
کیجائے اس بابت آپنے سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ سے مشورہ کیا ان
دونون بزرگون نے اس رائے سے اختلاف کیا اور یہہ عرض کیا " اے
رسول اللہ کیا اللہ جلشانہ نے آپکو اس طرح صلح کرنے کا حکم دیا ہے " ؟ اگر
ایسا ہے تو ضرور آپ ایسا کیجیے اور اگر آپکو یہہ طریقہ صلح کا مرغوب اور محبوب
ہے تو بہی آپ کرسکتے ہین ۔ یا یہہ کہ آپ نے اس مین ہماری بہتری تصور کی ہے
اور ہمارے فایدہ کے لئے یہہ صلح آپ کررہے ہین " ؟ آنحضرت (صلعم) نے
فرمایا کہ بے شک مین تمہارے لئے یہہ صلح کیا چاہتا ہون مین نے اس مرتبہ
یہہ خیال کیا ہے کہ عرب نے متفق ہوکر تمپر ایک کمان سے تیر باری کی ہے
سعد بن معاذؓ نے عرض کیا کہ جب ہم شرک والحاد اور بتون کی نجاست مین
مبتلا تہے اسوقت تو وہ ہم سے بجز خریداری کے ایک خرما بہی نہین پاسکتے تہے
اور اب کہ ہمکو اللہ جلشانہ نے نور اسلام سے منور کیا اور آپکی وجہ سے
ہماری عزت افزائی کی تو ہم ان کو اپنا مال و پیداواری دیدین ؟ واللہ
ہم ان کو ایک خرما بہی سوائے تلوار کے نہ دینگے آپ مطمئن رہیے جب تک
ہم مین سے ایک کی بہی جان باقی ہے کفار کا ٹڈی دل گروہ مدینہ کے قریب
نہ آسکے گا ۔ آنحضرت (صلعم) یہہ سُنکر خاموش ہورہے اور مصالحت کی بات
سکوت اختیار فرمایا اس کے بعد قریش کے چند سوار (جنمین عکرمہ بن
ابی جہل وعمرو بن عبد ود بنو عامر بن لوی سے اور ضرار بن الخطاب بنو محارب سے تہے)
اپنے لشکر سے نکلکر مسلمانون کیطرف بڑہے خندق دیکہہ کر ایک وہ سے

متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اس سے پہلے عرب مین یہہ مکر و فریب نہ تہا بہر حال کسی تنگ مقام سے اس سے نکل چلنا چاہیے یہہ کہہ کر ان سواران کفار اپنے گہوڑونکو مہمیز کر کے خندق پہاند گئے اور مسلمانون کے مقابلہ مین آکر لڑنے والون کو طلب کیا علی ابن ابیطالب چند صحابیون کو ہمراہ لیکر انکے سامنے آئے اور عمرو بن عبد ود کو قتل کر ڈالا باقی اس کے ہمراہی اپنے گروہ مین جس طرح گئے تہے اوسیطرح واپس آئے انہین ایام مین سعد بن معاذ کے ایک تیر رگ اکحل پر لگا بعضے کہتے ہین کہ حبان بن قیس بن العرقہ نے یہہ تیر مارا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ ابو اسامہ جشمی حلیف بنو مخزوم نے۔ علماء سیر لکہتے ہین کہ جسوقت سعد بن معاذ کے تیر لگا تہا اوسوقت وہ یہہ دعا کر رہے تہے جسکا ترجمہ یہہ ہے۔

اے خدا اگر تو نے قریش کی لڑائی باقی رکہی ہو تو مجہکو بہی اس کے لئے تو باقی رکہہ مجہکو اس سے کوئی چیز زیادہ عزیز نہین ہے کہ مین اُس قوم سے لڑون اور اونپر جہاد کرون جس نے تیرے رسول کو ایذا ئین دین اور اسکو حرم سے نکالدیا ہے اور اگر تو نے لڑائی ہماری اور انکی ختم کر دی ہے تو اسی زخم کو ہمارے شہادت کا وسیلہ کر دے اب سوائے اس کے اور کوئی تمنا نہین ہے کہ مرتے وقت میری آنکہین بنو قریظہ کی ذلت دیکہکر ٹہنڈی ہون۔

اثناء محاصرہ مین نعیم بن مسعود بن عامر بن انیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن ہلال بن خلاوہ بن اشجع بن ریث بن غطفان خدمت اقدس مین حاضر ہوئے اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول اللہ (صلعم) مین آپ پر ایمان لایا۔ میری قوم ابہی میری اس حالت سے واقف نہین ہوئی جو کچہہ آپ فرمائے مین اُسکے بجا لانے کو موجود ہون آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ تم ایک تجربہ کار آدمی ہو ان مشرکین کے دفعیہ کی جو تدبیر مناسب سمجہو کرو فان الحرب خدعة اسواسطے

کہ لڑائی قریب ہے) نعیم ابن مسعودؓ یہہ سنتے ہی بنو قریظہ کے پاس گئے (یہہ لوگ زمانہ جاہلیت مین انکے دوست و ہمراسم کے تہے) اور یہہ سمجہایا کہ "تمکو قریش اور بنو غطفان نے احمق بنا رکہا ہے اگر تمکو کامیابی ہوگی تو وہ مال غنیمت مین تمہارے سہیم و شریک ہونگے نصف بلاد تم سے لیلینگے اور اگر کہین شکست ہوگئی تو یاد رکہنا کہ وہ اپنے ہی وطن و شہر مین پہونچکر دم لینگے تم اکیلے یہان رہ جاؤگے تم تن تنہا محمدؐ اور ان کے ہمراہیون کا مقابلہ نکر سکوگے مناسب یہہ ہوگا کہ تملوگ اس اطمینان کے لیئے کہ تمہارے ساتہہ وہ ہر حال مین رہینگے اون کے لڑکون کو اپنے یہان رکہہ لو" بنو قریظہ کے دل مین یہہ بات جانشین ہوگئی اور وہ اس امر پر آمادہ ہوگئے بعد اس کے نعیم بن مسعودؓ ابوسفیان کے پاس پہونچے اور اوسکو یہہ چرکا دیا کہ "یہود بنو قریظہ تمہاری ہمراہی سے بددل ہوکر محمدؐ (صلعم) سے ملگئے ہین اور اون سے یہہ وعدہ کرلیا ہے کہ قریش کے لڑکون کو ہم بطور ضمان اپنے قبضہ مین لیکر تمہارے سپرد کردینگے" جب یہہ باتین ابوسفیان کے بہی ذہن نشین ہوگئین تو نعیم ابن مسعود یہان سے اوٹہکر غطفان کے پاس گئے اور ان سے بہی یہی باتین کہین ابوسفیان و غطفان نے نعیم ابن مسعودؓ کے باتون کی تصدیق کے لئے اتفاق سے شب شنبہ کو بنو قریظہ کسے کہلا بہیجا کہ تملوگ محمدؐ (صلعم) کے جوار مین رہتے ہو انکے نقل و حرکات سے بخوبی واقف ہوگے لہذا تم پہلے حملہ کرو بنو قریظہ نے یوم السبت کا حیلہ کیا اور اُس کے ساتہی یہہ پیام بہیجا کہ "جب تک تم اپنے لڑکون کو ہمارے حوالہ بغرض اطمینان نکردوگے ہم ہرگز نہ لڑین گے" اس پیام کے پہونچتے ہی نعیم ابن مسعودؓ کے خبر کی تصدیق ہوگئی اور اونکو بنو قریظہ کیطرف سے کہٹکا سا پیدا ہوگیا اس کے جواب مین قریش نے لڑکون کے حوالہ کرنے سے

انکار کیا لیکن لڑنے پر انکو مجبور کرنا چاہا جس سے بنو قریظہ کا وہ خیال جسکو نعیم ابن مسعودؓ نے ان کے دماغ مین پیدا کر دیا تہا درجہ یقین کو پہونچگیا اور نعیم ابن مسعودؓ کے قول کی تصدیق ہو گئی اسوجہ سے قریش و بنو قریظہ مین نا اتفاقی ہو گئی۔[۱] اس کے بعد اللہ جلشانہ نے قریش و غطفان پر ایک سخت ہوا بہیجی جس سے انکے خیمے اوکہڑ گئے ہانڈیان اولٹ گئین اسباب ضروری اوڑ گئے آنحضرت (صلعم) نے کفار کی نا اتفاقی سے مطلع ہو کر حذیفہ بن الیمان[۱] کو قریش کے نقل و حرکت کی دریافت کرنے کو روانہ کیا انہون نے صبحکو واپس آکر مشرکین مکہ کے مراجعت کی اطلاع دی۔ آنحضرت (صلعم) بہی معہ اپنے اصحاب کے صبحکو مدینہ لوٹ آئے

غزوہ بنو قریظہ غزوہ خندق[۲] سے واپسی کے بعد بنظر گوشمالی اُسی دن

---

[۱] حذیفہ بن الیمان کہتے ہین کہ جسوقت مین قریش کے لشکر مین گیا اوسوقت اس قدر تیز ہوا کے جہونکے چل رہے تہے کہ پاؤن رکہتے تہے کہین پڑتے تہے کہین ہوا کے جہونکون کے ساتہ تاریکی بہی ایسی چہائی ہتی کہ ایککو دوسرے کا چہرہ نہین دکہائی دیتا تہا ابوسفیان نے یہہ حالت دیکہہ کر کہا کہ اے گروہ قریش تم ایکدوسرے کا ہاتہہ پکڑ لو تاکہ ہوا و تاریکی کے صدمہ سے محفوظ رہو حذیفہ کہتے ہین کہ مین نے بہی ایک شخص کا ہاتہہ پکڑ لیا جو میرے قریب تہا تہوڑی دیر کے بعد پہر ابوسفیان نے کہا کہ بنو قریظہ نے ہم سے بدعہدی کی اور ہملوگونکو ایسی حالت مین چہوڑ دیا ہے لہذا اب مین مکہ کو واپس ہوتا ہون تملوگ بہی لوٹ چلو اس فقرہ کے تمام ہوتے ہی سب کے سب ہُر ہو گئے حذیفہ کہتے ہین کہ میرے جی مین آیا تہا کہ روانگی کے وقت مین اسکو مار ڈالون جو میرا اس تاریکی مین ہمنشین تہا لیکن چونکہ آنحضرت (صلعم) نے کسی سے تعرض کرنے کو منع فرما دیا تہا اسوجہ سے خاموش رہا سیرۃ ابن ہشام

[۲] ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ رسول اللہ (صلعم) غزوہ خندق سے بعد نماز صبح واپس آئے آپنے اور مسلمانون نے سلاح حرب کہولکر رکہہ دی ظہر کے وقت جیسا کہ (باقی صفحہ ۱۳۴ مین)

بعد نماز ظہر بنو قریظہ پر جہاد کرنے کا الہام ہوا آنحضرت (صلعم) نے اپنے اصحابؓ کو
یہہ حکم دیا کہ کوئی شخص سوائے بنو قریظہ کے اور کہین نماز عصر نہ پڑہے چنانچہ
آپ معہ اپنے اصحابؓ کے مدینہ سے نکلے رایت اسلام علی ابن ابیطالبؓ کو دیا
اور مدینہ مین بجائے اپنے ابن ام مکتومؓ کو چہوڑا پچیس دن تک انکا محاصرہ
کئے ہوئے اس اثناء مین کعب ابن اسد سردار بنو قریظہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے
کہا "اے گروہ یہود تملوگ اگر اپنے جان و مال و عورتون اور لڑکون کو
مسلمانون کے دست غارت سے بچانا چاہتے ہو تو سمعاً و طاعۃً اسلام
قبول کرلو یا یہہ کہ شب شنبہ کو محمدؐ (صلعم) پر شبخون مار کر اپنے کو اُن کے
ہاتہون سے بچاؤ وہ شب شنبہ کو اس خیال سے کہ یہود یوم السبت
(روز شنبہ) کو لڑتے نہین ہین غافل رہین گے اور اگر ان دونون امور کو
ناپسند کرتے ہو تو بہتر یہہ ہے کہ پہلے اپنی عورتون اور بچون کو قتل کر و مال
و اسباب کو جلا دو تب شمشیر بکف ہو کر محمدؐ (صلعم) سے لڑو اگر اس صورت
مین ہم ناکامیاب ہوئے تو عورتون اور بچون کی گرفتاری کا رنج ہمکو نہوگا۔
اور اگر کہین فتحیاب ہوگئے تو عورتین بہتیری ملجایئن گی اور لڑکے بہی پیدا ہو جاینگے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۳) زہری نے روایت کی ہے جبرئیل علیہ السلام ایک خچر پر سوار سبز عمامہ
باندہے ہوئے آئے اور آنحضرت (صلعم) سے مخاطب ہو کر کہا کیا آپ نے ہتہیار اپنے
کہول ڈالے ہین؟ آپ نے فرمایا ہان! پہر جبرئیلؑ نے کہا ہنوز ملائکہ نے اپنی سلاح حرب
نہین کہولے اور نہ وہ اپنے دشمنون کے مقابلہ سے واپس ہوئے ہین اللہ جلشانہ آپ کو
بنو قریظہ کے طرف جانیکا حکم دیتا ہے مین خود او نہین کیطرف جاتا ہون اور اون کے
بناء کو متزلزل کئے دیتا ہون" آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنتے ہی یہہ ندا کرا دی کہ
کوئی شخص سوائے بنو قریظہ کے اور کہین نماز عصر نہ پڑہے۔ اس ہواء پانی (باقی صفحہ ۱۳۵ مین)

بنو قریظہ نے ان مین سے ایک بات بہی تسلیم نہ کیا بعد اس کے ان لوگون نے آنحضرت (صلعم) سے ابو لبابہ بن عبد المنذر بن عمرو بن عوف کو مشورہ کے غرض سے طلب کیا اسوجہ سے کہ بنو قریظہ اوس کے خلفاء مین تہے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو دیکہتے ہی کل بنو قریظہ جنمین لڑکے اور عورتین بہی ہتین جمع ہو گئے اور رُو رُو کر یہہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری رائے یہی ہے کہ ہم محمد (صلعم) کے حکم سے قلعہ بندی چہوڑ دین اور حصار سے نکل آئین ابو لبابہؓ نے ہان کہہ کر آنحضرت (صلعم) کے پاس نہ گئے بلکہ مدینہ لوٹ آئے اور اس مراجعت سے نادم ہو کر اپنے کو مسجد کے ستون سے باندہ دیا اس انتظار مین کہ اللہ جلشانہ اونکی اس خطا کو عفو فرمائے ابو لبابہ نے یہہ بہی دل مین عہد کر لیا تہا کہ اُس سرزمین مین مین نہ داخل ہونگا جہان پر اللہ اور اُس کے رسول (صلعم) کے ساتہہ مین نے بد دیانتی کی ہے۔ آنحضرت (صلعم) نے یہہ واقعہ سُنکر ارشاد کیا کہ اگر ابو لبابہ میرے پاس آتا تو مین اللہ تعالی سے اُس کے قصور معاف کراتا لیکن اب مین جب تک کہ اللہ تعالی اسکی خطا سے درگزر نہ کرے اسکو کہول نہین سکتا چہہ روز تک ابو لبابہ ستون مسجد سے بندہے رہے سوائے اوقات نماز اور کسی وقت نہین کہلتے تہے ساتوین روز اللہ جلشانہ نے انکی توبہ قبول فرمائی آنحضرت (صلعم) نے خود اپنے دست مبارک سے ابو لبابہ کو ستون سے کہولا بعد اس کے بنو قریظہ مجبور ہو کر بحکم رسول اللہ (صلعم) حصار سے نکل آئے اسی شب مین چار شخصون نے ہذیل برادر قریظہ مین سے مسلمان ہو گئے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۴) یہہ بہی لکہا ہے کہ بعض اصحاب جو کسی ضرورت سے باہر چلے گئے تہے انہون نے عشاء کے وقت بنظر تعمیل حکم نبی صلعم بنو قریظہ میں آکر نماز عصر پڑہی تہی (پہر نہ اللہ جلشانہ نے اور نہ آنحضرت (صلعم) نے کچہہ ناراضی ظاہر فرمائی تہی۔ واللہ اعلم۔

عمرو بن سعد قرظی بہاگ گیا یہہ بنو قریظہ کے ساتہہ نقض عہد مین شریک نہین
ہوا تہا الغرض بنو قریظہ کے حصار سے نکلنے کے بعد بنو اوس نے آنحضرت
(صلعم) سے یہہ استدعا کی کہ جیسا کہ بنو خزرج کے التماس پر بنو نضیر کے ساتہہ
معاملہ کیا گیا ہے اسیطرح ہمارے کہنے سے بنو قریظہ کے ساتہہ برتاؤ کیا جائے
آنحضرت (صلعم) نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسبات سے نہ راضی ہوگے کہ اس
امر کا فیصلہ وہ شخص کرے جو تم مین سے ہو بنو اوس نے کہا ہان یا رسول اللہ
(صلعم) تب آپ نے فرمایا کہ وہ شخص سعد بن معاذ ہے وہی اس امر کا فیصلہ
کریگا۔ (سعد ابن معاذ یوم خندق زخمی ہوئے تہے۔ عیادت و بیمار پرسی کے
خیال سے مسجد نبوی کے قریب ایک خیمہ مین ٹہیرائے گئے تہے) سعد
بن معاذ ایک حمار پر سوار کراکے لائے گئے جسوقت یہہ قریب مجلس آئے
تو آنحضرت (صلعم) نے بنو اوس سے کہا قوموا الی سید کم (اپنے سردار
کی تعظیم کو اوٹہو) بنو اوس نے ان کو عزت سے لاکر بٹہایا اور یہہ کہا کہ آنحضرت
(صلعم) نے تمہارے موالی اور حلفاء کے قسمت کا فیصلہ تمہارے سپرد کیا ہے
سعد ابن معاذ نے جواب دیا کہ تمکو اللہ تعالی کے عہد و میثاق پر عمل کرنا چاہیے
بنو اوس نے کہا ضرور بالراس العین۔ اسپر سعد ابن معاذ نے کہا کہ مین
انکے بابت یہہ حکم دیتا ہون کہ بنو قریظہ کے کل مرد قتل کیے جائین لڑکے
اور عورتین لونڈی غلام بنائے جائین اور مال و اسباب مسلمانون مین
تقسیم کر دیا جائے۔ آنحضرت (صلعم) نے یہہ سنکر سعد بن معاذ سے فرمایا
لقد حکمت فیھم بحکم اللہ (بیشک تو نے اللہ کے حکم کے مطابق حکم دیا)
بعد ازان آپ کے حکم سے بنو قریظہ بازار مدینہ کیطرف لائے گئے اور خندقین
کہود کر انکی گردنین ماری گئین انکی تعداد چہہ اور سات سو کے درمیان تہی

عورتون مین سے سوائے بنانہ زوجہ حکم قرظی کے اور کوئی قتل نہین کیگئی اس کے قتل کا یہہ باعث ہوا تہا کہ اس نے خلاد بن سوید بن الصامت پر دیوار سے ایک چکی گرادی تہی جس کے صدمہ سے وہ شہید ہوگئے تہے ثابت بن[۱] قیس بن الشماس رضی کے سفارش سے زبیر بن باطا قرظی کا معہ اسکی بیوی بچون کے جان بخشی کردی اسکا مال و اسباب بہی واپس دیدیا گیا اور ام منذر بنت قیس نجاریہ کو رفاعۃ بن سموال قرظی کو مرحمت فرمایا اس واقعہ کے بعد رفاعۃ مسلمان ہوگئے اور انکو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بہی نصیب ہوئی۔ ان کامون سے فارغ ہوکر آپ نے بنو قریظہ کے مال و اسباب مین سے سوارونکو تین تین حصّے اور پیادون کو ایک ایک حصہ مرحمت کیا۔ قیدیان بنو قریظہ

---

(۱) ابن اسحاق نے اس واقعہ کو تفصیل سے لکہا ہے جو خالی دلچسپی سے نہین ہے وہو ہذا۔ ثابت بن قیس جیسا کہ ابن شہاب زہری نے ذکر کیا ہے زبیر بن باطا قرظی کو پکڑ لائے زبیر بن باطا ایک سن رسیدہ آدمی تہا اس نے ایام جاہلیت مین ثابت بن قیس کے ساتہہ کچہہ سلوک کیا تہا اثناء راہ مین زبیر نے ثابت سے کہا کیا تم مجہکو پہچانتے ہو؟ ثابت نے جواب دیا کیا مجہہ ایسا آدمی تجہہ ایسے شخص کو بہول جائیگا مین یہہ چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ مین اپنے ہاتہہ سے تجہکو دون زبیر نے یہہ سنکر کہا بیشک کریم کو کریم نیک جزا دیتا ہے اس کے بعد ثابت نے رسول اللہ (صلعم) سے جاکر عرض کیا کہ زبیر کا احسان مجہپر ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا معاوضہ مین اسکو دون آپ اسکا خون مجہے دیدیجئے یعنی جان بخشی کیجئے آپ نے فرمایا هو لك (وہ تیرے واسطے ہے) ثابت یہہ سنکر خوش ہوئے اور زبیر کے پاس آئے اور یہہ بیان کیا کہ رسول اللہ (صلعم) نے مجہکو تیری جان بخشدی ہے مین اسکو تجہے دیتا ہون زبیر نے کہا ایک بوڈہا شخص جس کے نہ اہل و عیال ہون وہ زندگی لیکر کیا کریگا ثابت یہہ سنکر پہر خدمت اقدس مین آئے اور یہہ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون زبیر کی عورت (باقی صفحہ ۱۳۸ مین)

مین سے ریحانہ[۱] بنت عمرو بن خنافہ ان کے حصہ مین آئین اور تازمان وفات آپ ہی کے ملک مین رہین۔ ان واقعات کے بعد سعد بن معاذ کی وہ دعا جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے مستجاب ہوگئی اون کے رگ اکحل سے پہر خون جاری ہوگیا تا آنکہ یہہ شہید ہوگئے۔ پس اہنون نے شہداء جنگ خندق کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۷) اور لڑکون کو بہی مجہے مرحمت فرمایئے آپ نے فرمایا ہو لک ثابت نے یہہ سنتے ہی زبیر سے آکر کہا کہ آنحضرت (صلعم) نے مجہے تیرے لڑکے اور بیوی کو مرحمت فرمایا ہے اب مین انکو تجہے دیتا ہون زبیر نے جواب دیا کہ سرزمین حجاز مین وہ خاندان جسکے پاس مال نہو کیسے باقی رہ سکتا ہے ثابت نے اسیطرح حاضر ہوکر آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا آپ نے وہ بہی ثابت کو دیدیا اور ثابت نے زبیر کو دیدیا اس کے بعد زبیر نے کعب بن اسد وحی بن اخطب وعزال بن سموال وکعب بن قریظہ وبنو عمرو بن قریظہ کا حال نام بنام دریافت کیا ثابت نے کہا یہہ سب مارے گئے زبیر نے یہہ سنکر ایک آہ سرد کہینچی اور یہہ کہا کہ اے ثابت ان لوگون کے بعد زندگی کا کچہہ لطف نہین ہے تم مجہکو بہی انہین کے پاس پہونچا دو ثابت یہہ سنکر اپنے فعل پر شرماسے گئے اور آگے بڑہ کر انکی گردن اڑا دی۔

[۱] ریحانہ بنت عمرو سے آپ نے اپنا عقد کرنا چاہا تہا لیکن ریحانہ نے کہا مجہے اسی حالت مین رہنے دیجیے اس مین آپکو اور مجہکو آسانی ہے آنحضرت (صلعم) نے یہہ سنکر اونکو انکی حالت پر چہوڑ دیا چونکہ انہون نے بوقت قید ہونے کے یہودیت کے چہوڑنے سے انکار کیا تہا اسوجہ سے آپ کو ان کے طرف سے ایک خیال تہا ایک روز آپ صحابہ مین تشریف رکہتے تہے کہ پیچہے سے کسی کے پاؤن کی آہٹ معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کہ یہہ ثعلبہ بن سعیہ ہے ریحانہ کے اسلام کی خوشخبری سنانے آتا ہے اتنے مین ثعلبہ بن سعیہ آئے اور یہہ عرض کیا کہ ریحانہ مسلمان ہوگئی یہہ سنکر آپ خوش ہوگئے اور آپ کے زمانہ وفات تک یہہ آپ ہی کے ملک مین رہین

ساتوین[۱] عدد کو پورا کیا (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ) مشرکین کے گروہ سے اس لڑائی مین چار آدمی مارے گئے یہہ چارون نفر قریش کے تہے منجملہ مقتولین مشرکین کے عمرو بن عبد ود اور اسکا لڑکا حسل و نوفل بن عبد اللہ بن المغیرہ تہا۔ اسی جنگ خندق کے بعد سے پہر کفار قریش نے مسلمانون سے کوئی لڑائی نہین چہیڑی تا آنکہ فتح مکہ ہوا۔

چہہ مہینہ بعد فتح بنو قریظہ کے جمادی الاولی ۶ھ ہجری مین عاصم بن ثابت و خبیب بن عدی اہل رجیع کے خون کا بدلہ لینے کے غرض سے آپ نے دوسو سوار دنکی جمعیت سے بنو لحیان کا قصد کیا۔ مدینہ سے نکلکر سیدہے شام کے رستہ پر چلے تہوڑی دور چلکر صخیرات یمام سے بائین جانب مڑکر مکہ کے رستہ پر آرہے رفتہ رفتہ امج و عسفان کے مابین جا اوترے مشرکین کا گروہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے منتشر ہوکر پہاڑون مین چہپ گیا لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

غزوۃ الغابہ عیینہ بن حصن فزاری نے آنحضرت (صلعم) کے واپس ہونے کے چند شبون کے بعد بنو عبد اللہ غطفانی کو لیکر اطراف مدینہ پر شبخون مارا اور انکی اونٹنیان پکڑ لیگیا اس واقعہ مین اس نے ایک شخص کو جو بنو غفار سے وہان موجود تہا اوسکو قتل کرکے اسکی عورت کو ہمراہ لیگیا

[۱] ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ جنگ خندق مین سوائے چہہ آدمیون کے اور کوئی شہید نہین ہوا اور وہ یہہ ہین تین آدمی بنو عبد الاشہل سے (۱) سعد بن معاذ رض (۲) انس بن اوس بن عتیک بن عمرو (۳) عبد اللہ بن سہل۔ دو آدمی بنو سلمہ سے (۱) طفیل بن نعمان (۲) ثعلبہ بن غنمہ۔ ایک آدمی بنو دینار سے کعب بن زید (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ) مشرکین کے طرف سے تین نفر (۱) منبہ بن عثمان بن عبید (عبد الدار) (۲) نوفل بن عبد اللہ بن المغیرہ (۳) عمرو بن عبد ود مارے گئے منبہ بن عثمان کے تیر لگا تہا جسکے زخم سے مکہ مین جاکر مرا اور پچہلے دو عین معرکہ مین مرے

سلمہ بن عمرو بن الاکوع اسلمی یہہ واقعہ دیکھکر مسلمانان مدینہ کو اس سے مطلع کرکے
اُس کے تعاقب مین روانہ ہوئے آنحضرت (صلعم) سلمہ کی آواز سنکر عیینہ کی
گرفتاری کے لئے سوار ہوئے مقداد بن الاسود و عباد بن بشر و سعد بن زید
اشہلی و عکاشہ بن محصن و محرز بن نضلہ اسدی و ابو قتادہ (بنو سلمہ کے) مہاجرین
و انصار (رضی اللہ عنہم) کو لیکر آپ سے جا ملے آپ نے اُنمین سعد بن زید کو
سردار مقرر فرمایا یہہ سواران اسلام نہایت تیزی سے مسافت طے کرکے دشمنان
خدا تک پہونچگئے دونون گروہون مین لڑائی ہوئی محرز بن نضلہ رضہ کو عبد الرحمن
بن عیینہ نے شہید کیا مشرکون کو ہزیمت ہوئی ایک شبانہ روز آپ
چشمہ ذو قرد پر مقیم رہے اور منجملہ اون ناقون کے جو مشرکین سے واپس
لیگئین تہین ایک ناقہ ذبح کیا بعد ازان مدینہ کو واپس آئے۔

غزوہ بنی المصطلق

اس غزوہ کے بعد رسول اللہ (صلعم) ماہ شعبان
سنہ ۶ھ تک۔ ایک خاموشی کی حالت مین مدینہ مین ٹہرے رہے عجیب نہ تہا کہ
کچہہ دنون تک سکون کی یہہ کیفیت قایم رہتی لیکن مشرکین کو کہان چین
ملسکتا تہا نہ وہ خود آرام سے رہتے تہے اور نہ آپ کو نچلا بیٹہنے دیتے تہے
یہہ غزوۃ الغابہ کے بعد بنو المصطلق نے مجتمع ہوکر مسلمانون پر حملہ کرنیکی تیاری کی
انکا سردار حرث بن ابی ضرار پدر جویریہ ام المومنین رضہ تہا آنحضرت صلعم
نے انکی پیشقدمی سے مطلع ہوکر ابو ذر غفاری اور بعضے کہتے ہین کہ نمیلہ بن
عبد اللہ لیثی کو اپنا نایب مقرر فرماکے خروج[۱] کیا۔ چشمہ (یا چاہ) مریسیع پر

---

[۱] ۲ شعبان سنہ ۶ ہجری یوم دوشنبہ کو آپ مدینہ سے روانہ ہوئے تہے اس مرتبہ برخلاف
غزوات سابقہ کے منافقین کا بہی ایک گروہ آپ کے ہمراہ تہا جو اس سے پیشتر کبہی کسی
غزوہ مین نہین شریک ہوئے تہے۔

مابین قدید و ساحل مشرکین بنو المصطلق سے مڈبہیڑ[1] ہوئی فریقین نے ایکدوسرے پر
حملہ کیا مشرکین کو ہزیمت ہوئی جنکے قسمت مین مارا جانا لکہا تہا وہ میدان
جنگ مین مسلمانون کے ہاتہون مارے گئے مال و اسباب لوٹ لیا گیا عورتین
بچے گرفتار کرلئے گئے ازانجملہ جویریہؓ بنت الحرث سردار بنو المصطلق بہی تہین یہہ
ثابت بن قیسؓ کے حصہ مین آئی تہین ثابت بن قیسؓ نے ان کو مکاتبہ کر دیا
جسکے واجب الادا رقم کو آنحضرت (صلعم) نے ادا فرما دیا اور جویریہؓ کو لیکر
آزاد کرکے اپنی زوجیت مین لیلیا۔ جب صحابہؓ کو یہہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم
نے جویریہؓ سے اپنا عقد کرلیا تو اونہون نے کل اون قیدیان بنو المصطلق کو
آپ کی دامادی کیوجہ سے آزاد کردیا جو ان کے قبضہ مین تہے ان لوگون کی
تعداد جو بوجہ ام المومنین جویریہؓ اس واقعہ مین آزاد کئے گئے سو کے قریب
یا کچہہ اس سے زاید تہی۔ اسی لڑائی مین بنو لیث بن بکر کے ہشام بن صبابہ لیثی کو
دشمن کے دہوکہے مین عبادۃ ابن الصامتؓ کے خاندان کے ایک شخص نے
قتل کیا نیز اسی لڑائی مین واپسی کے وقت جبکہ جہجاہ بن مسعود غفاری
اجیر عمر بن الخطابؓ و سنان ابن واقد جہنی حلیف بنو عوف بن الخزرج
مین ناصافی ہوگئی تہی عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہا تہا کہ اگر ہم بخیر و عافیت
مدینہ پہونچگئے تو ضرور ہم وہان سے ان اراذل کو نکال دینگے علاوہ اس کے
اسیطرح کے اور کلمات بہی آنحضرت (صلعم) اور صحابہؓ کے شان مین کہے تہے جسکو
زید ابن ارقم نے اپنے کانون سے سنکر آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا تہا اللہ جلشانہٗ نے

[1] اس لڑائی مین مہاجرین کا علم ابو بکر صدیقؓ کے ہاتہہ مین اور انصار کا رایت سعد بن
عبادہؓ کے ہاتہہ مین تہا مشرکین کے مقتولین کی تعداد معلوم نہین ہوئی مسلمانون کیطرف سے
صرف ایک شخص شہید ہوا وہ بہی دہوکہ مین۔

اُسیوقت سورہ منافقین نازل فرمائی عبداللہ بن اُبی کے لڑکے عبداللہ نے اپنے
باپ سے بیزاری ظاہر کی اور یہہ گذارش کیا کہ" واللہ اللہ اور اوسکا رسول
اعز ہے اور بیشک وہی ذلیل وخوار ہے اگر آپ فرمائین تو مین خود اسکو نکالدون"
پہر جب مدینہ مین پہونچے تو عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن ابی
ابن سلول سے تعرض کیا۔ گہر مین نہ داخل ہونے دیا اور علانیہ یہہ کہہ دیا کہ
تجھکو مین مکان مین قدم نہ رکہنے دونگا جب تک آنحضرت (صلعم) اجازت
نہ دینگے۔ پس یہہ آنحضرت (صلعم) کی اجازت سے مکان مین داخل ہوا۔
بعد اس کے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی نے خدمت اقدس مین حاضر ہوکر
عرض کیا اے رسول اللہ مجھے یہہ خبر پہونچی ہے کہ آپ میرے باپکے قتل کے
فکر مین ہین مجھکو اسکا خوف ہے کہ آپ کہین میرے سوا کسی دوسرے کو اس
کام پر مامور نہ فرماوین میرا نفس اس امر کو قبول نہ کرے گا کہ مین اپنے
باپ کے قاتل کو چھوڑ دون اور اگر مین نے اسکو قتل کر ڈالا تو حقیقۃً مین نے
ایک مسلمان کو ایک کافر کے بدلے مارا اسوجہ سے مین یہہ گذارش کرتا ہون
کہ آپ مجھکو میرے باپ کے مارنے کا حکم دیجیے مین ابہی اسکا سر کاٹ کر حاضر
کرتا ہون" آنحضرت (صلعم) نے یہہ سنکر انکو دعا دی اور انکی تسکین کر دی
کہ انکی باپ کی ساتہہ نرمی کیجائیگی نہ کہ سختی۔

واقعہ اِفک | اسی غزوہ مین قصہ افک پیش آیا اہل افک[1] نے عایشہ صدیقہ رض کے

[1] یہہ واقعہ اس غزوہ مین مراجعت کے وقت پیش آیا عایشہ رض آنحضرت (صلعم) کی ان
بیبیون مین سے ہتین جنکے ساتہہ آپ کو بہت زیادہ انس تہا لیکن اس واقعہ مین وحی
نہ نازل ہونے سے آپ بہی سخت متردد ومتحیر تہے قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ غزوہ بنو المصطلق سے
واپسی کے وقت ایک مقام پر آپ نے قیام فرمایا عائشہ رض قضاء حاجت کیلئے (باقی صفحہ ۱۴۳ مین)

شان مین کہا جو کچہہ کہا جسکے ذکر کرنے کی ہمکو ضرورت نہین ہے کتب سیر مین یہہ واقعہ بتصریح کے ساتہہ مذکور ہے اللہ جلشانہ نے انکی برأت و بزرگی و شرافت کی بابت آیات نازل فرمائی ہین۔

صحیح مین یہہ ذکر آگیا ہے کہ وقت مراجعت سعد بن عبادہ رض و سعد بن معاذ رض مین کچہہ باتین ہوگئین تہین۔ درحقیقت یہہ غلط فہمی ہے کیونکہ سعد بن معاذ رض بعد فتح بنو قریظہ سنہ ۴ھ مین انتقال کر چکے تہے اور غزوہ بنو المصطلق سنہ ۶ھ مین انکے انتقال کے بیس بائیس مہینے بعد ہوا ہے اور جو جہگڑا دو شخصون مین ہوا ہے وہ بعد غزوہ بنو المصطلق کے ہوا ہے اور ابن اسحاق نے جو زہری رح سے اس نے عبید اللہ بن عبد اللہ وغیرہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت (صلعم) سے اور سعد بن عبادہ سے گفتگو ہوئی تہی وہ اسید بن الحضیر کی باتین تہین۔ واللہ اعلم۔

پہر دو برس بعد اسلام بنو المصطلق آنحضرت (صلعم) نے صدقات کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۲) لشکر سے باہر گئین جب لوٹ کر آئین تو اپنے گلے کو اُس ہار سے خالی پایا جسکو وہ اپنی بہن سے روانگی کے وقت عاریت لیکر آئی تہین ناچار ہار کے تلاش مین جہان پر قضاء حاجت کو گئی تہین پہر دوبارہ گئین اتنے مین لشکر نے کوچ کر دیا اور جو لوگ آپ کے محمل کو اونٹ پر رکہا کرتے تہے اُنہون نے بہی محمل کو اوٹہا کر اونٹ پر رکہہ دیا چونکہ عائشہ رض صغیرة السن تہین، بدن مین گوشت نہین بہرا تہا ان لوگون کو کچہہ خیال نہ پیدا ہوا جب عائشہ رض لشکرگاہ مین ہار لیکر آئین تو لشکر کو نہ پایا یہہ خیال کر کے کہ جب یہہ لوگ کسی مقام پر قیام کرینگے اور مجہکو نہ دیکہین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے ایک چادر لپیٹ کر لیٹ رہین تڑکے کا وقت تہا نیند آگئی صفوان بن معطل رض کثیر النوم ہونے کی وجہ سے ہمیشہ سب پیچہے کوچ کیا کرتے تہے اس مین یہہ بہی مصلحت تہی کہ یہہ چہوٹی ہوئی چیزون اور آدمیون کو بآسانی لشکر تک پہونچا دیتے تہے انہون نے عائشہ رض کو (باقی صفحہ ۱۴۴ مین)

وصول کرنے کو ولید بن عقبہ بن معیطؓ کو انکی طرف روانہ کیا جسوقت ولید
بنو المصطلق کے قریب پہونچے بنو المصطلق انکے استقبال کو نکلے ولید یہہ
خیال کرکے کہ یہہ لوگ میری ہلاکت کے غرض سے آتے ہین لوٹ آئے اور
آنحضرت (صلعم) کو یہہ اطلاع دی کہ وہ میرے قتل پر آمادہ ہوئے تھے آپنے
انکی بدعہدی کی بابت مسلمانون سے مشورہ طلب کیا اس اثناء مین بنو المصطلق
کا وفود (ڈیپوٹیشن) آیا اور ولید کی واپسی قبل ملاقات سے افسوس ظاہر
کرکے یہہ اظہار کیا کہ بنو المصطلق انکی تشریف آوری کے سبب سے استقبال کو
آئے تھے آنحضرت (صلعم) نے انکے اس بیان کو مان لیا اور اللہ جلشانہٗ نے
آیہ یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۳) زمین پر لیٹے ہوئے دیکھہ کر انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھا صفوانؓ کی آواز سے عایشہؓ جاگ اوٹھین صفوانؓ نے اپنا اونٹ بٹھا دیا عایشہؓ اوس پر
سوار ہوگئین صفوانؓ نے اونٹ کی مُہار پکڑ لی اور روانہ ہوگئے تا آنکہ لشکر مین پہونچ گئے
لشکر اسوقت ظہیرہ مین تھا عبد اللہ ابن ابی منافق اور ایک گروہ منافقین کے لشکر مین
موجود تھا اس نے اس واقعہ کے دیکھتے ہی جو کچھہ کہنا تھا کہنا شروع کر دیا اپنے حسد
و نفاق کو ظاہر کرنے لگا اور آنحضرت (صلعم) خاموش تھے جب مدینہ مین لشکر اسلام پہونچا
تو آپنے اپنے اصحاب سے اس واقعہ مین مشورہ طلب کیا اسامہؓ نے عرض کیا کہ یہہ واقعہ بالکل
غلط ہے دشمنون کے کہنے پر خیال نہ فرمائیے ہرگز آپ عایشہؓ سے علیحدگی نہ کیجئے اور علیؓ نے کہا
کہ آپ عایشہؓ کو علیحدہ کر دیجئے دوسری عورت سے عقد کیجئے لیکن جب علیؓ نے دیکھا کہ
رسول اللہ (صلعم) اس واقعہ مین پس و پیش فرماتے ہین تو علیؓ نے دوبارہ عرض کیا
کہ آپ شک و شبہہ کو چھوڑ دیجئے ناحق کا صدمہ نہ اوٹھائیے انکے علاوہ اور صحابہؓ نے
بھی اس واقعہ کو سُنکر کہا سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ چونکہ (باقی صفحہ ۱۴۵ مین)

قوماً بجہالۃٍ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین (ترجمہ) اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آوے تو تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پہر کل کو اپنے کئے پر پچہتانے لگو۔

عمرۃ الحدیبیہ اور بیعت الرضوان

غزوہ بنو المصطلق کے دو[۲] مہینے بعد ماہ ذی قعدہ سنہ ۶ ہجری مین آنحضرت (صلعم) بقصد عمرہ و ادائے حج مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے مہاجرین و انصار (رضی اللہ عنہم) کا ایک گروہ آپ کے ہمراہ تہا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۴) مدینہ مین پہونچکر عائشہؓ بیمار ہوگئین تہین اور اون کو ان واقعات سے کچہہ آگاہی نہ تہی۔ آنحضرت (صلعم) اُن سے مخاطب کم ہوتے تہے اسوجہ سے آنحضرت (صلعم) سے اجازت لیکر یہہ اپنے باپ کے مکان چلی آئین چند دنون کے بعد ایک روز شب کو ام مسطح بنت ابی رہم بن المطلب کے ہمراہ قضاء حاجت کو باہر جا رہی تہین اثناء راہ مین ام مسطح نے مسطح کو برا کہا عائشہؓ نے ام مسطح سے کہا تم نے یہہ کیا کیا یہہ شخص مہاجرین مین سے ہے بدر مین شریک ہوا ہے ام مسطح نے جواب دیا کہ کیا تمکو اُس واقعہ کی اطلاع نہین ہوئی عائشہؓ نے کہا کون واقعہ؟ ام مسطح نے سارا واقعہ بیان کر دیا عائشہؓ سُنکر پریشان ہو گئین قضاء حاجت بہی نہ کر سکین روتی ہوئی واپس چلی آئین شب و روز رونے کے سوا کچہہ کام نہ تہا ایک تو بیماری دوسرے یہہ صدمہ۔ اس کے بعد آنحضرت (صلعم) نے لوگون کو جمع کر کے ایک خطبہ پڑہا جس مین بعد حمد و ثنا یہہ بیان فرمایا کہ "اے لوگو! اُن لوگون کا کیا حال ہوگا جنہون نے میرے اہل کے بابت مجہے ایذا پہونچائی ہے اور اون پر افترا و بہتان باندہتے ہین اور ایسے شخص کے نسبت کہتے ہین جس سے مین نے نیکی کے سوا (باقی صفحہ ۱۴۶ مین)

جو تعداد مین تیرہ سو ۱۳۰۰ اور پندرہ سو ۱۵۰۰ کے درمیان مین تہا اگرچہ اس

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۵) کچہہ نہین دیکہا اور وہ کبہی میرے کسی مکان مین میرے ساتہہ
کے سوا داخل نہین ہوا" اسید بن حضیر یہہ سنکر اوٹہہ کہڑے ہوے اور کہنے لگے "اے
رسول اللہ اگر وہ لوگ اوس کے قبیلہ کے ہین تو ہم اُنکے برادری کے ہین اون سے ہم
اچہی طرح سے سمجہہ سکتے ہین اور اگر ہمارے بہائی خزرج سے ہین تو ہم آپ کے حکم کے منتظر ہین
اسپر سعد بن عبادہ نے اوٹہہ کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خیال یہہ ہے کہ اہل افک خزرج سے
ہین اور اگر تیرے قوم سے ہوتے تو یہہ نہ کہتا باتون باتون دونون آدمیون مین نزاع
بڑہ گئی آنحضرت (صلعم) منبر سے اوتر آئے۔ یہہ قول صاحب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد
کا تہا لیکن ابن اثیر و ابن ہشام لکہتے ہین کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت (صلعم) نے صحابہ رضہ
سے مشورہ کیا تہا اور اسامہ و علی رضہ نے جو کچہہ ان کے دل مین آیا مشورہ دیا تہا۔ جیسا کہ
ابہی مذکور ہوا بہر کیف اس خطبہ کے بعد آنحضرت (صلعم) عایشہ رضہ کے پاس آئے اُس وقت
انکے پاس انکے ماں باپ اور انصار کی ایک عورت تہی اور یہہ بیٹہی ہوئی رو رہی تہین
آنحضرت (صلعم) نے پہلے حمد و ثنا کی بعد ازاں اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا "اے عایشہ رضہ
تجہکو کچہہ معلوم ہے تیرے نسبت لوگ کیا کہتے ہین؟ اگر فی الحقیقت تجہہ سے کوئی لغزش
ہو گئی ہے تو اللہ سے رجوع کر" یہہ سُنتے ہی عایشہ رضہ کے آنسو تہم گئے اور اس انتظار مین
رہین کہ ان کے ماں باپ کچہہ جواب دین جب اُن لوگون نے کچہہ جواب نہ دیا تو اُنہون نے
اپنے ماں و باپ سے کہا تملوگ آپ کو جواب دو اُن لوگون نے کہا ہم کیا جواب دین ہماری
سمجہہ مین کچہہ نہین آتا تب عایشہ رضہ نے کہا کہ مین ہرگز توبہ نہ کرونگی اللہ اسکو خوب جانتا ہے
کہ مین اس سے بری ہون وہ بے شک میری تصدیق کرے گا باقی رہے تملوگ اگر مین
اس سے انکار کرتی ہون تو مجہے تملوگ سچا نہ جانوگے اِس لئے مین بہی (باقی صفحہ ۱۴۷ مین)

امر کے اظہار کے لئے کہ آپ بقصد جنگ مکہ کو نہین روانہ ہوئے آپ نے
اپنی روانگی سے پہلے قربانی کے جانورون کو آگے روانہ کردیا تہا اور
مدینہ ہی سے احرام باندہ لیا تہا لیکن قریش مین باینہمہ خبر پاتے ہی آپ سے
لڑنے اور بیت اللہ کی زیارت سے روکنے پر تل گئے خالد بن الولیدؓ کو

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۶) وہی کہتی ہون جو پدر یوسفؑ نے کہا تہا یعنی فصبر جمیل و اللہ
المستعان علی ما تصفون عایشہ رض کہتی ہین کہ اوسوقت مین نے یعقوبؑ کا
نام بہت یاد کیا لیکن یاد نہ آیا تب مجبور ہو کر مین نے اونکو پدر یوسفؑ سے تعبیر کیا۔
میرے وہم و خیال مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ اللہ جلشانہ میری بریت کے لئے وحی بہیجے گا
آیات تطہیر نازل کرے گا جسکی لوگ تلاوت کرین گے۔ الغرض اسی اثنا مین حضرت اپنی
جگہہ سے اوٹہنے بہی نہ پائے تہے کہ وحی نازل ہونے کے آثار نمایان ہوگئے آپ ایک چادر اوڑہ کر
لیٹ رہے عایشہ رض کہتی ہین کہ مجہکو اسکا مطلق ہراس نہ تہا کہ کیا وحی نازل ہوگی کیونکہ مین
بیجرم و بیگناہ تہی جب سلسلہ وحی ختم ہوا تو آپ اوٹہ کر بیٹہہ گئے پیشانی سے پسینہ پوچہتے جاتے
اور فرماتے تہے ابشری یا عائشہؓ فقد انزل اللہ براتک (اے عایشہ رض
مبارک ہو تجہے اللہ جلشانہ نے تیری برائت نازل فرمائی ہے) عائشہ رض نے یہہ سنکر خدا کا
شکر کیا بعد اس کے آنحضرت (صلعم) باہر تشریف لائے خطبہ پڑہ کر ان آیات کو دربارہ
تطہیر عایشہؓ نازل ہوئی ہتین پڑہا ان الذین جاوا بالافک عصبۃ
منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ہو خیر لکم لکل امرء منہم ما اکتسب
من الاثم والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم ترجمہ بے شک جو لوگ
لائے ہین یہہ طوفان تمہین مین سے ایک جماعت ہین تم اوسکو اپنے حق مین برا نہ سمجہو بلکہ یہہ
بہتر ہے تمہارے حق مین ہر آدمی کو اون مین سے جتنا اوس نے گناہ کمایا ہے (باقی صفحہ ۱۴۸ مین)

واپس نہ کیا جائے یہہ شرط مسلمانون کو شاق گزری بعضون نے اس مین بحث بہی کی لیکن آنحضرت (صلعم) بالہام الٰہی سمجھتے تہے کہ یہہ صلح لوگون کے امن اور ظہور اسلام کی باعث ہوگی اور اللہ جلشانہ اس مین مسلمانون کے لئے بہبودی و بہتری کی صورت پیدا کرے گا - علی ابن ابیطالب رض نے صحیفہ (عہدنامہ) لکہا اور اُس کے عنوان مین یہہ عبارت تحریر کی "ہٰذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" سہیل نے یہہ عبارت دیکہکر کہا اگر ہم محمد (صلعم) کو رسول اللہ سمجھتے ہوتے تو اُن سے لڑتے کیون ہ آنحضرت (صلعم) نے علی ابن ابیطالب رض کو اس کے محو (کاٹ دینے یا چہیلنے) کا حکم دیا علی ابن ابیطالب رض نے انکار کیا آپ نے خود اس عہدنامہ کو لیکر محمد رسول اللہ محو کر کے محمد بن عبداللہ (صلعم) لکہہ دیا -

ناظرین کے اذہان مین آنحضرت (صلعم) کی اس کتابت سے یہہ شبہہ نہ پیدا ہو کہ اس محو و اثبات سے آپکی امیت مین کچہہ فرق آگیا اسوجہہ سے کہ یہہ کتابت بلا علم اشکال حروف و سواد خط و نشست و برخاست الفاظ واقع ہوئی تہی پس یہہ کتابت بہی آپ کے منجملہ معجزات کے ہے نہ کہ قادح معجزہ - واللہ اعلم -

اثنار تحریر عہدنامہ مین - ابوجندل بن سہیل رض آگئے اور یہہ اُس واقعہ سے پہلے ایمان لا چکے تہے سہیل اپنے لڑکے کو دیکہتے ہی چلا اُٹہا ہٰذا اول ما نقاضی علیہ (یہہ پہلا وہ شخص ہے جسپر ہمارے تمہارے فیصلہ ہوتا ہے) آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنتے ہی ابوجندل کو سہیل کے سپرد کر دیا اور یہہ تسکین دیدی کہ اللہ تعالی تمہارے لئے کوئی نجات کی صورت نکالیگا مگر تمام مسلمانون کو یہہ امر شاق گزرا - اس کے بعد قریش کے